ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

جون، جولائی ۱۹۹۲ء

اس ہتھکڑی کو ہاتھوں کی میں آبرو کہوں

مملکتِ خداداد پاکستان میں خدا کا نام لینے پر بار بار دُکھ دیئے جانے والے اور متعدد بار جیل جانے والے احمدی کلمہ گو محترم عبدالشکور المعروف بہ شکور بھائی چشمے والے (آف سرگودھا)

القرآن الحکیم

فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ ____________ (النساء آیت ۱۰۴)

ترجمہ:۔ اور جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر یاد کرتے رہو۔

وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَۃً وَّدُوْنَ الْجَھْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَکُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ ۝

(الاعراف آیت ۲۰۶)

ترجمہ:۔ اور تُو اپنے نفس میں اپنے رب کو عجز اور خوف کے ساتھ یاد کرتے رہا کر اور دھیمی آواز سے صبح بھی اور شام بھی (ایسا کیا کر) اور کبھی غفلت کرنے والوں میں شامل نہ ہو۔

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

الا اُنبّئکم بخیرِ اعمالکم وازکاھا عند ملیککم وارفعھا فی درجاتکم وخیر لکم من انفاق الذھب والفضہ وخیر لکم من ان تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقھم ویضربون اعناقکم قالوا بلٰی قال ذکر اللہ تعالیٰ ____________ (ترمذی)

کیا میں تمہیں بہترین عمل کی خبر دوں جو تمہارے مالک حقیقی کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ ہے اور سب سے بڑا درجہ رکھتا ہے اور جو تمہارے لئے سونے اور چاندی کے خرچ کرنے سے بھی بہتر ہے اور بہتر ہے تمہارے لئے اس بات سے بھی کہ تم دشمن کا مقابلہ کرو، تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا فرمائیے یارسول اللہ! آپؐ نے فرمایا وہ اللہ کا ذکر ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

ذوالحجہ ۱۴۱۲ھ، محرم الحرام ۱۴۱۳ھ، احسان، وفا ۱۳۷۱ ہش، جون، جولائی ۱۹۹۲ء

جلد نمبر ۱ شمارہ نمبر ۶، ۷

فہرست مضامین

اداریہ	۲
ملفوظات	۳
خلفائے سلسلہ کے ارشادات	۴
حضور ایدہ اللہ کا خط	۶
حضور کا اختتامی خطاب	۷
مہاجرت میں وصال نظم	۱۵
نیشنل مجلس عاملہ	۱۶
تبلیغ کی اہمیت	۱۷
مقالہ خصوصی	۱۹
ایک دُعا نظم	۲۰
فرقہ واریت کا عذاب	۲۱
بچوں کا صفحہ	۲۳
جرمنی میں کسر صلیب کانفرنس	۲۴
قادیان میں فلیٹ	۲۷
واقفین عارضی برائے سپین	۲۷
فہرست کتب	۲۸
قارئین کے خطوط	۳۸

مجلس ادارت

صدر مجلس: عبداللہ واگس ہاوزر
امیر جماعت احمدیہ جرمنی

نگران: مسعود احمد جہلمی

ایڈیٹر: عرفان احمد خان

نائبین: ڈاکٹر عمران احمد خان، خلیق سلطان انور، سلیم احمد شاہد، انس محمود منہاس

خطاطی: سعید اللہ خان

پبلشر: فلاح الدین خان

مینیجر: عبدالرزاق ڈوگر

سالانہ چندہ بمعہ ڈاک خرچ

یورپ ــــ ۲۴ مارک — امریکہ و کینیڈا ــــ ۲۰ ڈالر

آسٹریلیا، جاپان ــــ ۲۵ ڈالر — انڈیا، پاکستان ــــ ۸۰ روپے

دفتر رابطہ: Mittelweg 43, 6000 Frankfurt / M. 1, Germany

قیمت : دو مارک

اداریہ

خطرات کے ہجوم میں اُلٹی زقند

افغانستان میں روس نواز نجیب حکومت کے خاتمے اور افغان "مجاہدین" کے درمیان ممکنہ خانہ جنگی کے ہیبتناک آثار نیز امریکہ کے نئے عالمی نظام کے مہلک اثرات اور عالم اسلام کے خلاف مغربی طاقتوں کے خطرناک عزائم کے حوالہ سے پاکستان مسلسل خطرات میں گھرتا جارہا ہے اور اس کی سالمیت و بقا کو لاحق ہونے والے خدشات دن بدن بڑھتے چلے جارہے ہیں۔

اخبارات میں آئے دن شائع ہونے والی خبروں، رپورٹوں اور مضامین میں مسلسل اس خطرے کا اظہار کیا جارہا ہے کہ بیرونی طاقتیں افغانستان کو تقسیم کرنے کی سازش کر رہی ہیں۔ اس سازش کی رو سے امریکہ، بھارت اور اسرائیل کی یہ کوشش ہوگی کہ لسانی، ثقافتی اور فرقہ داری کی بنیاد پر افغانستان کو تقسیم کرکے وہاں دو یا تین آزاد مملکتیں قائم کردی جائیں اور ان کے اختلافات کو ہوا دے کر اس علاقہ میں کشیدگی پیدا کی جائے تاکہ افغانستان، ایران، پاکستان اور وسطی ایشیا کی نئی آزاد ہونے والی جمہوریتیں باہم ایک مسلم بلاک میں متحد نہ ہوسکیں۔ افغانستان کی تقسیم سے پاکستان کا متاثر ہونا ایک لازمی امر ہوگا۔ یہ خدشہ بھی سر اٹھاتا دکھائی دے رہا ہے کہ صوبہ سرحد، بلوچستان اور افغانستان کے اُن علاقوں پر مشتمل جہاں پشتو بولی جاتی ہے پشتونستان کے نام سے ایک علیحدہ مملکت قائم کرنے کی کوشش کی جائے۔ ایسی صورت میں پاکستان کے وسطی ایشیا کی مسلم جمہوریتوں سے رابطہ کی راہوں کو مسدود کیا جاسکتا ہے۔ اُدھر امریکہ اور بھارت کے درمیان دفاعی تعاون کے سمجھوتے نیز بھارت اور اسرائیل کے درمیان مکمل سفارتی تعلقات کے قیام اور اسرائیلی کمانڈوز کی مقبوضہ کشمیر میں آمد کی اطلاعات مستقبل قریب میں پیش آنے والے بہت مہیب خطرات کی طرف اشارہ کررہی ہیں۔

اس فکر کا لاحق ہونا ایک قدرتی امر ہے کہ ایسے مہیب خطرات کے مقابلہ کے لئے پاکستان میں کیا اقدامات کئے جارہے ہیں اور قوم آنے والے وقت کے لئے اپنے آپ کو کس طرح تیار کررہی ہے۔ یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ ایسے حالات میں پوری قوم کا باہم متحد ہونا اور بنیان مرصوص کی شکل اختیار کرنا از بس ضروری ہے۔ اتحاد کے بغیر مہیب خطرات تو کجا معمولی خطرے سے بچنا بھی ممکن نہیں ہوتا۔ سب سے زیادہ دکھ اور تکلیف کی بات یہ ہے کہ ایسے پُرخطر حالات کے ہوتے ہوئے بھی پاکستانی قوم میں باہمی اتحاد کو مضبوط بنانے کا احساس مفقود ہے۔ اس کے سیاسی اور مذہبی لیڈر فرقہ دارانہ اور طبقاتی اختلافات کو ہوا دے کر خطرات کے ہجوم میں بھی اُلٹی زقند لگانے میں مصروف ہیں۔ اس افسوسناک صورت حال پر روزنامہ جنگ کے تبصرہ نگار حبیب الرحمٰن نے بہت گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ وہ اپنے مضمون "نیا عالمی نظام اور افغانستان کی صورت حال" کے زیر عنوان رقم طراز ہیں:۔

"ایسے میں زیادہ تشویش اس پر ہے کہ متوقع یا ممکنہ خطرات کے مقابلہ کی تیاریوں کی اوّلین ضرورت کو تکمیل کی سمت میں بڑھانے کی بجائے ہم پیچھے جارہے ہیں۔ اوّلین ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستانی قوم کو متحد کیا جائے مگر ہم وہ سب کچھ کررہے ہیں جس سے نفاق بڑھتا ہے۔ جن صاحبان کے ہاتھوں میں اقتدار ہے وہ اپوزیشن کی جائز شکایات کو رفع کرنے اور اس کے معقول مطالبات کو ماننے سے مسلسل انکار کر رہے ہیں۔ جنہیں شعلہ بیانی کی قدرت حاصل ہے اور عوام کے جذبات کو ابھارنے کے لئے مذہبی پلیٹ فارم بھی میسر ہیں وہ عقائد کے اختلافات کی بناء پر ایسے فتوے صادر فرمارہے ہیں کہ جن سے پاکستانی قوم میں نفاق کی ایک نئی راہ کھل سکتی ہے اور ایک پڑوسی مسلم مملکت ہم سے ناراض بھی ہوسکتی ہے۔ فتوے صادر فرمانے والے صاحبان غالباً یہ سمجھ نہیں پارہے ہیں کہ عقائد کے اختلاف کی بناء پر جن لوگوں کے جذبات کو مجروح کیا جارہا ہے انہیں ہمارے دشمن اپنا آلۂ کار بناسکتے ہیں جس ملک میں عدم رواداری کا شکار ہونے والوں کی بہتات ہوجائے اس کا داخلی محاذ بہت کمزور ہوجاتا ہے۔ سبوتاژ کے امکانات بڑھ جاتے ہیں اور بیرونی جارحیت کی صورت میں مسلح افواج کے لئے سرحدوں کا دفاع کرنا یوں دشوار ہوجاتا ہے کہ انہیں اندرونی محاذ کے بارے میں بھی فکر مند رہنے کی ضرورت لاحق ہوجاتی ہے۔ سندھ میں جو کچھ ہورہا ہے اس کے پیش نظر چاہیئے تو یہ تھا کہ ہم زیادہ سے زیادہ سیاسی و مذہبی رواداری کو اپنا شعار بنالیتے مگر نظر یوں آرہا ہے کہ ہماری نظروں پر پردے پڑ گئے ہیں اور ہمارے ذہن فکرِ صحیح سے محروم ہوتے جارہے ہیں۔ خدا ہمیں مزید مصیبتوں اور ہزیمتوں سے محفوظ رکھے آمین یارب العالمین"۔ (روزنامہ جنگ لندن ۹، ۱۰ مئی ۱۹۹۲ء صہ ۴)

سوائے اس کے اور کیا کہا جائے کہ خدا ہماری قوم کو سمجھ عطا کرے اور اس کے کوتاہ اندیش سیاسی و مذہبی لیڈر قوم کو متحارب گروہوں میں بانٹنے اور خود اپنے پاؤں پر بار بار کلہاڑیاں چلانے کی بجائے قومی یکجہتی کو فروغ دینے کی اہمیت کو سمجھیں تا قوم مزید مصیبتوں اور ہزیمتوں سے بچ سکے۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خاتمہ بالخیر اُنہی کا ہوتا ہے جو خدا سے ڈرتے اور دُعا میں مشغول ہوتے ہیں

وہی بذریعہ حقیقی اور مبارک خوشحالی کے سچّی مرادیابی کی دولتِ عظمٰی پاتے ہیں

"جو شخص مشکل اور مصیبت کے وقت خدا سے دُعا کرتا اور اُس سے حلِ مشکلات چاہتا ہے وہ بشرطیکہ دُعا کو کمال تک پہنچا دے خدا تعالیٰ سے اطمینان اور حقیقی خوشحالی پاتا ہے اور اگر بالفرض وہ مطلب اُس کو نہ ملے تب بھی کسی اَور قسم کی تسلی اور سکینت خدا تعالیٰ کی طرف سے اُس کو عنایت ہوتی ہے اور وہ ہرگز ہرگز نامراد نہیں رہتا اور علاوہ کامیابی کے ایمانی قوت اُس کی ترقی پکڑتی ہے اور یقین بڑھتا ہے۔ لیکن جو شخص دُعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف منہ نہیں کرتا وہ ہمیشہ اندھا رہتا اور اندھا مرتا ہے۔ اور ہماری اس تقریر میں اُن نادانوں کا جواب کافی طور پر ہے جو اپنی نظرِ خطا کار کی وجہ سے یہ اعتراض کر بیٹھتے ہیں کہ بہتیرے ایسے آدمی نظر آتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ وہ اپنے حال اور قال سے دُعا میں فنا ہوتے ہیں پھر بھی اپنے مقاصد میں نامراد رہتے اور نامراد مرتے ہیں اور بمقابل ان کے ایک اور شخص ہوتا ہے کہ نہ دُعا کا قائل نہ خدا کا قائل وہ ان پر فتح پاتا ہے اور بڑی بڑی کامیابیاں اس کو حاصل ہوتی ہیں۔ سو جیسا کہ ابھی میں نے اشارہ کیا ہے اصل مطلب دُعا سے اطمینان اور تسلّی اور حقیقی خوشحالی کا پانا ہے اور یہ ہرگز صحیح نہیں کہ ہماری حقیقی خوشحالی صرف اسی امر میں میسر آسکتی ہے جس کو ہم بذریعہ دُعا چاہتے ہیں بلکہ وہ خدا جو جانتا ہے کہ ہماری حقیقی خوشحالی کس امر میں ہے وہ کامل دُعا کے بعد ہمیں عنایت کر دیتا ہے۔ جو شخص روح کی سچائی کے ساتھ دُعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے بلکہ وہ خوشحالی جو نہ صرف دولت سے مل سکتی ہے اور نہ حکومت سے اور نہ صحت سے خدا کے ہاتھ میں ہے، جس پیرایہ میں وہ چاہے عنایت کر سکتا ہے ہاں وہ کامل دُعاؤں سے عنایت کی جاتی ہے اگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو ایک مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت دُعا کے بعد وہ لذت حاصل ہوتی ہے جو ایک شہنشاہ کو تختِ شاہی پر حاصل نہیں ہو سکتی۔ سو اسی کا نام حقیقی مرادیابی ہے جو آخر دُعا کرنے والوں کو ملتی ہے اور ان کی آفات کا خاتمہ بڑی خوشحالی کے ساتھ ہوتا ہے۔ لیکن اگر اطمینان اور سچّی خوشحالی حاصل نہیں ہوتی تو ہماری کامیابی بھی ہمارے لئے ایک دُکھ ہے۔ سو یہ اطمینان اور روح کی سچّی خوشحالی تدابیر سے ہرگز نہیں ملتی بلکہ محض دُعا سے ملتی ہے۔ مگر جو لوگ خاتمہ پر نظر نہیں رکھتے وہ ایک ظاہری مرادیابی یا نامرادی کو دیکھ کر مدار فیصلہ اسی کو ٹھہرا لیتے ہیں اور اصل بات یہ ہے کہ خاتمہ بالخیر اُنہی کا ہوتا ہے جو خدا سے ڈرتے اور دُعا میں مشغول ہوتے ہیں اور وہی بذریعہ حقیقی اور مبارک خوشحالی کے سچّی مرادیابی کی دولتِ عظمٰی پاتے ہیں۔"

(ایام الصلح ص۸)

"دُعا وہ اکسیر ہے جو ایک مُشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے، اس دُعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانۂ حضرت احدیت پر گرتی ہے" ______ (لیکچر سیالکوٹ)

خلفائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اہم اور زرّیں ارشادات

تم عقائد کی طرف توجہ کرو فروعات خود بخود سنور جاتے ہیں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

"انسان کے عقائد درست ہوں تو فروعات خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ انسان کو لازم ہے کہ اصل الاصول پر توجہ کرے۔ فروعات تو ضمنی امور ہیں۔ اصل الاصول کے ماتحت غور کر کے دیکھو کہ جس انجمن جس کمیٹی اور جس سوسائٹی نے صرف فروعات میں کوشش کی ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوئی۔ دیکھو اگر جڑ ہی خشک ہو تو پتّوں کو پانی میں تر کرنے سے کیا فائدہ۔ جڑ سیراب ہونی چاہیئے، درخت اپنی تمام شاخوں اور پتّوں سمیت خود بخود سرسبز و شاداب ہو جاوے گا اور ہرا بھرا نظر آنے لگے گا۔ ورنہ اگر جڑ ہی قائم نہیں تو پتّوں اور شاخوں کو خواہ پانی میں ہی کیوں نہ رکھو وہ ہرگز ہری بھری نہ ہوں گی بلکہ دن بدن خشک ہوتی جاویں گی۔ پس تم عقائد کی طرف توجہ کرو۔ دیکھو حضرت امام (مسیح موعود علیہ السلام) کے دل میں جماعت کی خیر خواہی اور بہتری کے ہزاروں ہزار خیالات بھرے ہیں، ساٹھ یا ستّر کے قریب کتب موجود ہیں مگر سامنے جو بات پیش کی ہے وہ ایک مختصر اور پُر معانی چھوٹی سی بات ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ حضرت امام (علیہ السلام) نے بھی اسی قرآنی اصول کو ہاتھ میں رکھ کر یہ مختصر سا فقرہ تمہارے سامنے رکھنا ہے۔ اگر اصلِ قوی ہاتھ میں آجائے تو فروعات خود بخود سنور جاتے ہیں" ———— (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ مارچ ۱۹۰۸ء)

مذہب کا خلاصہ تعلق باللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ ہے

سیّدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ مذہب کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا سے تعلق پیدا کیا جائے اور بنی نوعِ انسان سے شفقت کی جائے۔ یہ خلاصہ اگر ہم لوگوں کے سامنے بیان کریں تو تمام یورپین مصنف اور نامہ نگار اسے ایک نیا پیغام قرار دیں گے۔ وہ اس سے متاثر ہوں گے اور وہ تسلیم کریں گے کہ یہ نظریہ یقیناً ایسا ہے جو دنیا کے سامنے بار بار آنا چاہیئے اور جس کو قائم کرنے کے لئے ہمیں اپنی انتہائی کوششیں صرف کرنی چاہئیں لیکن اگر غور کیا جائے تو یہ خلاصہ آگے پھر خلاصہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا۔ دراصل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بہت سے وسیع مضامین پر مشتمل ہے جن میں سے صرف ایک مضمون کا خلاصہ وہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمایا ہے ..... اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس خلاصہ کو پیش کیا جائے کہ مذہب کی اہم اغراض دو ہیں خدا سے تعلق اور بنی نوع انسان سے محبت تو ساری دنیا اس سے متاثر ہوگی اور وہ سمجھے گی کہ ترقی کا ایک نیا پہلو ہمارے سامنے رکھا گیا ہے اور ایک نئی چیز ہے جو ہمارے سامنے پیش کی گئی ہے ...... یہ ایک نیا طریق بیان ہے جس سے بنی نوع انسان کو نیکی کی طرف متوجہ کیا جا سکتا ہے ..... دنیا کا یہ مطالبہ ہے کہ ہم اسے کوئی پیغام دیں اور گو مغربی لوگ پیغام کے دائرے کو نہایت محدود رکھتے ہیں لیکن بہرحال اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اگر ایک مختصر پیغام دنیا میں عظمت کی نگاہ سے دیکھا جا سکتا ہے تو تفصیلی پیغام یقیناً زیادہ عظمت اور قدر کی نگاہوں سے دیکھا جائے گا۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ ہم اپنے مقاصد کی اہمیت کو سمجھیں اور ان کے مطابق دنیا میں تغیّر پیدا کرنے کی کوشش کریں" ———— (الفضل ۹ نومبر ۱۹۴۴ء "مشعل راہ صفحہ ۴۳۷")

آگے بڑھیں اور اہلِ مغرب کو چاروں طرف بھڑکنے والی آگ سے بچائیں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے یورپ میں مقیم احمدی احباب کو ایک اہم امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا :۔

" آپ کو سوچنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی آگ کا ایک سیکنڈ انسان برداشت نہیں کر سکتا۔ یورپین قوموں کے افراد خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی آگ کی طرف بھاگے جا رہے ہیں اور آپ ہیں کہ آرام سے بیٹھے ہیں اور انہیں بچانے کی فکر نہیں کرتے۔ یہاں آکر چند ہزار کرونے (ڈنمارک کے سکّہ کا نام) کمانا تو کوئی کام نہیں۔ اصل کام تو ان لوگوں کو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی آگ سے بچانا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل تو بارش کی طرح برس رہے ہیں اور ہمیں بیدار کر رہے ہیں کہ ہم آگے بڑھیں اور ان لوگوں کو اُس آگ سے بچائیں جو ان کے چاروں طرف بھڑک رہی ہے لیکن آپ کے دلوں کی حالت اور عمل کی کیفیت ایسی نہیں جس سے آپ کے پوری طرح بیدار ہونے کا ثبوت مل سکے۔ ہمارے جو لوگ دوسرے ملکوں میں رہتے ہیں میرے نزدیک ان کی حالت کسی نہ کسی حد تک قابلِ اصلاح ہے۔ اُن پر ماحول کا اثر ہو رہا ہے گو انہیں اس کا پتہ نہیں۔ اس وقت جماعت احمدیہ جس دور میں داخل ہو چکی ہے وہ بہت نازک دور ہے۔ مجھے اور آپ کو قربانی دینی پڑے گی۔ اس کے بعد بہت جلد ایک انقلابِ عظیم آنے والا ہے ..... اسلامی تعلیم کے مطابق زندگی گزاریں، اپنی اور اپنی نسلوں کی حفاظت کریں۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو ان لوگوں کا استاد بنایا ہے، ان کا لیڈر بنایا ہے۔ آپ ان کی نقل نہ کریں بلکہ اپنے عمل سے ان کی رہنمائی کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا کرے آمین۔

(جماعت احمدیہ ڈنمارک کے احباب سے خطاب ۲۴ جولائی ۱۹۸۰ء بحوالہ دورۂ مغرب صـ۱۷۲)

طاقتور قوموں کا اعلیٰ اخلاق کے ساتھ ضرور مقابلہ کیا جاسکتا ہے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تیسری دنیا کے ملکوں کو بار بار نصیحت کرتے ہوئے فرمایا :۔

" طاقتور قوم کا طاقت سے مقابلہ نہیں ہو سکتا لیکن طاقتور قوموں کا اعلیٰ اخلاق کے ساتھ ضرور مقابلہ ہو سکتا ہے۔ یہ راز ہے جو قرآن کریم نے ہمیں سمجھایا ہے۔ پس اگر کوئی قوم اخلاقی لحاظ سے مضبوط ہو جائے اور اپنے نوک پلک درست کرے اور اپنے اندر توازن پیدا کرلے اور حرص و ہوا سے باز آجائے اور قناعت کی زندگی بسر کرنا سیکھ جائے اور غربت میں ہی اپنی غریبانہ جنت بنانے کی اہلیت پیدا کرلے تو ایسی قوم پر دنیا کی کوئی طاقت حکومت نہیں کر سکتی۔ اعلیٰ اخلاق سے بڑھ کر انسان کا کوئی دفاع نہیں ہے۔ پس تیسری دنیا کے ملکوں کو میں بار بار یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی اندرونی اصلاح کریں، اپنے اخلاق درست کریں، اپنے اندرونی تعلقات کو درست کریں، اپنے اندر انکسار پیدا کریں اور فی الحال غیر قوموں پر انحصار کو اگر فوری طور پر ترک نہیں کر سکتے تو کم سے یہ منصوبہ بنائیں کہ جتنی جلدی ہو سکے گا آپ غیر قوموں پر انحصار سے توبہ کریں گے اور خودداری کی زندگی بسر کریں گے خواہ غریبانہ ہو اگر یہ نصیحت تیسری دنیا نے مان لی اور جماعت نے دعائیں کیں اور وہ مقبول ہوئیں اور اگر سب نے نہیں آہستہ آہستہ بعض ملکوں نے ان پر عمل کرنا شروع کر دیا تو پھر ہم یہ یقین کر سکیں گے کہ اگر طاقتور قوموں نے غلطی کی تو پھر بھی اس کا اتنا بڑا نقصان بنی نوع انسان کو نہیں پہنچے گا کیونکہ کمزور اپنی اصلاح کے ذریعہ ان غلطیوں کی زد سے بچتے چلے جائیں گے اور اپنا دفاع خود کرلیں گے۔ اگر یہ نہ ہوا تو آپ دیکھیں گے کہ جگہ جگہ جنگیں ہوں گی، غریب قومیں غریب قوموں سے لڑیں گی۔ وہ امیر قوموں سے ہتھیار خریدیں گی اور اس طرح اپنے غربا کا خون چوس کر اپنے ساتھی غربا کا خون بہانے کے انتظامات کریں گی "

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ مارچ ۱۹۹۱ء)

محبت ایک ایسی طاقت ہے جو براہِ راست دور دور تک اثر کرنے والی ہے اور جنسی اختلاف کے باوجود محبت ضرور غالب آیا کرتی ہے ..... محبت کے رشتے ہم نے تمام دنیا میں انسانوں اور جانوروں کے درمیان استوار ہوتے ہوئے دیکھے ہیں۔ پس آخری غلبہ کا راز طاقت میں نہیں بلکہ محبت میں ہے، کسی تشدد میں نہیں بلکہ رحمت میں ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ جولائی ۱۹۹۰ء)

وَاجْعَلْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا
اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا
وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

AHMADIYYA MUSLIM CENTENARY 1889 – 1989

MIRZA TAHIR AHMAD
HEAD OF THE AHMADIYYA COMMUNITY
IN ISLAM

لندن
28-4-92

پیارے مکرم امیر صاحب جرمنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آصفہ بیگم کے وصال پر جماعت ہائے احمدیہ جرمنی کی طرف سے قرار دادِ تعزیت موصول ہوئی۔
آپ سب کے جذبات کی کیفیت کا ہمیں پوری طرح احساس ہے اور اس گہری قلبی ہمدردی
پر میں اور سب عزیز آپ کے تہ دل سے ممنون ہیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔
جب تقدیر الٰہی ظاہر ہو جائے تو پھر کامل رضا کے ساتھ سرِ تسلیم خم کرنا ہی مومن
کو زیبا ہے۔ الحمد للہ کہ اس نے ہم سب کو خود اپنے فضل سے اس کی توفیق اور ہمت عطا فرمائی
آپ سے بھی میری یہی گزارش ہے کہ خدا تعالیٰ کی اس تقدیر پر راضی ہوں اور آئندہ
بھی اس بات کو حرزِ جان بنائیں کہ اللہ تعالیٰ کی ہر تقدیر پر راضی رہنا ہے۔

میری طرف سے تمام احباب جماعت جرمنی کو محبت بھرا سلام اور ان کی
ہمدردی کے پُر خلوص پیغامات اور دردمندانہ دعاؤں اور صدقات پر دل کی گہرائی سے نکلے ہوئے
جذبات تشکر پہنچا دیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی پُر خلوص دعائیں ضائع نہیں
جائیں گی۔ خدا تعالیٰ کی قبولیت کے رنگ بے شمار ہیں وہ جس طرح چاہے دعاؤں کا فیض عطا فرماتا ہے

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ والسلام خاکسار

جماعت احمدیہ جرمنی کے سولہویں جلسہ سالانہ سے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز اختتامی خطاب

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ

(وہ کون ہے جو کسی بے قرار کی دعا کو سنتا ہے جب وہ اُس سے دُعا کرتا ہے اور اس کی تکلیف کو دُور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین میں اپنا خلیفہ بناتا ہے)

قرآن مجید کی اس آیت میں جماعت احمدیہ کیلئے ایک گہرا سبق اور بہت اہم پیغام مضمر ہے

اور وہ یہ ہے کہ اگر تم اضطرار کے ذریعہ خدا سے رحمت کا فیض پاؤ گے وہ تمہیں دنیا میں اپنی نمائندگی کیلئے چن لے گا

مضطر دل پیدا کریں اور ایسی درد بھری دُعائیں کریں جو رحمت کی گھٹا بن کر برسیں اور انقلاب عظیم برپا کر دکھائیں

جرمن قوم کی بعض عظیم الشان صلاحیتیں اگر اسلام کیلئے مسخر ہو جائیں تو دُنیا میں اسلام کے غلبہ کو کوئی نہیں روک سکتا

مرتبہ : سلیم احمد شاہد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ جرمنی کے سولہویں جلسہ سالانہ (منعقدہ ۲۰، ۲۱ اگست و یکم ستمبر ۱۹۹۱ء) کے آخری اجلاس میں حاضرین کو جس بصیرت افروز خطاب سے نوازا اُس کا مکمل متن ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے۔

تشہد و تعوذ و سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد درج ذیل آیہ کریمہ کی تلاوت کی۔

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ
وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ
قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۳﴾ ——— سورۃ نمل

اور پھر فرمایا :۔

جس آیہ کریمہ کی میں نے تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وہ کون ہے جو بے قرار اور مضطر کی دُعا کو سنتا ہے جب وہ اس سے دُعا کرتا ہے وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ اور اُس کے درد اور دُکھ کو دور فرما دیتا ہے وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ اور تمہیں زمین میں اپنا خلیفہ بناتا ہے۔ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ کیا خدا کے سوا بھی کوئی معبود ہے جو ایسا کر سکے یا ایسا کرتا ہو قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ بہت ہی تھوڑا ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

اسلام کی عالمگیر فتح کا دُعا سے گہرا رشتہ

اس آیت کا دُعا سے تعلق ہے اس میں دُعا کے مضمون کو ایک ایسے خاص انداز میں پیش فرمایا گیا ہے جس کا زمانہ حال سے بہت گہرا تعلق ہے اس لئے آج جو میں دُعا سے متعلق کچھ باتیں احبابِ جماعت کی خدمت میں پیش کروں گا اُن کا اِس آیت کریمہ سے گہرا تعلق ہے۔ اور یہ مضمون میں آگے جا کر کھولوں گا کہ اس آیت کا آج کے زمانے میں ہماری دُعاؤں سے کیا تعلق ہے۔ دُعا کی اہمیت پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بے انتہا زور دیا ہے۔ جہاں تک میں نے مذہبی کُتب کا مطالعہ کیا ہے مجھے دُنیا کے کسی مذہب میں، کسی مذہب کے پیروکاروں میں اُن کے علماء

میں اور عوام میں الغرض کہیں بھی دُعا کے مضمون کو اس شدت اور اِس خلوص کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے دیکھنے کا موقع نہیں ملا۔ امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تاریخ میں بھی بہت بڑے بڑے بزرگ پیدا ہوئے جو بہت عظیم الشان دُعاگو اور قبولیت دُعا کے زندہ نشان بنے رہے لیکن اُن کی کُتب میں بھی دُعا سے متعلق وہ مضامین دکھائی نہیں دیتے اور وہ جوش دکھائی نہیں دیتا جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کُتب میں ملتا ہے۔ اس کی بہت سی وجوہات میں سے ایک اہم وجہ یہ ہے کہ ازل سے یہی مقدر تھا کہ وہ جنگ جس کی سپہ سالاری، جس کی قیادت حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس غلام کے سپرد ہونی تھی اس جنگ نے دُعا کے ذریعے ہی فتح حاصل کرنی تھی۔ چنانچہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جہاں نزولِ مسیح کی پیشگوئی فرمائی وہاں اس بات کو خوب کھول دیا کہ جب مسیح کا دجّال سے مقابلہ ہو گا تو اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے اُسے یہ ہدایت فرمائے گا کہ تم یہ جنگ دُعا سے جیتو گے اس کے سوا کوئی ہتھیار نہیں ہے جو تمہارے کام آسکے۔ پس اس آخری زمانے میں اسلام کی آخری اور عظیم الشان عالمگیر فتح کا دُعا سے ایک ایسا گہرا رشتہ ہے جو ازل سے مقدر چلا آرہا ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک ذرّہ بھی کلام اذنِ الٰہی کے بغیر نہیں فرماتے تھے پس چودہ سو سال قبل آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ پیش گوئی فرمائی کہ خدا مسیح پر وحی نازل فرمائے گا اور وحی کے ذریعے اُس کو بتائے گا کہ دُنیا کے ہتھیار کام نہیں آسکتے تمہارا صرف اور صرف ایک ہتھیار ہے اور وہ دُعا کا ہتھیار ہے۔ اس پہلو سے دُعا پر جتنا زور دینا چاہیئے تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا خوب حق ادا کیا ہے۔

مضطر کی دُعا اور اس کی انقلاب انگیز تاثیر

واقعی جتنی ضرورت آج کے زمانے میں دُعا کی ہے ویسی کبھی اس سے پہلے ضرورت پیش نہیں آئی۔ سب سے پہلے تو ہر نفس کے سدھانے کے لئے دُعا سے بڑھ کر کارگر اور کوئی ہتھیار نہیں ہے۔ وہ لوگ جو سلوک کی راہوں پر چلتے ہیں جو دن رات کوشش کرتے ہیں کہ اُن کی بدیاں جھڑنے لگیں اور اُن کی جگہ نیکیاں دلوں میں جاگزیں ہو جائیں اور اُن کے اعمال میں ڈھلنے لگیں وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ کتنا مشکل کام ہے۔ قدم قدم پر ہزار ٹھوکریں ہیں، ہزار ابتلاء ہیں۔ توبہ سچّے دل سے کرتے بھی ہیں تو وہ ٹوٹتی رہتی ہے۔ اس میں بہت سے نیک دل انسان بھی اپنے کو بے اختیار پاتے ہیں۔ صرف دُعا ہے جو اُن کا سہارا بن سکتی ہے اور دُعا بھی ایسی جو وفا کے ساتھ کی جائے، جو اضطرار کے ساتھ کی جائے، جو بار بار عاجزی اور انکسار کے ساتھ کی جائے۔ دُعا سے بڑھ کر کوئی مربّی نہیں۔ دُعا دو طریق پر کام کرتی ہے۔ جیسے گرمی کی شدت میں سمندر سے بخارات اُٹھتے ہیں تو بجلی پیدا ہوتی ہے جو طاقت کی ایک قسم ہے۔ وہ بجلی صرف اُٹھتے ہوئے بادلوں ہی میں پیدا نہیں ہوتی بلکہ ہر اُٹھنے والا بادل اپنے پیچھے سمندر کی سطح پر بھی ایک بجلی چھوڑ جاتا ہے۔ پس دُعا کی مثال بھی ایسی ہی ہے کہ جب وہ دل سے اُٹھتی ہے تو ایک عظیم قوت اپنے پیچھے دل کے سمندر میں چھوڑ جاتی ہے اور پھر وہ اس قوت سے اٹھتی ہے کہ وہ ضرور خدا سے باتیں کرنے لگتی ہے۔ یہی وہ دُعا ہے جسے مضطر کی دُعا قرار دیا گیا ہے جس کے مقدر میں قبول ہونا لکھا جا چکا ہے۔ پس دیکھیں وہ لوگ جو اپنی بدیوں سے نجات پانے کی کوشش کرتے ہیں اُن کے لئے اس آیتِ کریمہ میں کیسی پیاری نصیحت فرمائی گئی ہے۔ اُن کو سمجھایا گیا ہے کہ بدیوں سے دو قسم کی نفرت ہو سکتی ہے۔ ایک نفرت کی مثال ایسی ہے جیسے بعض لوگ اپنے بچّوں کو شرارت سے روکتے تو ہیں مگر (پنجابی کے محاورہ کی رو سے) ''پولے منہ نال'' نرم سی بات کر کے روکتے ہیں کہ بیٹا یہ کام نہیں کرنا بس بات ختم ہو گئی۔ بچّہ بھی سمجھتا ہے کہ یہ منہ کی باتیں ہیں یہ دل کی طاقت سے نہیں اُٹھ رہیں، ان میں کوئی عزم نہیں ہے، کوئی قوت نہیں ہے۔ ایسی دُعا کرنے والے جو بدیوں سے اسی قسم کی ظاہری سی نفرت رکھتے ہوں وہ خدا سے کیسے توقع رکھ سکتے ہیں کہ جو بات ایک چھوٹا سا معصوم بچّہ بھی سمجھ سکتا ہے وہ خدا کی سمجھ میں نہیں آئے گی۔ ایسی دُعا دل سے اٹھنے سے پہلے ہی خدا تعالیٰ پر اُس دل کی بات کو روشن کر چکی ہوتی ہے۔ سو ایک تو وہ دُعا ہے جو بدیوں کو بدیاں سمجھتے ہوئے مانگی تو جاتی ہے مگر اُس میں شدت نہیں ہوتی، بیقراری نہیں ہوتی۔ برخلاف اس کے ایک شخص وہ ہے جو بدیوں سے نجات پانے کی کوشش تو کرتا ہے لیکن پھر اُن میں مبتلا ہو جاتا ہے تاہم وہ ساتھ ہی بیقرار اور بے چین بھی ہو جاتا ہے۔ اُس کی اپنی عاقبت کی طرف نگاہ جاتی ہے اور دن بدن بدیوں سے خوف بڑھتا چلا جاتا ہے اور دل کی بیقراری بھی ساتھ ساتھ بڑھتی چلی جاتی ہے، یہاں تک کہ اُس کے دل سے اضطرار کی دُعا اُٹھنے لگتی ہے کہ اے خدا میں تو گیا، میں تو ہاتھوں سے نکلتا جا رہا ہوں، آج تُو ہے جو مجھے سنبھال سکتا ہے ورنہ میرے بس کا روگ نہیں رہا کہ میں خود ان بدیوں سے نجات پا سکوں۔ یہ وہ مضطر کی دُعا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَ یَکۡشِفُ السُّوۡٓءَ یعنی کون ہے جو بیقرار اور مضطر کی دُعا کو سنتا ہے اور پھر اس برائی کو دور کر دیتا ہے۔

دُعا کو خلافت کے مضمون میں تبدیل کرنیوالی آیۂ کریمہ

اس مضمون کا اس کے بعد میں آنے والے مضمون سے ایک گہرا تعلق ہے کیونکہ وہ قوم جو دُعا کے ذریعے پہلے اپنے دل کی بدیاں دور نہیں کر چکی ہوتی وہ زمین پر خدا کا خلیفہ کہلانے کی مستحق نہیں ہوتی۔ پس دیکھیں اس آیت کریمہ کی فصاحت و بلاغت، کس شان کی آیت ہے یہ کہ دُعا کے مضمون کو خلافت کے مضمون میں تبدیل کر دیتی ہے۔ کیسی فصاحت و بلاغت کے ساتھ کیسی گہری حکمت کے ساتھ فرمایا ''وہ بے قرار اور مضطر جو دُعا کرتے ہیں'' اب اس دُعا میں جو اضطرار ہے اس کی وضاحت اس آیت کے اگلے حصّے میں خود فرمادی کہ اصل اضطرار بدیوں پر ہونا چاہیئے۔ بعض لوگ بلکہ اکثر لوگ اس آیت کا صرف یہ مطلب سمجھتے ہیں کہ جب بھوک سے آدمی نڈھال ہو جائے، جب قرضوں کے بوجھ تلے دب جائے، جب اور کوئی مصیبت پڑ جائے تو اس کے نتیجہ میں جو اضطرار پیدا ہوتا ہے اس اضطرار کی کیفیت ہی ہے

جس کا ذکر اس آیت میں چل رہا ہے۔ وہ بھی ہو گی لیکن ایسے اضطرار کی حیثیت ایک ثانوی حیثیت ہے اس کا خلفاء الارض والے حصّے سے کوئی بھی تعلق نہیں بنتا۔ پس خلفاء الارض کا مضمون خدا تعالیٰ نے بے وجہ تو نہیں باندھا۔ دُعاؤں کی قبولیت کے اور بھی مقامات ہیں جن میں دُعاؤں کی قبولیت کا ذکر ہے، جن میں دُعاؤں کے اسلوب سکھائے گئے ہیں۔ لیکن یہ آیت ایک خاص مقام رکھتی ہے، ایک خاص مرتبہ رکھتی ہے اور جماعت احمدیہ کے لئے ضروری ہے کہ اس بات کو خوب پہچان لیں اور خوب جان لیں کہ اس آیت کا اصل مطلب کیا

ہے یہ آپ کو کیا پیغام دینا چاہتی ہے۔ میرے نزدیک سب سے اہم پیغام اس آیت میں یہ ہے کہ اضطرار اپنی کمزوریوں پر دکھاؤ، اپنی نااہلیوں پر دکھاؤ، اپنی ناطاقتیوں پر دکھاؤ، اپنی بے بسیوں پر دکھاؤ۔ عاجزی کے ساتھ خدا کے حضور گریہ و زاری کرو کہ اے خدا ہم اپنی کمزوریوں کو دور کرنا چاہتے ہیں لیکن ہم بے اختیار ہیں ہم میں کوئی طاقت نہیں، تو ہماری مدد فرما۔ وہ ضرور مدد فرماتا ہے اگر تم ایسا کرو گے تو خدا تم سے وعدہ کرتا ہے وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ؕ یعنی وعدہ اس رنگ میں فرمایا گیا کہ جو لوگ ایسی دُعا کرتے ہیں خدا اُن کو ضرور زمین پر اپنا خلیفہ بنا دیتا ہے یہی وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے سپرد خدا کی خدائی کی جاتی ہے جو اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ خدا کی مخلوق کی باگ ڈور اُن کے ہاتھوں میں تھمائی جائے۔

جماعت احمدیہ کیلئے گہرا سبق اور پیغام

پس دیکھیں اس میں جماعت احمدیہ کے لئے کتنا گہرا سبق ہے۔ ہم دنیا کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں ہماری یہ خواہش یقیناً ایک سچی خواہش ہے، اخلاص کے ساتھ کی جانے والی خواہش ہے۔ ورنہ جماعت احمدیہ اتنی عظیم الشان قربانیاں کیسے دے سکتی ہے، کیسے اپنے آپ کو نظم و ضبط میں باندھ سکتی ہے۔ کیسے اپنی اَنا کو توڑ کر خدا کے نام پر، خدا کی خاطر دوسروں کے آگے سرِ تسلیم خم کرتی ہے اور مسلسل ایسی قیود میں مبتلا ہو جاتی ہے جو دل کی مرضی سے اختیار کی گئی ہیں۔ ان میں کوئی بیرونی دباؤ یا پابندی نہیں ہوتی۔ دل میں جو سچائی بیٹھ چکی ہے اُس کے تقاضے ہی ہیں جنہیں احمدی پورا کرتے ہیں اور از خود اپنی جان، مال، عزّت کو ہمیشہ خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اس لئے جماعت کی سچائی پر کوئی شک نہیں لیکن اس کے باوجود انسان جانتا ہے کہ دل میں خلوص کے باوجود، نیکی کی تمناؤں کے باوجود انسان بارہا غلطیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس کا نیکی کی طرف سفر کوئی آسان سفر نہیں ہوتا۔ کئی عادتیں ہیں جو بچپن سے زندگی کا حصّہ بن چکی ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر سخت کلامی کی عادت ہے وہی بعض لوگوں کے ساتھ زندگی بھر چلتی ہے، آخر وقت تک ان کی سخت کلامی کی عادت ہٹتی ہی نہیں۔ ریاکاری کی عادت تو ایسی بُری بلا ہے جو چمٹ جائے تو چھوڑنے کا نام نہیں لیتی۔ تکبر ہے اور کئی قسم کی ایسی نفس کی بلائیں ہیں جو گھُن کی طرح جان کو کھا جاتی ہیں۔ نفس کی ان بلاؤں کے باوجود انسان زندہ تو رہتا ہے لیکن وہ زندہ ہوتے ہوئے بھی ایک کھوکھلا سا انسان ہوتا ہے۔ بسا اوقات گھُن لگی ہوئی چیز کے ساتھ اچھی اور صاف چیز بھی تو ملی ہوئی ہوتی ہے۔ ہم نے بارہا دیکھا ہے کہ بعض دفعہ گندم کو کیڑا لگ جاتا ہے۔ زمیندار بڑی محنت کرتے ہیں کوشش کرتے ہیں اُسے چھاجوں میں اُچھال اُچھال کر صاف کرتے ہیں تاکہ گندہ حصّہ جُدا ہو جائے اور پاک اور صاف حصّہ بچ جائے۔ اسی طرح ایک انسان جو کسی بدی میں مبتلا ہو وہ اس لائق نہیں ہوتا کہ اسے کلیتاً رد کر دیا جائے۔

عیسائیت میں موروثی گناہ کا بے بنیاد نظریہ

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ عیسائیت کا یہ نظریہ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے کہ ہر شخص کو ورثے میں گناہ ملا ہے اور چونکہ وہ گناہگار ہے اس لئے بخشا جا ہی نہیں سکتا۔ انسان کو خدا نے اپنی فطرت پر بنایا ہے۔ انسانی فطرت میں یہ بات داخل فرما دی گئی ہے کہ انسان گئی گزری چیز سے بھی جو کچھ حاصل کر سکتا ہے کر لے۔ اگر خدا ایسا سلوک بندوں سے نہ کرے تو کوئی بندہ بھی بخشے جانے کے لائق نہیں۔ خدا اپنی مخلوق سے پیار فرماتا ہے، اُن کی قدر کرتا ہے، گناہوں کے باوجود اُن کو برداشت کرتا چلا جاتا ہے۔

اسی مضمون کو قرآن کریم کی ایک آیت یوں بیان فرماتی ہے اگر خدا تعالیٰ گناہوں کے نتیجے میں تمہاری پکڑ کا فیصلہ کر لیتا تو دنیا کی مخلوقات میں سے ایک بھی جانور ایسا نہ ہوتا جسے وہ زندہ چھوڑ دیتا، تمام جانداروں کو دنیا سے ہلاک کر دیتا۔ میں نے اس سے پہلے بھی اس مضمون پر روشنی ڈالی تھی اب آپ کو پھر سمجھاتا ہوں۔ بات تو چلی انسان کے گناہوں کی اور غضب ٹوٹا جانوروں پر اس میں کیا حکمت ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ اگر خدا تمہارے گناہوں پر نظر رکھتا تو تم میں سے کسی انسان کو زندہ نہ چھوڑتا بلکہ یہ فرمایا کہ کسی جانور کو زندہ نہ چھوڑتا بہت ہی عظیم پُر حکمت کلام ہے۔ اگر کسی انسان کو زندہ نہ چھوڑتا تو جانوروں کی ضرورت کیا تھی وہ کس غرض کے لئے باقی رکھے جاتے۔ مقصودِ کائنات تو انسان تھا پس جانوروں کی ہلاکت کا مطلب ہے کہ ہم نے تمہارے لئے اتنی خدمت کی چیزیں پیدا کی ہیں تم سے ہم یہ حق چھین لیتے کہ ہماری مخلوقات سے تم استفادہ حاصل کرو۔ انسان کا مرنا اور ہلاک ہو جانا تو از خود مقدر ہو جاتا اگر تمام دنیا سے ہر قسم کے جانور نا پید اکر دیئے جاتے۔ کتنا عظیم الشان اور پُر حکمت کلام ہے۔ فرمایا اے انسان تیرے گناہوں پر اگر خدا کی نظر ہوتی تو ایک بھی ایسا جاندار نہیں تھا جو زندہ رہنے کا مستحق قرار دیا جاتا۔ تو اللہ تعالیٰ تو گناہوں کے باوجود اپنے بندوں سے حُسنِ سلوک فرماتا ہے، صرفِ نظر فرماتا ہے، اُن کے گناہ بخشتا ہے اور بعض دفعہ ایک چھوٹا سا ٹکڑا بھی نیکی اور اصلاح کا قبول فرما لیتا ہے بڑی چیزوں کو ایک طرف کر دیتا ہے۔ جیسے زمیندار کو اپنی گندم سے اپنی تخلیق سے محبت ہوتی ہے کیا خدا کو اپنی مخلوق سے کوئی محبت نہیں؟ پس یہ ایک جاہلانہ تصوّر ہے اس کی کوئی بھی حقیقت نہیں۔ انسانی فطرت اس کے خلاف گواہی دیتی ہے کہ جس میں ذرہ بھی گناہ پایا گیا وہ رد ہو گیا اور مردود ہو گیا اور کوئی اور معصوم اُس کی خاطر مرے تو پھر اُس کے گناہ بخشے جائیں گے ورنہ نہیں بخشے جائیں گے، اس میں کوئی حقیقت نہیں، اس میں کوئی بھی سچائی نہیں، یہ کہانی ہے اس سے بڑھ کر اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

ٹھوس حقیقت کا درجہ رکھنے والا فارمولا

فطرت انسانی پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بے انتہا رحم فرمانے والا ہے، بے انتہا درگزر فرمانے والا ہے، بے انتہا بخشش فرمانے والا ہے اور وہ گناہوں کے باوجود اُن سے صرف نظر فرماتا چلا جاتا ہے لیکن وہ ایسے لوگوں سے مغفرت کا سلوک فرماتا ہے جن کے دل میں اپنے گناہوں کے لئے بیقراری پیدا ہو رہی ہو۔ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ کا وعدہ ایسے ہی لوگوں سے ہے اُن سے نہیں جو گناہوں کے ساتھ زندہ رہتے ہیں اور ڈھیٹ ہوتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ ضمیر کی آواز دبتے دبتے مٹ جاتی ہے اور اس کا گلا گھونٹا جاتا ہے۔ جس کا ضمیر زندہ ہے اُس کی زندگی کے امکان ہمیشہ روشن رہتے ہیں۔ اور ضمیر کی زندگی کی پہچان یہ ہے کہ انسان میں اپنی کمزوریوں کے متعلق اضطرار بڑھتا ہے اور اس میں گناہوں سے صرفِ نظر کم سے کم ہوتی چلی جائے۔ جتنا انسان اپنے گناہوں کو غور سے دیکھتا ہے اور اُن سے آنکھ نہیں بچاتا اتنا ہی زیادہ اللہ تعالیٰ انسان کو گناہوں سے بچاتا رہتا ہے۔ یہ وہ فارمولا ہے جو ایک ٹھوس حقیقت ہے۔

اس میں کبھی میں نے کوئی تبدیلی نہیں دیکھی۔ ہر وہ شخص جو اپنے گناہوں سے شرماتا ہے اُس کا شرمانا تبھی ممکن ہے اگر وہ ان گناہوں کو جانتا اور پہچانتا ہے۔ جو گناہوں سے غافل ہیں وہ گناہوں سے شرما کیسے سکتے ہیں؟ آپ نے دیکھا ہو گا کئی دفعہ آپ جلدی میں باہر جاتے ہیں تو آئینہ نہیں دیکھتے، شیشہ دیکھے بغیر باہر نکلتے ہیں۔ خواہ منہ پر داغ لگا ہو خواہ سالن جما ہو خواہ کسی طرف روٹی کا ٹکڑا داڑھی میں پھنس گیا ہو آپ کو اس کا کوئی علم نہیں ہوتا اور آپ کوئی شرم محسوس نہیں کر رہے ہوتے۔ دوسرے ذرا جھجک جھجک کر شرما کر بتاتے ہیں جناب فلاں دھبہ ہے ذرا صاف کر لیں پہلے اگرچہ آپ کوئی شرم محسوس نہیں کر رہے ہوتے تاہم جب پتہ چلتا ہے تو پھر آپ بھی شرم محسوس کرتے ہیں تو گناہوں سے حیا پیدا کرنے کا راز اس بات میں ہے کہ گناہ کو دیکھیں اور اُس کی بدی کو محسوس کریں۔ بدی کو محسوس کرنے سے آپ کے اندر ایک حیا پیدا ہوتی ہے۔ پھر اللہ جو سب حیا کرنے والوں سے بڑھ کر حیا کرنے والا ہے وہ بھی حیا فرماتا ہے، وہ بھی اپنے بندوں سے صرفِ نظر فرماتا ہے۔ یہ ہے فلسفہ عفو کا اور صرفِ نظر کا۔ پھر بخشش کا مضمون شروع ہو جاتا ہے۔ کمزوریاں جو دن بدن دکھائی دینے لگتی ہیں اُن کے پیچھے کمزوریوں کی ایک اَور فوج نظر آنے لگتی ہے اور انسان دُعائیں کر کے منتیں کر کے خدا سے عاجزی کے ساتھ مدد طلب کرتے ہوئے ان کمزوریوں سے نمٹ لیتا ہے۔ جب وہ کامیاب ہو جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میں نے یہ داغ بھی مٹا دیا اور یہ داغ بھی مٹا دیا تو اس کے پیچھے اور داغ نظر آنے لگ جاتے ہیں۔ ہم نے تو گھر کی صفائی کرنے والی عورتوں کو دیکھا ہے اور ان سے یہ سبق سیکھا ہے۔ جتنی وہ صفائی کرتی چلی جاتی ہیں اتنا ہی کوئی نہ کوئی داغ کہیں نہ کہیں سے نمایاں ہو جاتا ہے جن عورتوں کو صفائی کی لت پڑ جائے اُن کا سارا دن صفائی میں صرف ہوتا ہے اور پھر بھی دل مطمئن نہیں ہوتا کیونکہ کہیں نہ کہیں سے داغ نکل آتا ہے، کوئی کمزوری اور دکھائی دینے لگتی ہے۔

خدا کی نمائندگی کا اعزاز پانے کا راز

پس یہ وہ مضمون ہے جو مضطر کا مضمون ہے۔ جب کمزوریاں دکھائی دینے لگیں اور وہ طاقت سے بڑھتی ہوئی دکھائی دیں، جب کمزوریوں کے جمگھٹ کے جمگھٹ پیچھے پڑے ہوں اور انسان اُن کے مقابل پر اپنے آپ کو بے حقیقت اور کمزور پاتا ہو تب اضطرار پیدا ہوتا ہے چنانچہ فرمایا اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ پھر دیکھو کہ کون ہے جو مضطر کی دُعا کو سنتا ہے۔ خدا ہی ہے اس کے سوا اَور نہیں۔ ایسے شخص کی کمزوریاں دور فرمائی جاتی ہیں اور ساتھ ہی اُس کا طبعی نتیجہ بیان فرما دیا کہ جب تم اضطرار کے ذریعے مجھ سے رحمت کا فیض پاؤ گے جب میں تمہاری کمزوریوں کو دور کر دوں گا اور تمہیں بخشوں گا تمہیں صاف اور ستھرا بناؤں گا، تو پھر میں تمہیں چنوں گا کہ تم دنیا میں میری نمائندگی کرو۔ پس اگر تم نے زمین میں خلیفہ بننا ہے تو اس کا یہی راز ہے، یہی طریق ہے اس کے سوا اَور کوئی طریق نہیں۔ ءَ اِلٰـہٌ مَّعَ اللّٰہِ؎ کیا خدا کے سوا کوئی اور بھی ہے جو یہ کام کر سکے، قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ؎ تم تو کچھ بھی نہیں سوچتے ذرا بھی فکر نہیں کرتے غفلت کی حالت میں زندگی بسر کرتے چلے جاتے ہو پرواہ ہی کچھ نہیں پتہ ہی کچھ نہیں کہ تم ہو کون، کس دُنیا میں بستے ہو، کیسے فیض پاؤ گے۔ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ؎ میں بڑی حسرت ہے۔ قَلِیْلًا کا مطلب ہے LITTLE۔ جس طرح انگریزی میں A LITTLE کہا جائے تو مطلب ہوتا ہے تھوڑا سا مگر جب خالی LITTLE کہا جائے تو مطلب ہوتا ہے کچھ بھی نہیں۔ بالکل اسی طرح کا یہ عربی محاورہ ہے قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ؎ تم جتنا بھی ذکر کرتے ہو یا غور کرتے ہو وہ تو کچھ بھی نہیں، کوئی حیثیت ہی نہیں اُس کی یعنی بہت کچھ سوچنے کی باتیں ابھی باقی ہیں۔ یہ مضمون اتنا وسیع ہے کہ اس پر غور کرنے کے لئے ایک عمر درکار ہے۔ پس ایک تعریف مضطر کی یہ بنی کہ جو اپنی کمزوریوں کو دیکھتا اور بے چین ہو جاتا ہو پھر اس کے بعد خدا کا وعدہ یہ دیا گیا کہ ایسوں کو خدا خلیفہ بناتا ہے۔ جن سے یہ وعدہ کر دیا جاتا ہے اُن کے لئے ایک اور اضطرار پیدا ہو جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا غایت درجہ اضطرار

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اضطرار دیکھیں آپ جانتے تھے کہ آپ کو اس زمین میں خلیفہ بنایا گیا ہے اور ساتھ ہی دیکھتے تھے اپنی کمزوریوں کو، اپنی ناطاقتیوں کو۔ آپ یہ بھی دیکھتے تھے کہ ہر طرف بدیوں کا ایک سیلاب اُمڈا پڑا ہے۔ کُفر اور انکار کا ایک طوفان تھا جو ہر طرف سے اُٹھ رہا تھا اور آپ جانتے تھے کہ میں اپنی طاقت سے دنیا کو بچا نہیں سکتا۔ لوگ بگ ٹُٹ اپنی اپنی سمتوں میں بھاگے چلے جا رہے ہیں کوئی آواز نہیں سنتا، کوئی اُس کا جواب نہیں دیتا اور حکم یہ ہے کہ میں تمہیں زمین میں خلیفہ بناتا ہوں اور اس غرض سے خلیفہ بناتا ہوں کہ خلفاء کی ایک قوم پیدا کر دوں جو اس ساری زمین پر چھا جائے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سلطنت ابدالآباد تک خدا کی سلطنت کے تابع قائم ہو۔ پس یہ ہے وہ مضمون کہ جب خدا خلفاء بنانے کا فیصلہ کر لیتا ہے اور اُس کی اطلاع بخش دیتا ہے تو جنہیں یہ اطلاع بخشی جاتی ہے ان میں ایک بیقراری اور بے چینی شروع ہو جاتی ہے کہ ہم کیسے یہ کام کریں گے، ہم میں تو کوئی طاقت نہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعاؤں کو جب آپ اس نظر سے دیکھیں تو آپ کو سمجھ آئے گی کہ مضطر ہوتا کون ہے اور اُس کی دُعا کیا ہوتی ہے۔ بڑی بے اختیاری کا عالم تھا۔ بار بار آپ خدا کے حضور عرض کرتے تھے کہ میں کیا کروں میری کچھ پیش نہیں جاتی کوئی سنتا نہیں فرماتے ہیں ؎

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے

اے خدا ایسا طوفان ہے کہ تیرے فضل کے ہاتھ کے سوا اس ڈوبتی ہوئی کشتی کو کوئی بچا نہیں سکتا۔ پھر فرماتے ہیں۔ ؎

پھیر دے اے میرے مولا اس طرف دریا کی دھار

یعنی فضلوں کا پانی مجھ پر اس طرح برسا کہ گویا دریا کی دھار میری طرف پھیر دے۔ پھر فرماتے ہیں۔ ؎

پھیر دے میری طرف اے ساربان جگ کی مہار

کہ اے میرے ساربان یہ دنیا کے سردار تو اس لائق نہیں ہیں کہ بنی نوعِ انسان کو حفاظت کے ساتھ کنارے لگا سکیں یا حفاظت کے ساتھ منزلِ مقصود تک پہنچا سکیں۔ اے خدا تو ہی حقیقی ساربان ہے، تو جگ کی مہار مجھے پکڑا دے تو نے مجھے اس قابل بنا دیا ہے کہ میں دنیا کی سرداری کر سکوں، اِن کو ہدایت کے رستوں پر چلا سکوں لیکن یہ میری بات نہیں مانتے۔ فرماتے ہیں ؎

شور کیسا ہے ترے کوچے میں لے جلدی خبر
خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

تعجب کی بات ہے کہ کام تو خدا کا ہے لیکن دل بندے کا اس قدر بیقرار

ہے اس بات پر کہ خدا کے کام نہیں ہو رہے۔ وہ بندہ کہتا ہے میں خدا ہی کے حضور چلاّؤں، خدا ہی ہے جو مجھے توفیق دے کہ اُس کے کام مجھ سے جاری ہوں۔ یہ ہے ان دعاؤں کا مضمون لیکن ایسا دل کو غم لگا بیٹھے ہیں کہ عرض کرتے ہیں ؎

شور کیسا ہے ترے کوچے میں لے جلدی خبر
خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

اس بیقراری کے ساتھ آپ نے دُعائیں کیں اور ان دعاؤں ہی کا نتیجہ ہے کہ آج احمدیت دنیا کے ۱۲۶ ممالک میں پہنچ چکی ہے۔ اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عاجزانہ دعاؤں ہی کا نتیجہ ہے کہ آپ کی ایک آواز جو ایک سو سال پہلے اٹھی تھی آج ایک کروڑ آوازیں بن کر دنیا کے کانوں میں ایک شور برپا کئے ہوئے ہے اور واقعتاً زمین کے کنارے گونج رہے ہیں۔

ایک پُر حکمت کہانی یاد دلانے والا اہم سوال

آج آپ جو ہزارہا خاکپائے احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ہزارہا احمدیت کے فدائی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جانثار یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے سینوں سے پُر جوش نعروں کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سجدہ کی آہ وزاری ہی ہے جو آپ کو یہاں کھینچ لائی ہے۔ آپ نے ان دعاؤں کا فیض پایا اور آپ ان دُعاؤں کے پھل ہیں۔ کیا آنے والی نسلوں کے لئے آپ کوئی فیض پیچھے نہیں چھوڑ کے جائیں گے۔ یہ ایک ایسا سوال ہے جو ایک بار بار سنی ہوئی کہانی کی یاد دلاتا ہے جس سے دل پہلے بھی حظ اٹھاتا رہا ہے۔ اس میں بہت ہی گہری حکمت کی بات بیان فرمائی گئی ہے جو میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں کیونکہ آپ کے ساتھ اس کا گہرا تعلق ہے۔ ایک مسلمان بادشاہ کو یہ عادت تھی کہ جب وہ کسی سے خوش ہوتا تھا تو "زہ" کا لفظ بولا کرتا تھا اور اس کے وزیر کو حکم تھا کہ خواہ سفر ہو یا شکار کا موقع جب بھی بادشاہ باہر نکلے ہمیشہ اشرفیوں کی بہت سی تھیلیاں ساتھ رکھی جائیں تاکہ بادشاہ جب بھی کسی سے خوش ہو اور "زہ" کا لفظ بولے تو سو یا ہزار اشرفیوں کی ایک تھیلی اس شخص کے سپرد کر دی جائے۔ ایک دفعہ سیر و شکار کرتے ہوئے وہ ایک بوڑھے کے پاس سے گزرا جو کھجوروں کی پنیری لگا رہا تھا، ایک جگہ سے اکھاڑ کر دوسری جگہ کھجور پیوست کر رہا تھا۔ بادشاہ جانتا تھا کہ یہ بوڑھا بہت بڑی عمر کا ہے نوے سے عمر تجاوز کر چکی ہے سو کے لگ بھگ ہوگا اور کھجور کا درخت تو بڑی دیر سے پھل لاتا ہے۔ تعجب سے اس کو دیکھ رہا کہ اس بڑی عمر میں بے چارہ درخت لگا رہا ہے اس کا پھل تو وہ کھا نہیں سکے گا۔ بادشاہ نے اس بوڑھے سے کہا کہ تم یہ کیا حرکت کر رہے ہو تم اب آرام کرو، تمہارے آرام کرنے کے دن ہیں کیوں محنت کر رہے ہو تم تو اس درخت کا پھل نہیں کھا سکو گے۔ اُس نے کہا بادشاہ سلامت میرے پہلوں نے محنت کی تھی میں نے عمر بھر ان کا پھل کھایا ہے کیا میں محنت نہ کروں کہ بعد میں آنے والے میری محنت کا پھل کھائیں۔ یہ بات سن کر بے اختیار بادشاہ کے منہ سے "زہ" کا لفظ نکل گیا وزیر نے فوراً اشرفیوں کی ایک تھیلی اٹھائی اور اس کے سپرد کر دی۔ جب بوڑھے کو یہ تھیلی ملی تو اس نے کہا کہ بادشاہ سلامت آپ تو کہتے تھے کہ میں اپنی محنت کا پھل نہیں کھا سکوں گا یہ دیکھیں خدا نے تو میری محنت کا پھل کھڑے پیروں مجھے دے دیا۔ اس پر بے اختیار بادشاہ کے منہ سے پھر "زہ" کا لفظ نکل گیا۔ وزیر نے ایک اور تھیلی اُس بوڑھے کے سپرد کر دی۔ اس نے کہا بادشاہ سلامت! دنیا کے کھجور تو سال میں ایک دفعہ پھل دیتے ہیں میرے کھجور نے تو دو دفعہ پھل دے دیا۔ اس پر اس بادشاہ نے بے اختیار پھر "زہ" کہا اور جب وہ وزیر اس کو اشرفیوں کی ایک اور تھیلی پکڑا رہا تھا تو بادشاہ نے کہا چلو چلو یہ بوڑھا تو ہماری ساری سلطنت لوٹ کھائے گا۔ بادشاہ کی سلطنت کیا تھی۔ اس کے خزانے کیا تھے۔ مگر میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اگر آپ کے دل سے وہ آہیں اٹھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل سے اٹھتی تھیں تو خدا کی قسم! ہر آہ کے جواب میں آسمان سے خدا کی آواز "زہ" "زہ" کہتی سنائی دے گی اور خدا اپنی رحمت کے فرشتوں کو کبھی یہ نہیں کہے گا کہ چلو چلو یہ ہماری سلطنت لوٹ کھائیں گے کیونکہ اگر ساری دنیا کی کائنات کا ہر ذرہ بھی اس رنگ میں خدا سے دُعا مانگے کہ اس کی ہر دُعا قبول ہو اور ہر بار خدا کی آواز آسمان سے "زہ" سنائی دے تب بھی خدا کی سلطنت اور اس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔

آپ کو خلفاء الارض بنائے جانے کا فیصلہ کیا جا چکا ہے

پس یہ ہے آپ کی کامیابی کا راز! آپ کو جب یہ بتایا گیا ہے کہ آپ خلفاء الارض بنائے جانے والے ہیں آپ کو خلفاء الارض بنائے جانے کا فیصلہ کیا جا چکا ہے۔ پھر جب آپ ماحول پر نظر ڈالتے ہوئے اپنی بے چارگی پر نظر ڈالتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ آپ کے سپرد کیا کام ہے اور آپ کی حیثیت کیا ہے اس وقت ہم کہتے ہیں تبلیغ کرو، یہ چارہ کرو، وہ چارہ کرو۔ جو سب چاروں سے بڑھ کر چارہ یعنی دُعا ہے اس کی طرف جیسا کہ حق ہے ہم توجہ نہیں دیتے۔ اور وہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ ہر تبلیغ کرنے والے کا دل مضطر کا دل بن جائے۔ ہر وہ شخص جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دین کی طرف دنیا کو بلاتا ہے، زندگی کے سرچشمے کی طرف بلاتا ہے اور پیاسا ہوتے ہوئے بھی دنیا اس کی طرف توجہ نہیں کرتی ہر ایسے شخص کے دل میں اضطرار کی آگ لگ جانی چاہیئے، اسے بیقرار ہو جانا چاہیئے۔ اور اس بیقراری کی حالت میں جو دل کا درد، دُعا بن کے اٹھے گا وہی ہے جو کرم کی گھٹا بنا کرتا ہے۔ پس میری جو آج آپ کے سامنے نظم پڑھی گئی ہے اس کی روشنی میں یہ دُعا ہی کا مضمون ہے جو میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا تھا جتنا ہجوم بلا بڑھے اتنی ہی بیقراری سے دل دُعائیں مانگتا ہے اور وہی دُعائیں کرامت بن جاتی ہیں، وہی دُعائیں ہیں جو اعجاز بن جایا کرتی ہیں اور خدا کی رحمت کی گھٹا بن کر پھر دنیا پر برسا کرتی ہیں۔ پس ایسی دُعائیں کریں لیکن ایسی دُعاؤں کے لئے ایک مضطر کا دل ضرور بنانا ہوگا۔ اضطرار کے بغیر دُعاؤں میں وہ طاقت پیدا نہیں ہوتی۔ جماعت احمدیہ دنیا کی اصلاح سے پہلے اضطرار کے ساتھ اپنی اصلاح شروع کردے اور اس کیلئے کسی بیرونی ناصح کی ضرورت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو فلاں کی بات سنتا ہے میں اس کی برائی دور فرماتا ہوں۔ فرمایا میں مضطر کی برائی کو دور فرمایا کرتا ہوں۔ پس پہلی نصیحت آپ کو یہ ہے کہ آپ ایک مضطر کا دل پیدا کریں۔ ایک ایسا دل جو اپنی برائیوں سے بیزار ہونا شروع ہو جائے۔ اگر آپ اپنی برائیوں کو دور نہیں کر سکتے تو چاہیئے کہ آپ کا دل بیقرار ہونا شروع ہو جائے اور بیقراری ایسی بڑھے کہ اضطرار کی کیفیت تک پہنچ جائے۔ پھر آپ دیکھیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کسی کے لئے جلد کسی کے لئے بدیر اصلاح کے سامان فرمائے گا اور ضرور فرمائے گا کیونکہ اس کا وعدہ ہے وَيَكْشِفُ السُّوٓءَ۔ یعنی وہ تکلیفوں اور

برائیوں کو دور فرما دیتا ہے اور مضطر کی دُعا کو ضرور سنتا ہے۔ اس کے بعد اس سفر کو طے کرتے ہوئے آپ اچانک سامنے دیکھیں گے کہ خدا کی تقدیر نے یہ لکھ رکھا ہے کہ اے میری طرف آنے والو! تمہیں میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں۔ اس کے ساتھ ایک اور بیقراری دل میں پیدا ہو جائے گی کہ ہم کیسے خلیفہ بنیں گے، جس ملک میں ہم رہ رہے ہیں یا جن ملکوں میں ہم رہ رہے ہیں وہاں ہماری کوئی حیثیت نہیں ہے، ہم ایک ملک کی تقدیر بدلنے کے بھی قابل نہیں ہیں، کیسے ممکن ہوگا کہ ہم ساری دنیا کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زندگی بخش دین کے جھنڈے کے نیچے اکٹھا کر دیں گے، کیسے ممکن ہوگا کہ ہم دنیا کو ان پستیوں سے اٹھا کر اسلام کی رفعتوں تک لے جائیں گے۔ یہ احساس ہے جو دل میں لازماً پیدا ہوگا۔ ہر اس شخص کے لئے جو دُعا کے ذریعے بدیوں کے جھاڑنے کا سفر شروع کرتا ہے یہ مقدر ہے کہ بالآخر وہ ضرور اس مقام تک پہنچے۔ وہاں پہنچنے کے بعد جب نئی آنکھیں کھلتی ہیں حیاتِ نو کی ایک تمنا بیدار ہوتی ہے اُس وقت مضطر بن کر انسان ضرور یہ دُعا کرتا ہے کہ اے خدا میرے بس میں کچھ نہیں، میرے اختیار میں کچھ نہیں، تو ہی میرے لئے یہ ممکن کر دکھا۔

التجاؤں اور دُعاؤں کا تمنا سے گہرا تعلق

میں نے یہ کہا ہے کہ ؏

حیاتِ نو کی تمنا ہوئی تو ہے بیدار

مگر یہ تمنا نیند کی ماتی تمنا ہوتی ہے۔ آپ لوگ اس کا مطلب سمجھیں یا نہ سمجھیں میں نہیں جانتا۔ مگر یہ مضمون ایسا ہے جسے نثر میں سمجھانا ضروری ہے۔ انسان نئی زندگی کی باتیں تو کرتا ہے۔ مگر اس کی نئی زندگی کی تمنا بیدار نہیں ہوتی۔ وہ حسرت کی حالت میں زندگی بسر کر رہا ہوتا ہے، اس کو بیدار کرنے کے لئے ہر کوشش ناکام ہو جاتی ہے۔ وہ تمنا ایسی نیند کی ماتی ہوتی ہے ایک ایسی سوئی ہوئی دیوی ہوتی ہے جسے ہزار جھنجھوڑیں، ہزار واویلا کریں ہزار کوشش کریں وہ اٹھنے کا نام نہیں لیتی، نیند ہے کہ اس پر غلبہ پائے چلی جاتی ہے۔ حیاتِ نو کی تمنا بیدار ہوتی ہے تو دُعا سے ہوتی ہے جیسے کسی مرتی ہوئی شے کے سرہانے کھڑے ہو کر بیقراری سے دُعا کی جائے اور وہ آنکھ کھول دے اور ایک دم دیکھتے دیکھتے اٹھ کھڑی ہو۔ حیاتِ نو کی کیفیت بھی ایسی ہوا کرتی ہے۔ اگر آپ نئی زندگی کے خواہاں ہیں اگر چاہتے ہیں کہ آپ کو ابدی زندگی نصیب ہو تو زندگی کی تمنا تو بیدار کریں۔ جب تک یہ تمنا بیدار نہیں ہوتی اس وقت تک زندگی کی طرف باقی سفر طے نہیں ہو سکتا، اس کا پہلا قدم بھی اٹھ نہیں سکتا۔ اور جب تمنا بیدار ہوتی ہے تو دُعا میں جان پڑتی ہے۔ التجاؤں اور دُعاؤں کا تمنا سے ایک گہرا تعلق ہے۔ جس چیز کی لگن لگ جائے وہ بعض دفعہ اتنی بڑھ جاتی ہے کہ اس لگن میں انسان پاگل ہو جاتا ہے۔ دنیا کے آدمی جو در در کی ٹھوکریں کھاتے ہیں لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہیں یا محبوبوں کی گلیوں کے چکر لگاتے ہیں وہ کیوں ایسا کرتے ہیں؟ ایک لگن ہے جو ان کو لگ جاتی ہے اور وہ بے اختیار ہو جاتے ہیں اسی کا نام تمنا ہے جسے بیدار کرنا ضروری ہے۔ یہ تمنا اگر حیاتِ نو کے لئے بیدار ہو جائے تو پھر آپ کی دُعاؤں کے رخ بدل جائیں گے۔ آپ کو دنیا کی چیزوں کی لگن رہے گی تو سہی مگر ان کے لئے بیقراری نہیں ہوگی۔ بیقراری ایک نئی زندگی کے لئے لگ جائے گی اور ان معنوں میں آپ مضطر بننے شروع ہوں گے۔ ایک نیا بیقرار وجود ہر احمدی کے دل سے اٹھنا شروع ہو جائے گا۔ اسی کا نام خلق آخر ہے اور یہ خلق آخر دُعا سے حاصل ہوتی ہے انسانی کوششوں کا اس میں دخل نہیں ہے۔ اس طرح یہ مضمون کتنا آسان ہو جاتا ہے۔ ورنہ دنیا سے نجات حاصل کرنا، دنیا کی زنجیریں توڑنا اور اپنے رخ دنیا کی لذتوں سے ہٹا کر خدا کی طرف پھیرنا یہ سب کچھ اپنی کوشش کی حد تک تو ایک مصیبت ہے، ایک عذاب ہے جو زندگی بھر کا روگ بن جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے کتنا آسان فرما دیا جبکہ فرمایا دُعا کے ذریعہ مجھ سے مدد مانگو تم سے میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ دیکھو اور ہوش کرو اور بیقرار ہو جاؤ اپنی بے بسی پر۔ اور غایت درجہ بیقرار اور مضطر ہو کے مجھ سے مانگو پھر دیکھو میں کیسے تمہاری مدد کو آتا ہوں۔

آخری زمانہ کے متعلق آنحضرت ﷺ کی ایک پیشگوئی

پس دُعا کے مضمون کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کھول کھول کر بیان فرمایا اس کا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی سے تھا کہ آئندہ دنیا میں انقلاب دُعا کے ذریعہ برپا ہوگا اور یہی وہ پیشگوئی ہے جو قرآن کریم کی اس آیت میں مذکور ہے۔

اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَ یَکۡشِفُ السُّوۡٓءَ
وَ یَجۡعَلُکُمۡ خُلَفَآءَ الۡاَرۡضِ ؕ

اگر یہ مضمون نہ ہو تو دُعاؤں کے ساتھ خلفائے ارض ہونے کا کیا تعلق بن گیا ہزار لوگ دُعا مانگتے ہیں، مضطر ہو کر دُعائیں مانگتے ہیں کیا وہ خلیفے بنا دیئے جاتے ہیں۔ یہ آیت کریمہ خالصتہً اسلام کی بعثتِ ثانیہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اسلام کی دوسری نشاۃ سے تعلق رکھتی ہے، آپ سے تعلق رکھتی ہے جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی وہ جماعت ہو جنہیں آخرین میں اٹھایا گیا ہے اور اس لئے اٹھایا گیا ہے کہ آپ سوئی دنیا کو اٹھا دیں۔ اور یہ کرامت دُعا کے سوا دنیا میں ظاہر نہیں ہو سکتی۔ پس اگر آپ صاحب کرامت بننا چاہتے ہیں اگر آپ صاحبِ اعجاز بننا چاہتے ہیں تو اضطرار کی دعا کا راز سیکھ لیں اور دنیا کو جگانے کے لئے دنیا کو بیدار کرنے کے لئے، مرتی دنیا کو نئی زندگی عطا کرنے کے لئے مضطر ہو کر خدا کے حضور دُعائیں کریں۔ پھر دیکھیں آپ کی باتوں میں کیسی برکت پڑتی ہے آپ آواز دنیا کو دیں گے دنیا چل کر آپ کی طرف آئے گی۔ آپ ایک قدم دنیا کی طرف اٹھائیں گے دس قدموں سے چل کے وہ آپ کی طرف آئے گی۔ آپ ایک آواز دیں گے وہ لبیک لبیک کہے گی۔ آپ چل کر جائیں گے خدا کی خاطر تو دنیا دوڑ کے آپ کی طرف آئے گی۔

ہمارے لئے خدا عظیم معجزے ظاہر فرما رہا ہے

یہ نظارہ ایسا نہیں جو فرضی باتوں سے تعلق رکھتا ہو۔ ابھی چند دن پہلے اس کی مثال میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔ روس کی دہریہ دنیا کو اسلام کا نام پہنچانے کی خاطر ہم نے وہاں کچھ کوششیں کیں جو بالکل حقیر اور معمولی تھیں لیکن دیکھیں خدا نے ان کوششوں کو کیسی برکت بخشی۔ اس سال جولیو کے کا جلسہ ہوا وہاں روس کی مختلف مملکتوں اور ریاستوں سے بڑے بڑے صاحبِ حیثیت لوگ خود چل کر آئے اور ہم سے کچھ سیکھنے کے لئے آئے۔ پھر صرف یہی نہیں ہوا بلکہ اس کے بعد جو واقع ہوا اس نے مجھے حیرت میں غرق کر دیا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنی شان دکھاتا ہے۔ اب میری آواز میں کیا طاقت تھی کہ اسے روس کے لوگ سنیں جو ستّر سال سے سوئے پڑے ہیں اور خدا سے غافل ہو چکے ہیں۔

آنے سے کچھ عرصہ پہلے جب کہ جرمنی کے جلسہ کی تاریخیں طے ہو گئی تھیں روس سے آئے ہوئے ایک وفد کی طرف سے مجھے ایک پیغام ملا۔ جو لوگ وہاں وفد کی صورت میں آئے تھے ان میں سے ایک نائب وزیر تھے ٹیلی ویژن، ریڈیو اور مواصلات کے اور ایک سینیٹر روسی پارلیمنٹ کے ممبر تھے۔ ان کی طرف سے مجھے پیغام یہ ملا کہ ہمارا پروگرام ہے کہ ہم یہاں کسی شہزادی یا کسی شہزادہ کا انٹرویو لیں اور ہم اس غرض سے بہت سے معاملات طے کر چکے ہیں۔ لیکن آپ سے ملنے کے بعد یہ خواہش پیدا ہوئی ہے کہ روسی ٹیلی ویژن کی ٹیم آپ کا انٹرویو لے میں نے ان سے کہا میری خواہش تو بہت ہے مگر جرمنی کا جلسہ بہت اہمیت رکھتا ہے پہلے سے طے شدہ پروگرام ہے اور میں اسے تبدیل نہیں کر سکتا۔ میں آپ کا ممنون ہوں لیکن مجبور ہوں کہ اس نہایت مخلصانہ پیش کش کو رد کر دوں۔ ان کی طرف سے جواب آیا کہ آپ کا انٹرویو تو ہم کسی حالت میں نہیں چھوڑ سکتے ہم کوشش کریں گے کہ دوسرا پروگرام بدل جائے اور اگر نہ بھی بدلے تو آپ اپنی تاریخیں دیں ہم ضرور ان تاریخوں میں پہنچیں گے اور لازماً آپ کا انٹرویو لیں گے چنانچہ آنے سے دو دن پہلے میں اس میں مصروف رہا، دو دو گھنٹے مجھے وقت نکالنا پڑا انٹرویو کے لئے۔ انہوں نے میرے تفصیلی انٹرویو لئے اور پھر مجھے بتایا کہ یہ انٹرویو صرف ہماری ریاست کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ سارے روس کی ہر ریاست میں یہ سارے پروگرام پورے کے پورے دکھائے جائیں گے خدا جو یہ فرماتا ہے کہ تم میری طرف ایک قدم آؤ میں دس قدم چل کر آؤں گا تم چل کر آؤ میں دوڑ کر آؤں گا یہ مضمون اور بھی زیادہ شان کے ساتھ مجھ پر آشکار ہوا۔ مراد یہ ہے کہ جب خدا کی طرف خدا کی خاطر حرکت کی جائے یعنی اس کی مخلوق کو خدا کی طرف بلانے کے لئے حرکت کی جائے تو خدا تعالیٰ ایسے ایسے عظیم الشان معجزے رونما فرماتا ہے اور ہمارے لئے فرما رہا ہے۔ پہلے رحمتوں کی ہوا نرمی سے آہستہ آہستہ چلی تھی وہ اب تند ہواؤں میں تبدیل ہو رہی ہے وقت ہے کہ اس ہوا کے ساتھ تیزی سے آگے بڑھیں۔ اور اپنی ترقی کی منازل تیز رفتاری سے طے کریں۔

جرمن قوم میں پائی جانے والی عظیم صلاحیتیں

جرمن قوم میں بہت عظیم الشان صلاحیتیں ہیں۔ ان کی بعض صلاحیتوں کو میں نے بغور دیکھا ہے۔ وہ ایسی صلاحیتیں ہیں کہ اگر وہ اسلام کے لئے مُسخّر ہو جائیں تو دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب برپا ہو جائے گا۔ اسلام کی جو آواز جرمن قوم کے دل سے اٹھ رہی ہو گی دنیا کی کوئی طاقت اسلام کی اس آواز کو دبا نہیں سکے گی، اس کی راہ میں حائل نہیں ہو سکے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو عظیم قربانیوں اور حکمت کی صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں۔ جب سائنس کا مضمون ہم نے پڑھنا شروع کیا تو لیور کی طاقت کا بیان بھی پڑھا۔ ایک سائنسدان کا ایک قول عموماً ابتدائی سائنس کی کتابوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ اس نے کہا کہ لیور کے ذریعے بھاری بوجھ کو اٹھانا آسان ہو جاتا ہے۔ ایک کمزور سے کمزور آدمی بھی، بھاری سے بھاری چیز کو اٹھا سکتا ہے۔ لیور کا اصول یہ ہے کہ جس جگہ لیور کو اٹھایا جائے اس کا فاصلہ جس چیز کو اٹھانا ہے اس طرف بہت کم ہو اور جس طرف بازو زور لگانے والا ہو اس طرف فاصلہ بہت زیادہ ہو۔ اگر یہ نسبت بڑھتی چلی جائے تو اٹھانے والی طاقت اُتنی ہی زیادہ زور کے ساتھ ظاہر ہونے لگتی ہے۔ اُس نے اس کی بہت دلچسپ مثال دی۔ اس نے کہا اگر مجھے ستاروں پر جگہ بنا دو اور ایک لیور میرے ہاتھ میں تھما دو جس کا توازن درست ہو تو میں اکیلا ساری زمین کو اٹھا سکتا ہوں۔ حسابی رو سے یہ بات درست ہے۔ مگر میں یہ سوچتا ہوں کہ مجھے ستاروں میں جانے کی ضرورت نہیں۔ جماعت احمدیہ کو جرمنی میں ایک جگہ بنا دو اور جرمن قوم کے دل کے لیور خدا ہمارے ہاتھ میں تھما دے پھر دیکھو کہ ہم ساری دنیا کو لیور کی اس طاقت سے اٹھا لیں گے۔ پھر دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو اس انقلاب کی تقدیر کو بدل سکے گی۔

اپنا مقام پہچاننے اور اسے حاصل کرنے کی ضرورت

پس آپ کو وہاں جگہ عطا کی گئی ہے جہاں اسلام کی ترقی کے عظیم الشان مواقع موجود ہیں۔ آپ کو صرف اپنا مقام حاصل کرنے کی ضرورت ہے، اپنا مقام تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ ظاہری جگہ تو مل چکی ہے مگر مقام وہی ہے جو خدا کی طرف سے عطا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو قرآن کریم میں ایک دُعا کی شکل میں یوں بیان فرمایا ہے۔

رَبِّ اَدْخِلْنِی مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ
وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ۝

اس دُعا سے پہلے ایک مقام کا ذکر فرمایا ہے۔ اس مقام کو کیسے حاصل کرنا ہے؟ یہ اس کی دُعا ہے۔ فرماتا ہے:۔

وَمِنَ الَّیْلِ فَتَھَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ ق عَسٰٓی اَنْ
یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم راتوں کو اٹھ کر تہجد پڑھ اور دُعائیں کر۔ راتوں کو اٹھ اور جد و جہد سے کام لے۔ عسیٰ کا مطلب ممکن بھی ہے اور یقیناً بھی ہے موقع محل کے مطابق یہ فیصلہ ہوتا ہے۔ یہاں مراد یہ ہے کہ لازماً خدا تجھے مقام محمود تک ضرور پہنچا دے گا۔ لیکن اس مقام محمود تک پہنچنے کے ساتھ ایک دُعا تجھے سکھاتا ہوں وہ دُعا ضرور کرتا رہ۔ اور وہ دُعا یہ ہے کہ

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ
صِدْقٍ وَّجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ۝

کہ اے خدا مجھے صدق کے ساتھ داخل فرما اور صدق کے ساتھ نکال اور ہمیشہ میرے لئے ایک غلبے والا، طاقت والا مددگار ضرور پیدا فرماتا رہ۔ یہاں اس مضمون سے اس دُعا کا بہت ہی گہرا تعلق ہے۔ یہ بہت ہی عارفانہ دُعا ہے۔ داخل ہونے کا مطلب تو سمجھ آتا ہے مقام محمود سے نکلنے کا کیا مطلب۔ فرمایا مقام محمود میں داخل ہو گا، اس کے بعد فرمایا کہ یہ دُعا بھی کر کہ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ یہاں تک بات سمجھ آ جاتی ہے اگلا حصّہ کیوں سکھایا وَ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وہ اس لئے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندوں کے لئے کوئی مقام بھی آخری مقام نہیں۔ اس مقام محمود کے بعد ایک اور مقام محمود اس کی انتظار کر رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لامتناہی ترقیات کا مضمون ہے جو اس دُعا میں سکھا دیا گیا ہے۔ پس جو دُعا اپنے لئے مانگیں کسی ایک مقام محمود کے لئے نہ مانگیں۔ کسی جگہ قرار پکڑنا انسان کو زندگی سے محروم کر دیتا ہے۔ زندگی حرکت کا نام ہے اور ہمیشہ ہمیش کی حرکت کا نام ہے۔ اس لئے دیکھیں خدا کا کلام کتنا عارفانہ ہے۔ فرمایا اے محمد تیرے لئے مقام محمود تو ہے مگر ایک مقام محمود نہیں مقامات محمود

کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے۔ جہاں تو داخل ہونے کی دُعا مانگ ساتھ نکلنے کی بھی دُعا مانگ۔ اس سے بڑھ کر اور بھی آسمان ہیں جو بلند تر مقامات تک تجھ کو پہنچادیں گے۔ پس ان دُعاؤں کے ساتھ اگر آپ احمدیت کے غلبے کا سفر شروع کریں، ان دعاؤں کے ساتھ اگر آپ اپنی اندرونی تربیت کا سفر شروع کریں تو نہ یہ اندرونی سفر کبھی ختم ہو گا نہ کبھی بیرونی سفر ختم ہو گا۔ ایک اندرونی بیماری پر آپ غلبہ پائیں گے اور اس سے شفا پائیں گے تو ایک اعلیٰ تر مقام عزّت کا اپنے دل میں بنائیں گے اس کے بعد ایک اَور مقام بھی آپ کا انتظار کر رہا ہو گا۔ یہ اندرونی سفر ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں۔ اس طرح اس دنیا میں جب خدا تعالیٰ سے عجز کے ساتھ اور انکساری کے ساتھ آپ بلند تر مقام محمود مانگتے چلے جائیں گے تو ایک فتح کے بعد ایک اَور فتح آپ کی منتظر ہو گی۔ ایک چوٹی کو سر کریں گے تو ایک اَور بلند تر چوٹی آپ کو دکھائی دینے لگے گی۔ لیکن یاد رکھیں اس سفر کی ہر منزل دُعا سے سر ہو گی اور صرف دُعا سے سر ہو گی۔ کوئی ایک ایسا مقام بھی نہیں جہاں دُعا کے بغیر آپ یہ سفر طے کر سکیں۔

دُعا سے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے بعض ارشادات

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اقتباسات آپ کے سامنے دُعا کے مضمون سے تعلق رکھنے والے پیش کرتا ہوں۔ اور اس کے بعد خطاب کو ختم کرتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں۔

"ـــــ ایک بچّہ جب بھوک سے بے تاب ہو کر دودھ کے لئے چلّاتا ہے اور چیختا ہے تو ماں کے پستان میں دودھ جوش مار کر آجاتا ہے۔ بچّہ دُعا کا نام بھی نہیں جانتا لیکن اس کی چیخیں دودھ کو کیوں کر کھینچ لاتی ہیں؟"

پس وہ اضطرار جو دل میں پیدا ہوتا ہے بعض دفعہ غیر محسوس طور پر خود ہی دُعا بن جاتا ہے۔ اِسی طرح بچّے کو دُعا کا سلیقہ نہیں آتا اس کو پتہ بھی نہیں کہ دُعا مانگنی ہے۔ مگر اضطرار پیدا ہوا ہے۔ اضطرار کا دُعا سے ایسا گہرا تعلق ہے کہ اضطرار بذات خود ایک دُعا بن جاتا ہے جیسے الفاظ کی احتیاج نہیں رہتی، الفاظ کی ضرورت نہیں رہتی۔ مگر جب انسان شعور کے مقام کو پہنچتا ہے تو اضطرار معروف دُعاؤں میں ڈھلنے لگتا ہے۔ اور وہ دُعائیں اس اضطرار کی مدد کرتی ہیں، اس سے واضح کھلی کھلی دُعاؤں کے سانچوں میں ڈھلتی چلی جاتی ہیں۔ مگر ضروری ہے ان دُعاؤں کو رفعت دینے کے لئے اعمالِ صالحہ بھی ساتھ ہوں۔

پس جو آیتِ کریمہ میں نے آپ کے سامنے پیش کی ہے وہاں مضطر کے ساتھ جو خلافت عطا کرنے کا وعدہ ہے وہ یہی وعدہ ہے کہ ہم تمہاری برائیاں دور کریں گے۔ تمہیں نیک اعمال بجالانے والے بنائیں گے۔ اس سے تمہاری دُعاؤں میں مزید طاقت پیدا ہو گی اور پھر تم اس لائق ٹھہرائے جاؤ گے کہ تمام دنیا کی خلافت تمہارے سپرد کی جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"اس کا ہر ایک کو تجربہ ہے۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ مائیں دودھ کو محسوس بھی نہیں کرتیں مگر بچّے کی چلّاہٹ ہے کہ دودھ کو کھینچے لاتی ہے تو کیا ہماری چیخیں جب اللہ تعالیٰ کے حضور ہوں تو وہ کچھ بھی نہیں کھینچ کر لا سکتیں۔ آتا ہے اور سب کچھ آتا ہے۔ مگر آنکھوں کے اندھے جو فاضل اور فلاسفر بنے بیٹھے ہیں وہ دیکھ نہیں سکتے۔"

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

دعا ایک ایسی سرور بخش کیفیت ہے کہ مجھے افسوس ہوتا ہے کہ کن الفاظ میں اس لذّت اور سرور کو دنیا کو سمجھاؤں۔ یہ تو محسوس کرنے سے ہی پتہ لگے گا۔ مختصر یہ کہ دُعا کے لوازمات سے اوّل ضروری یہ ہے کہ اعمال صالحہ اور اعتقاد پیدا کریں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۰۰)

اعمالِ صالحہ کے بغیر اور اعتقاد کے بغیر دُعا میں طاقت پیدا نہیں ہوتی۔ اعتقاد سے مراد ہے کامل توکل اور پورا یقین کہ ضرور خدا میری باتوں کو سنے گا اور ان کا مثبت جواب عطا فرمائے گا۔ اور اعمال صالحہ اپنے خلوص کا خدا کو یقین دلانے کے لئے ایک ذریعہ ہیں۔ جب تک خلوص کا یقین نہ ہو تو کسی کی التجا اثر دکھایا نہیں کرتی۔ پس یہ بتانے کے لئے خدا پر یہ ثابت کرنے کے لئے کہ آپ سچے دل سے خدا کو چاہتے ہیں ضروری ہے کہ آپ اعمال صالحہ کا مرتبہ، اعمال صالحہ کی کیفیات دن بدن بڑھاتے چلے جائیں اور پہلے سے زیادہ صالح بن کر خدا کے حضور سجدہ ریز ہوں کیونکہ اعمال صالحہ کے بغیر سجدوں سے کوئی دعا رفعتوں تک نہیں اٹھ سکتی، آسمان کی بلندیوں کو نہیں پا سکتی۔ فرمایا کہ

"جو شخص اپنے اعتقادات کو درست نہیں کرتا اور اعمال صالحہ سے کام نہیں لیتا اور دُعا کرتا ہے وہ گویا خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔ تو بات یہ ہے کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کی دُعا میں یہ مقصود ہے کہ ہمارے اعمال کو اکمل اور اتم کر اور پھر یہ کہا کہ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۰۰)

صراطِ مُستَقِیم سے مراد ہے۔ اے خدا ہمارے اعمال درست فرمادے اور جب اعمال درست فرمادے پھر ہمیں ان لوگوں کی راہ پر چلا جو انعام یافتہ لوگ تھے۔ کیسی عظیم الشان عارفانہ تفسیر ہے جو ایک صاحبِ حق کی زبان پر ہی جاری ہو سکتی ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جب اللہ تعالیٰ کا فضل قریب آتا ہے تو وہ دُعا کی قبولیت کے اسباب بہم پہنچا دیتا ہے دل میں ایک رقت اور سوز و گداز پیدا ہو جاتا ہے لیکن جب دُعا کی قبولیت کا وقت نہیں ہوتا تو دل میں اطمینان اور رجوع پیدا نہیں ہوتا۔ طبیعت پر کتنا ہی زور ڈالو مگر طبیعت متوجہ نہیں ہوتی۔"

احیاءِ موتیٰ کا معجزہ دکھانے والی آنحضرتﷺ کی دُعائیں

آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے اس معجزے کا ذکر فرماتے ہیں کہ جس سے آپﷺ نے صدیوں کے مُردوں کو نئی زندگی بخشی۔ لاکھوں تھے جو قبروں میں پڑے ہوئے تھے وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کی برکت سے ایک حیاتِ نو پا گئے۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہؤا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دُعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ انوار رحمتکَ اِلَی الابد"

خدا کرے کہ ہمیں بھی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے ویسی ہی دُعائیں نصیب ہوں۔ یہ آپؐ ہی کی دُعاؤں کی برکت ہے جس سے آج اس دنیا میں انقلاب برپا ہوگا مگر ان دُعاؤں میں ہماری دُعاؤں کا شامل ہونا ضروری ہے۔ ورنہ ہم وہ نہیں ہوں گے جن کو خدا تعالیٰ اس دنیا میں انقلاب نو کے لئے مقرر فرمائے گا۔ اور ان سے کام لے گا۔ پس اپنی عاجزانہ دُعائیں خواہ وہ کیسا مقام اور مرتبہ رکھتی ہوں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعاؤں کے تتبع میں مانگیں۔ اپنی عاجزانہ دُعاؤں کو آپؐ کی دُعاؤں کے پیچھے پیچھے لگا دیں۔ کام تو محمد مصطفےٰ صلعم کی دُعاؤں نے دکھانا ہے۔ آپ کا نام بھی بیچ میں شامل ہو جائے گا آپ ان آخرین میں شمار ہوں گے جن کے متعلق خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ بعد کے زمانوں میں آئیں گے مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے آپؐ کے ساتھیوں میں شمار کئے جائیں گے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ (نعرے)

اب دُعا کر لیں۔ نعروں کی آواز تو زیادہ سے زیادہ سو دو سو فٹ تک جائے گی۔ دُعا ہی ہے جو عرش تک پہنچا کرتی ہے خواہ اس کا شور ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی کو بھی سنائی نہ دے۔ پس دل کے پاتال سے دُعا مانگیں پھر دیکھیں کہ خدا کس طرح آسمان سے اس دعا کی تائید میں ہوائیں چلاتا ہے اور کس طرح دنیا میں انقلاب برپا ہوتے ہیں۔ اب ہم دُعا کرتے ہیں۔ ان دُعاؤں میں جیسا کہ میں کہا کرتا ہوں اسیران راہ مولا کو بھی یاد رکھیں، شہداء کو بھی یاد رکھیں، اُن کے خاندانوں کو بھی یاد رکھیں، تمام دُنیا میں جہاں احمدی مخلصین کو خواہ وہ واقفِ زندگی ہوں یا واقفِ زندگی کی طرح زندگی بسر کر رہے ہوں سب خدمت کرنے والے بوڑھے، بچے، کمزور اور عورتیں اور مرد سب کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ اور خصوصیت سے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد اس جگ کی سارہ بانی ہمارے ہاتھ میں تھما دے اور ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس دنیا کو کامیابی کی منازل کی طرف لے جائیں۔ اجتماعی دُعا کرانے کے بعد فرمایا:۔

آپ کے منتظمین کو مبارکباد دینی ہے امیر صاحب کو بھی اور آپ سب کو بھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ اس جلسہ کو کئی قسم کی کامیابیوں سے نوازا ہے۔ یہ جلسہ ہر لحاظ سے گذشتہ سال کے مقابلہ پر بہتر اور کامیاب جلسہ ہے۔ ماشاء اللہ حاضری بھی بہت ہے۔ سب انتظام عمدگی سے چل رہے ہیں۔ جن جرمن احمدی احباب اور خواتین اور بچّوں نے محنت سے اس کام میں حصّہ لیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزاء عطا فرمائے اور ہمارا ہر آئندہ جلسہ ہر پہلے جلسے سے ہر لحاظ سے بہتر اور کامیاب ہو۔

مہاجرت میں وصال

حضرت سیّدہ آصفہ بیگم (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ) کی رحلت پر جذباتِ غم کا منظوم اظہار

مہاجرت میں وصال اس فرشتہ سیرت کا
بڑا کٹھن، بڑا مشکل، بڑا اچانک ہے
مگر یہ جلوۂ موت و حیات برحق ہے
اگرچہ سلسلہ سانسوں کی آمد و شُد کا
فصیلِ جسم کی سرحد کے اس نشاں تک ہے
جہاں مسافرِ واماندہ تھک کے رہ جائے
جہاں پہ سانس کی مشعل بھڑک کے رہ جائے!

خدنگِ غیب سے جو ناگہاں ہؤا وارد
وہ تیر ہا تیرِ قضا تھا ہمیں خیال نہ تھا
محال لگتا تھا لیکن یہ کچھ محال نہ تھا
کہ راستہ میں مصیبت کوئی بڑی آ جائے
یا راہِ عشق میں منزل کوئی کڑی آ جائے
مہاجرت ہی میں یہ آخری گھڑی آ جائے!

مہاجرت میں ہے درپیش وہ سفر جس میں
کمیں میں کوئی عدو ہے نہ غم کسی کا ہے
جِلَو میں لاکھوں دُعاؤں کا ایک لشکر ہے
قدم بڑھاؤ کہ جو سامنے ہے اپنا ہے
ہر ایک چاہنے والے کا پیار راہ میں ہے
"ہزارہا شجرِ سایہ دار راہ میں ہے"

(پروفیسر ڈاکٹر) ناصر احمد پروازی ___ سویڈن

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جرمنی

امسال جماعت احمدیہ جرمنی کی مجلس شوریٰ جو کہ یکم، ۲، ۳ مئی کو بیت النصر کولون میں منعقد ہوئی تھی میں ۳ مئی کو آئندہ تین سال کے لئے جماعت احمدیہ جرمنی کے مرکزی عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا تھا۔ اس خصوصی اجلاس کی صدارت مکرم عبدالعزیز فرہاخن امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ نے کی تھی۔ اس اجلاس میں مرکزی مجلس شوریٰ نے جن عہدیداران کا انتخاب کیا تھا اُن کی منظوری حضور ایدہ اللہ نے عطا فرما دی ہے۔

امیر جماعت احمدیہ جرمنی	مکرم عبداللہ واگس ہاوزر	06152-2560
جنرل سیکرٹری	مکرم عبدالرشید بھٹی	06106-73054
سیکرٹری تبلیغ	مکرم عبدالشکور اسلم	06182-1423
سیکرٹری تعلیم	مکرم طاہر محمود	069-5978089
سیکرٹری تربیت ووقف نو	مکرم محمود احمد طاہر	06081-41026
سیکرٹری مال	مکرم سید محمد احمد گردیزی	069-502930
سیکرٹری امور عامہ	مکرم محمد داؤد	06104-42781
سیکرٹری امور خارجہ	مکرم عرفان احمد خان	069-567262
سیکرٹری وصایا	مکرم محمد رشید جوئیہ	06157-85151
سیکرٹری جائداد	مکرم شاہد احمد جنجوعہ	069-597423
سیکرٹری تحریک جدید	مکرم رفیق احمد	06104-43379
سیکرٹری وقف جدید	مکرم مسعود احمد ناصر	0621-23041
سیکرٹری اشاعت	مکرم فلاح الدین خان	069-517135
سیکرٹری سمعی وبصری	مکرم بشارت احمد راٹھور	02776-8405
سیکرٹری ضیافت	مکرم چوہدری ناصر احمد	069-683576
سیکرٹری رشتہ وناطہ	مکرم قاضی طاہر احمد	06074-32941
سیکرٹری وقف عارضی	مکرم مشتاق احمد ظہیر	06049-1665
سیکرٹری پریس	مکرم ہدایت اللہ ہبش	069-314596
امین	مکرم منصور احمد حبیبہ	069-7894948
ایڈیشنل جنرل سیکرٹری	مکرم انس محمود منہاس	06041-50164
" سیکرٹری تبلیغ	مکرم طارق لطیف بھٹی	06464-5657
" سیکرٹری مال	مکرم محمد ریاض سیفی	069-371890
" سیکرٹری امور عامہ	مکرم محمد عاقل خان	06144-32875

علاوہ ازیں تمام مبلغین سلسلہ، ریجنل امراء صاحبان، صدر مجلس انصار اللہ، صدر مجلس خدام الاحمدیہ بلحاظ عہدہ نیشنل مجلس عاملہ کے ممبر ہیں۔ مکرم عبدالشکور اسلم سیکرٹری تبلیغ کے ساتھ نائب امیر کی ذمّہ داری بھی سرانجام دیں گے۔

امیر جماعت احمدیہ ______ جرمنی

اعلان اخراج اور معافی

● —— روبینہ ناز صاحبہ آف کراچی حال مقیم RHEINSTR-10 FRIDRICHSTALL 7513 STUTENSEE جماعت کالسروحے جرمنی کو نظام جماعت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک غیر احمدی کے ساتھ شادی کرنے کی وجہ سے نظام جماعت سے خارج کر دیا گیا ہے۔

● —— مشہود احمد صاحب ابن مکرم بشارت احمد صاحب آف فیصل آباد حال مقیم PAPPELSTR-20, 7064 REMSHALDEN کو غیر شرعی امور کی وجہ سے نظام جماعت سے خارج کر دیا گیا ہے۔

● —— مندرجہ ذیل احباب کو کئی ماہ قبل سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت معاف فرما دیا تھا۔ مقامی طور پر تمام جماعتوں کو اطلاع کر دی گئی تھی۔ ریکارڈ کی درستی کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔

مکرم قریشی مظفر احمد صاحب، سابق صدر ورناؤ — مکرم سہیل حسن بھٹی صاحب —— بینز ہائم
مکرم عبدالمجید طاہر صاحب —— نوئے اینرن برگ — مکرم رانا رفیق احمد صاحب —— ایگلز باخ
مکرم محمد امجد صاحب —— میونسٹر — مکرم شکیل احمد صاحب —— باوکومبرگ

محمد داؤد، سیکرٹری امور عامہ ______ جرمنی

ضروری اعلان

◎ —— عہدیداران انصار اللہ فرینکفرٹ ریجن اور فرینکفرٹ سٹی کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ فرینکفرٹ ریجن و سٹی میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں کی گئی ہیں۔

● —— ناظم علاقہ فرینکفرٹ ریجن — مکرم بشارت الرحمٰن صاحب

MALIK BASHART-UL-RAHMAN

BINDSACHSENERSTR-20 6471 KEFENROD

● —— فرینکفرٹ سٹی کے زعیم اعلیٰ — مکرم محمد اسلم شاد صاحب

MUHAMMED ASLAM SHAD

RÖDERRICHSTR-19, 6000 FRANKFURT/MAIN-90

TEL:- 069/787674

تمام عہدیداران مجالس انصار اللہ اور انصار بھائیوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ان سے تعاون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حافظ و ناصر ہو آمین۔

عبدالغفور بھٹی صدر مجلس انصار اللہ ______ جرمنی

◎ —— بین الاقوامی مجلس شوریٰ کی روزگار کے بارے میں سفارشات جنہیں حضور اقدس کی منظوری حاصل ہے کی روشنی میں جرمنی کے تمام احمدی تاجروں، صنعتکاروں اور شعبہ تعلیم سے منسلک افراد سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے پتہ ٹیلیفون نمبر اور فیکس نمبر سے خاکسار کو مطلع کریں۔ اس سلسلہ میں عنقریب ایک میٹنگ بلائی جائے گی اور تمام احباب کو باقاعدہ اطلاع دی جائے گی اور لائحہ عمل تیار کیا جائیگا۔

محمد داؤد، نیشنل سیکرٹری امور عامہ ______ جرمنی

سیّدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں ہر احمدی کی کوشش ہونی چاہیئے اور ہو گی بھی کہ وہ اسلام کی تبلیغ کو اپنی زندگی کا نصب العین بنا لے۔ آپ کے روزمرّہ معمول میں تبلیغی سرگرمیوں کو اوّلین اہمیت حاصل ہو چکی ہو گی۔ تبلیغ کے دوران آپ کو کئی لحاظ سے دلچسپ، ایمان افروز اور دوسروں کے علم میں اضافہ کرنے والے واقعات، تجربات اور مشاہدات پیش آتے ہیں۔ ازراہ کرم شعبہ تبلیغ کو اپنے ان واقعات سے مطلع کرنے میں تاخیر نہ فرماویں تاکہ ان سے فائدہ اٹھایا جاسکے اور انہیں اخبار احمدیہ کی زینت بنایا جاسکے ______ (نیشنل سیکرٹری تبلیغ)

تبلیغ کی اہمیت

اور

داعیان الی اللہ کی ذمہ داریاں

مرتبہ :۔ شہزادہ قمر الدین مبشر

تبلیغِ دین ونشر وہدایت کے کام پر
مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت الی الخیر کا حکم دیا وہاں آپؐ کے تمام متبعین کا بھی یہی فرض قرار دیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی زبان مبارک سے یہ کہلوایا :۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ

(سورۃ یوسف رکوع ۱۲)

ان لوگوں کو کہہ کہ یہی میرا رستہ ہے اور میرے پیرو پوری بصیرت پر قائم ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے ہیں۔

پھر اس اُمّت کی فضیلت کا باعث قرآن کریم نے تبلیغ کو ہی قرار دیا ہے، فرمایا :۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (سورۃ آل عمران رکوع ۱۲)

تم سب سے بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو۔

پس ہر مسلمان کا یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ اپنے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن پر یقین کامل رکھتے ہوئے اپنے حلقہ اثر میں لوگوں کو اس صراط مستقیم کی دعوت دے۔ وہ صرف اپنی ذات کے لئے نہ جئے بلکہ خدا کی مخلوق کی بہبود اس کا مقصودِ حیات ہو۔ مخلوق کی حقیقی بہبود اسی میں ہے کہ وہ نیکی اور بدی کی راہ کو پہچانے، عرب میں سُرخ اونٹ کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہدائتیں دیتے ہوئے فرمایا۔

وَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔ (بخاری کتاب الجہاد)

کہ بخدا یہ کہ تیرے ذریعہ اللہ کسی شخص کو ہدایت دے اس سے بہتر ہے کہ تجھے سرخ اونٹوں کا ریوڑ حاصل ہو۔

امام زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اپنی جماعت کو تبلیغ کی طرف بہت توجہ دلایا کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ آپؑ نے فرمایا۔

"ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور سے کچھ کر کے دکھانے والے ہوں..... ایسے ہوں کہ نخوت اور تکبّر سے بکلّی پاک ہوں..... تبلیغ کے سلسلہ کے واسطے ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے مگر ایسے لائق آدمی مل جاویں کہ اپنی زندگی اس راہ میں وقف کر دیں..... اگر کوئی ایسے لائق اور قابل آدمی سلسلہ کی خبر ہی کے واسطے نکل جاویں جو فقط لوگوں کو اس سلسلہ کی خبر ہی پہنچا دیں تو بھی بہت بڑے فائدہ کی توقع کی جا سکتی ہے۔" (ملفوظات جلد دہم صـ ۳۴۲-۳۴۱)

ایک داعی الی اللہ کو کیسا ہونا چاہیئے اور اس میں کن صفات و خصوصیات کا پایا جانا ضروری ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متعدد جگہ ان امور پر روشنی ڈالی ہے۔ ان میں سے چند نہایت قیمتی ہدایات ذیل میں پیش کی جاتی ہیں۔

◎ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ وَيَصْبِرْ کے مصداق ہوں ◎ ان میں تقویٰ کی خوبی ہو اور صبر بھی ہو ◎ پاک دامن ہوں ◎ فسق و فجور سے بچنے والے ہوں۔ ◎ معاصی سے دور رہنے والے ہوں ◎ مشکلات پر صبر کرنے والے ہوں ◎ لوگوں کے دشنام پر جوش میں نہ آئیں ◎ ہر طرح کی تکلیف اور دکھ کو برداشت کر کے صبر کریں ◎ کوئی مارے تو بھی مقابلہ نہ کریں ◎ فقر و فاقہ اٹھانے والے ہوں ◎ معمولی لباس کو کافی جاننے والے ہوں ◎ معلومات وسیع ہوں ◎ حاضر جواب ہوں ◎ صبر و تحمل سے کام کرنے والے ہوں ◎ اپنے نفسانی جھگڑوں کو درمیان میں نہ ڈالنے والے ہوں ◎ خاکسارانہ اور مسکینانہ زندگی بسر کرنے والے ہوں ◎ سعید لوگوں کو تلاش کرتے پھریں جس طرح کہ کوئی کھوئی ہوئی چیز کو تلاش کرتا ہے ◎ مُفسدہ پرداز لوگوں سے الگ رہیں ◎ جس شخص سے فساد کی بدبو پائیں اس سے پرہیز کریں ◎ اپنے پاس کتب رکھیں تاکہ بوقت ضرورت لوگوں کو اصل حوالے دکھانے والے ہوں۔

◎ لٹریچر تقسیم کریں۔ (منقول از بدر جلد نمبر ۶، ۴ صفحہ نمبر ۶ مورخہ ۳ ر اکتوبر ۱۹۰۷)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء کے موقع پر اپنے روح پرور خطاب میں تبلیغ کی اہمیت اور ہر احمدی کو داعی الی اللہ بننے اور بیعتوں کیلئے عہد لینے کی پرزور تحریک فرمائی۔ اس ضمن میں حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا :۔

"ہر شخص یہ عہد کرے کہ وہ سال بھر میں کم از کم ایک بھولی بھٹکی روح کو آستانہ الٰہی کی طرف کھینچنے کا موجب بنے گا بلکہ میں سمجھتا ہوں اب ہمیں اس سے بھی آگے قدم بڑھانے کی ضرورت ہے اور ہماری جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ ایک کی بجائے کم از کم دس نئے افراد کو احمدیت میں شامل کرنے کی کوشش کرے اگر کسی سال وہ اپنے اس عہد کو پورا کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے تو کم سے کم اس کا اتنا فائدہ تو ضرور ہو گا کہ اُسے اپنے نفس میں شرم محسوس ہوتی رہے گی اور وہ کوشش کرے گا کہ میں دوسرے سال ہی اپنی اس کمی کو پورا کروں بلکہ پہلے سے دگنے آدمیوں کو پیغام حق پہنچا کر اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو جاؤں پس یہ چیز نہایت اہم ہے اور ہماری جماعت کے افراد کو اسے ایسا ہی ضروری سمجھنا چاہیئے جیسے چندہ کو ضروری سمجھا جاتا ہے بلکہ چندے سے بھی زیادہ زور دوستوں سے یہ عہد لینے اور پھر اس عہد کو پورا کروانے پر صرف کرنا چاہیئے کیونکہ چندہ تو بسا اوقات گھر کے تمام افراد میں سے صرف ایک شخص دیتا ہے جو کمانے والا ہوتا ہے لیکن اشاعت حقّہ ایک ایسی چیز ہے جو کسی ایک شخص کا نہیں بلکہ جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے اور پھر آجکل تو خصوصیت سے اس پر زور دینے کی ضرورت ہے۔"

(روح پرور خطاب حضرت مصلح موعودؓ جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء)

اس دور میں بھی جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ ہمارے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی ہمارے سامنے داعی الی اللہ بننے کی تحریک رکھی ہے۔ حضور اقدس اپنے آغاز خلافت سے ہی بار بار اپنے خطبات اور متعدد خطابات جلسہ سالانہ کے ذریعہ جماعت کو داعی الی اللہ بننے کی پرزور تلقین فرما رہے ہیں۔ اپنے پیارے امام کی خواہش کی تکمیل میں ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ وہ داعی الی اللہ بننے کی پوری کوشش کرے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک مرتبہ فرمایا۔

"ہر احمدی جس تک میری یہ آواز پہنچتی ہے وہ خود اپنا نگران بن جائے اور خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ عہد کرے کہ میں نے سال کے اندر اندر ایک احمدی ضرور بنانا ہے اور دُعا کرے تو یہ امر کچھ مشکل نہیں"

نیز فرمایا

"جب تک ہر احمدی نوجوان مبلغ نہیں بن جاتا اس وقت تک اسلام کی فتح کی باتیں کرنے کا ہمیں کوئی حق ہی نہیں، ہر احمدی جوان کو ہی نہیں ہر احمدی بوڑھے کو بھی مبلغ بننا پڑے گا ہر احمدی عورت کو بھی مبلغ بننا پڑے گا ہر احمدی بچّے کو بھی مبلغ بننا پڑے گا۔"

احباب جماعت جرمنی کو خصوصی طور پر تبلیغ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک خطبہ جمعہ میں حضور اقدس نے فرمایا :-

"آپ کو اگر تبلیغ کرنی نہیں آتی تو کوئی بات نہیں آپ پیغام تو دے سکتے ہیں آپ کے پیغام کے پیچھے فکر اور جذبہ تو پیدا ہو سکتا ہے اس کے ساتھ ساتھ آپ دُعائیں تو کر سکتے ہیں پس پیغام دیں دُعائیں کریں اللہ تعالیٰ آپ کو خود تبلیغ کی راہیں سکھائے گا خود مسائل سمجھائے گا۔ آپ کی مشکلات کو سلجھائے گا سب طاقت خدا کی ہے آپ سب کو اسلام کی تبلیغ کا فریضہ بطریق احسن ادا کرنے کی حتی المقدور کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔"

(خطبہ جمعہ بمقام آخن جرمنی ۳ ستمبر ۱۹۸۲ء)

تبلیغ کس طرح کریں ؟ اس ضمن میں چند ضروری گذارشات یہ ہیں کہ

- چند جرمنوں کو دوست بنائیں ان کے لئے حق قبول کرنے کی دُعا پرسوز طریق پر شروع کر دیں۔ حضور اقدس کی خدمت میں ان کے لئے دُعا کی درخواست پر مشتمل لگاتار خطوط لکھیں۔ اپنی نیک صحبت اور پُر حکمت گفتگو کے ساتھ ان کے دلوں میں اسلام و احمدیت کا نور اتارنے کی کوشش کریں خدا تعالیٰ ان کے دلوں کو بدلے گا۔

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زور دُعا دیکھو تو

- نماز تہجد میں خصوصیت کے ساتھ درد دل سے دُعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ کامیاب تبلیغ کی توفیق عطا فرمائے اور بہتر اور بابرکت نتائج پیدا کرے۔ آمین۔

اگر آپ اپنے کسی دوست کو احمدیت کا پیغام دینا چاہتے ہیں تو آپ موقع و محل کی مناسبت سے اُسے کیا بتائیں گے۔ یہ کہ :-

◎ جماعت کس نے بنائی یعنی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام سے تعارف کرائیں ◎ جماعت احمدیہ کب بنی اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہؑ نے دنیا کو کیا پیغام دیا ◎ پرانے نوشتوں میں یہ پیشگوئی موجود ہے کہ آخری زمانہ میں اس اس طرح کا ایک مصلح پیدا ہو گا۔ ان پیشگوئیوں کا آپ ذکر کریں قرآن کریم، حدیث اور دیگر کتب کا آپ ذکر کریں ◎ یہ بات ثابت کریں کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہؑ ہی ان پیشگوئیوں کے مصداق ہیں ◎ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہؑ کا خدا سے تعلق اور لوگوں کو خدا کی طرف بلانے کے سلسلہ میں کی جانے والی عظیم جد و جہد کا ذکر کریں ◎ جماعت کی ترقی کے متعلق پیشگوئیاں اور ان کا پورا ہونا ◎ جماعت کی موجودہ پوزیشن اور تبلیغ دین کا وسیع سلسلہ مساجد، مشن ہاؤسز اور لٹریچر وغیرہ کی اشاعت۔

- داعیان الی اللہ کو اپنے زیر تبلیغ افراد کو اپنے گھروں میں دعوت دے کر تبلیغی نشستوں کا انعقاد کرتے رہنا چاہیئے۔ جرمن تبلیغی کیسٹ نمبر ۱، نمبر ۲ نیز عربی اور ترکی زبانوں میں تیار شدہ تبلیغی کیسٹوں سے بھی بھرپور فائدہ اٹھایا جائے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری حقیر کوششوں اور تبلیغی مساعی میں بہت برکت ڈالے۔ اسلام و احمدیت کا پیغام احسن رنگ میں پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہمیں کامیاب داعی الی اللہ بنائے اور ہمیں اپنے پیارے آقا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی توقعات پر پورا اترنے کی توفیق سے نوازے۔ آمین۔

حضرت چوہدری محمد عبد اللہ خانصاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ کراچی نے اپنی تقریر میں ذکر کیا کہ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیالؓ (اپنے خسر) کو ان کی وفات کے بعد میں نے خواب میں دیکھا۔ ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا سلوک کیا ہے۔ تو کہنے لگے کہ تبلیغ اور چندہ کے بارے میں مجھ سے پوچھا گیا (روایت از سید سعید خالد صاحب، صفحہ ۲۸۶-۲۸۷) شعبہ تبلیغ

مقالہ خصوصی
م-ا-د

صدرِ مملکت کی حقیقت بیانی

پاکستان کے صدرِ مملکت جناب غلام اسحٰق خاں نے پچھلے دنوں حقیقت بیانی سے کام لیتے ہوئے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ پاکستان کے مسلمان زبانی کلامی تو اسلام کا دم بہت بھرتے ہیں لیکن اسلام کی حسین اور دل موہ لینے والی تعلیم پر عمل پیرا ہونے سے اس درجہ گریزاں ہیں کہ قیام پاکستان پر ۴۵ سال یعنی قریباً نصف صدی گزرنے کے باوجود وہ اپنے اجتماعی وجود کو اسلامی قالب میں نہیں ڈھال سکے ہیں۔ چنانچہ روزنامہ جنگ لندن نے صدرِ مملکت کی اس حقیقت بیانی کو سراہتے ہوئے اپنے اداریہ میں لکھا:۔

”صدر غلام اسحٰق خاں نے کہا ہے کہ ہم اٹھتے بیٹھتے اپنے ملک کے اسلام کا قلعہ ہونے کا راگ تو الاپتے رہتے ہیں لیکن آج تک ہم اپنے اجتماعی وجود کو اسلامی قالب میں نہیں ڈھال سکے۔ پیر کے روز (یعنی ۴ مئی ۱۹۹۲ء کو) کمپیوٹر کے ذریعہ قومی شناختی کارڈ کے اجراء کے پروگرام کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے صدر نے کہا کہ قومی شناخت کے لئے جغرافیائی، سیاسی اور طرزِ معیشت کے حوالے بھی اپنی جگہ اہم ہیں لیکن ہماری اصل شناخت کا خمیر اسلام سے اٹھتا ہے اور جب تک ہم پورے معاشرے کے ظاہر و باطن کو اسی خمیر کے دلکش رنگ میں نہیں رنگ لیتے انفرادی شناختی کارڈ کے باوجود ہماری قومی شناخت امتیازی اور انفرادی شان کو ترستی رہے گی“ —————— (روزنامہ جنگ لندن ۹، ۱۰ مئی ۱۹۹۲ء صد ۳)

صدر مملکت نے اپنے خطاب میں اس انتہائی شرمناک اور قابل مذمت صورتِ حال پر بھی بطور خاص تشویش کا اظہار کیا کہ قومی شناختی دستاویزات سراسر غیر قانونی اور ناجائز طریقہ سے غیر ملکی باشندوں کے نام جاری کر دی جاتی ہیں اور اس طرح اس کے نتائج و عواقب کی پروا کئے بغیر پاکستانی شہری ہونے کی سند انہیں عطا کر دی جاتی ہے۔ روزنامہ جنگ لندن نے صدر مملکت کی اس تشویش پر اظہار خیال کرتے ہوئے اپنے اداریہ میں مزید لکھا:۔

”ایک اسلامی مملکت کے سربراہ کی حیثیت سے صدر غلام اسحٰق خان کی یہ تشویش بالکل بجا ہے کہ ہم اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود ابھی تک اپنی حقیقی یعنی اسلامی شناخت کا احساس دلانے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ غور کیا جائے تو قومی اور ملکی شناخت کے عمل میں ہمارے اداروں کی نااہلی، بدعنوانی اور اپنے فرائض سے غفلت کا بنیادی سبب بھی یہی ہے کہ ان اداروں کے اہل کاروں کو پاکستان کی حقیقی عظمت و احترام کا احساس نہیں۔ وہ اس بات کا بھی احساس نہیں رکھتے کہ ایک مسلمان ملک کے اتنے اہم شعبے کے اہلکار ہونے کی حیثیت سے رشوت لینا تو درکار رشوت کا تصور بھی ان کے لئے درست نہیں ہے…
لیکن ہمارے اربابِ اقتدار و اختیار کو معاملہ کے اس شرمناک پہلو پر بھی غور کرنا چاہیئے کہ ان سرکاری اہلکاروں کو بدعنوان اور بددیانت بنانے میں ہمارے انہی اربابِ اقتدار و اختیار کا ہاتھ رہا ہے جو انتخابات میں کامیابی کے لئے دنیا کا بڑے سے بڑا غلط کام کرتے کو بھی عوامی خدمت کا نام دیتے ہیں۔ قتل، اغوا اور ڈکیتی کے مرتکب افراد کو بیک جنبش قلم جیلوں سے نکال کر قانون کا منہ چڑاتے ہیں اور شریف لوگوں کی جان و مال سے کھیلنے کے لئے انہیں آزاد چھوڑ دیتے ہیں۔
اب تو انتخابات کے موقع پر ہزاروں کی تعداد میں جعلی شناختی کارڈوں کی تیاری وغیرہ کے واقعات بھی ہماری تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں۔ بھارت اور دوسرے ملکوں سے آنے والوں کو فی الفور شناختی کارڈ اور پاسپورٹ بنوا کر دینے کا دھندا بھی لاہور سے کراچی تک کھلے بندوں چل رہا ہے اور سرکاری رپورٹوں کے مطابق اب تک لاکھوں غیر ملکی ہمارے ملک کے شناختی کارڈ اور پاسپورٹ بنوا کر اندرونِ ملک اور ملک سے باہر اپنی پسند کے دھندوں میں مصروف ہیں حتیٰ کہ ایسے افراد بارہا منشیات، اسلحہ اور دوسری خطرناک چیزوں کی سمگلنگ میں بھی ملوث پائے گئے ہیں“ —————— (روزنامہ جنگ لندن ۹، ۱۰ مئی ۱۹۹۲ء صد ۳)

اس تمام تر افسوسناک صورت حال کی اصل وجہ یہ ہے کہ کیا صاحبانِ اقتدار، کیا عوام اور کیا سرکاری اداروں کے اہلکار سب ہی اسلام اسلام کی رٹ لگانے کے باوجود اسلام پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ان کا عمل نہ صرف یہ کہ اسلامی تعلیم کے معیار پر پورا نہیں اترتا بلکہ اس کے سراسر برخلاف اور اُلٹ ہے۔
سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب کوئی بھی اسلام کو اپنے روزمرہ کے معمولات اور انفرادی و اجتماعی زندگی کے معاملات میں عملاً نافذ کرنے اور اسلامی تعلیم کو صحیح معنوں میں عملی جامہ پہنانے میں مخلص نہیں ہے تو پھر اسلامی نظام کے مطالبہ کو شدّ و مدّ کے ساتھ بار بار کیوں دہرایا جاتا ہے اور اسلام اسلام کی رٹ لگا کر اسلامی نظام کے ساتھ وابستگی کا ڈھونگ کیوں رچایا جاتا ہے؟ اس کی وجہ جیسا کہ ڈاکٹر اقبال مرحوم کے فرزند جناب جسٹس (ریٹائرڈ) جاوید اقبال نے حال ہی میں کہا ہے یہ ہے کہ ایسا محض سیاسی اغراض کے تحت کیا جاتا ہے تاکہ اسلام کے مقدس نام کی آڑ میں در پردہ مذموم سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے راہ ہموار کی جائے اور اسلام اسلام کا شور مچانے کے باوجود اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کے قریب بھی نہ پھٹکا جائے۔ چنانچہ جناب جسٹس جاوید اقبال نے ۲۱ اپریل ۱۹۹۲ء کو

یوم اقبال کی تقریب منعقدہ لاہور سے خطاب کرتے ہوئے اس ضمن میں فرمایا :-

"سوال یہ ہے کہ کیا پاکستان کے قیام کے بعد ہم نے اسلام کو اس ملک میں مثبت انداز میں استعمال کیا ہے ؟ جب (پہلے پہل اس ملک میں ۔ ناقل) اسلام کو سیاسی حوالہ سے استعمال کیا گیا وہ انٹی قادیانی تحریک تھی ۔ اس کے پیچھے مقصد یہ تھا کہ کسی نہ کسی طرح خواجہ ناظم الدین کی حکومت ختم کی جائے ۔ نتیجۃً پہلا مارشل لا سکندر مرزا کا نافذ ہوا ..... چنانچہ اسلام کی یہ تحریک سیاسی مقاصد کے لئے استعمال ہوئی ۔

(انہوں نے کہا) بھٹو شاہی کے اختتام پر نظام مصطفےٰ کی تحریک چلی جس میں ایسی پارٹیاں بھی شامل ہوئیں جو سیکولر تھیں ۔ اس تحریک کا مقصد بھی مرحوم بھٹو کی حکومت کا خاتمہ تھا ۔ چنانچہ اس تحریک میں بھی اسلام سیاسی مقصد کے لئے استعمال ہوا اور ملک میں مارشل لا لگا ۔ (انہوں نے کہا) جنرل ضیاء الحق کے دور میں وفاقی شرعی عدالت اور حدود آرڈیننس کی صورت میں اسلام کے تحفے ملے ۔ مگر وفاقی شرعی عدالت کے جج ہر فیصلہ انتظامیہ کی گود میں بیٹھ کر کرتے ہیں کیونکہ وفاقی شرعی عدالت کا کسی کو بھی جج بنایا جاسکتا ہے ۔ اس عدالت کے جج صاحبان آزاد نہیں اور انتظامیہ کے ہاتھ میں ان کی جان ہے ۔ عدلیہ کی آزادی کا تصور غیر اسلامی ممالک میں تو موجود ہے مگر اسلام کے لئے قائم وفاقی شرعی عدالت میں ایسا تصور نہیں ہے ...... (انہوں نے کہا) ہم اسلام کا نعرہ لگا کر قومیتوں کے چکر میں پڑ رہے ہیں چنانچہ ہمارے ہاں اسلام کا استعمال مثبت طریقہ سے نہیں کیا جارہا ۔ جو اسلام یہ نافذ کر رہے ہیں وہ ایسا نہیں جو دلوں کو جوڑتا ہو بلکہ یہ تو منافرتیں پیدا کرتا ہے ۔" ______ (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۲ اپریل ۱۹۹۲ء صـ۱۱ کالم ۳)

سیاسی اغراض کے تحت اسلام کا پر جوش نعرہ لگاتے اور اسلامی نظام کے نفاذ کا بڑھ چڑھ کر مطالبہ کرنے کے باوجود اسلامی تعلیم کے کسی پہلو پر بھی دل سے عمل نہ کرنے بلکہ اس کے برخلاف اعمالِ قبیحہ کا ڈنکے کی چوٹ مظاہرہ کرنے ہی کا یہ نتیجہ ہے کہ قول و فعل میں تضاد کی خلیج بڑھتی اور پھیلتی چلی جارہی ہے ۔ فحاشی، آبروریزی، سمگلنگ، چور بازاری، ذخیرہ اندوزی، ناجائز منافع خوری، ڈاکہ زنی، قتل و غارت گری، منشیات کے استعمال کی فراوانی، رشوت ستانی، بدعنوانی، سیاسی ہیرا پھیری، ہارس ٹریڈنگ اور اسی قسم کی دوسری برائیاں جنگل کی آگ کی طرح پھیلتی چلی جارہی ہیں ۔ نتیجہ یہ ہے کہ پاکستانی قوم کے ساتھ اسلام بھی دنیا میں بدنام ہو رہا ہے ۔ اگر پاکستان کے خواص و عوام اسلام کی تعلیم پر کماحقہ عمل کرنے پر آمادہ نہیں ہیں اور سراسر خلافِ اسلام اعمال و اطوار سے باز آنے کے لئے تیار نہیں ہیں تو خدارا وہ اسلام کا نعرہ لگانا اور اسلامی نظام کا نام لینا بند کردیں اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کم از کم اسلام تو دنیا میں بدنام ہونے سے بچ جائے گا ۔ اگر وہ اس سے باز نہ آئے تو دنیا ان کے اعمال قبیحہ کا ذمہ دار اسلام کو ٹھہرانے لگے گی اور اس سے بڑھ کر اسلام پر اور کوئی ظلم نہ ہوگا اور اس ظلم کے ذمہ دار مسلمان خود ہوں گے ۔

اے کاش مسلمانوں کی آنکھیں کھلیں اور وہ صحیح راہِ عمل اختیار کرکے اسلام کی بدنامی کی بجائے اس کی نیک نامی کا موجب بنیں ۔ آمین ۔

ناگفتہ بہ حالت اور ایک دُعا

دیارِ پاک میں امن و اماں کا نام نہیں
وہ صبح صبح نہیں ہے وہ شام شام نہیں

کسی شریف کی عزّت کا احترام نہیں
کسی کے ذہن میں اسلام کا پیام نہیں

خدا کے نام سے بیزاریاں معاذ اللہ
منافقانہ وفاداریاں معاذ اللہ

وطن کے پیشِ نظر مسئلے ہیں پیچیدہ
مگر ہیں اہلِ وطن سازشوں کے گرویدہ

خرد ہے محوِ تغافل شعور خوابیدہ
کسی کا کوئی عمل بھی نہیں ہے سنجیدہ

دیارِ پاک پریشانیوں کا مسکن ہے
بھری بہار میں ویرانیوں کا مسکن ہے

کسی کے دل میں تڑپ مسندِ وزارت کی
کسی کے دل میں حسیں آرزو سفارت کی

کرے تو کون کرے فکر ملک و ملّت کی
یہاں تو دوڑ لگی ہے حصولِ دولت کی

کوئی سنہری اصولوں سے بہرہ مند نہیں
یہاں کسی کو بھی جمہوریت پسند نہیں

بدل کے بھیس غزالی کا اور رازی کا
لبادہ اوڑھ کے تقدیس و پاکبازی کا

لبوں پر ذکر لئے شانِ بے نیازی کا
یہ کام کرتے ہیں دن رات فتنہ سازی کا

انہی کے دم سے وطن میں فساد ہوتے ہیں
یہ کاروبار بصد اعتماد ہوتے ہیں

خدائے پاک سے آؤ دُعا کریں مل کر
بصد خلوص یہی التجا کریں مل کر

کریں جو کام بنامِ وفا کریں مل کر
مزاجِ قوم کو حق آشنا کریں مل کر

مزاجِ قوم اگر آشتی میں ڈھل جائے
دیارِ پاک کی تقدیر ہی بدل جائے

طفیل ہوشیارپوری (بحوالہ نوائے وقت لاہور ۱۲ مئی ۱۹۹۲ء صـ۱۱)

پاکستان میں

فرقہ داریت کا عذاب

مسعود احمد خان

قائدِ اعظم کی رحلت کے بعد سے پاکستان کی معاشرتی اور قومی زندگی کے ہر پہلو اور ہر شعبہ میں فساد و بگاڑ کا زہر آہستہ آہستہ سرایت کرتا رہا ہے اور اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ قریباً ہر شعبہ ہی ابتری کا شکار ہو کر ایک عبرتناک منظر پیش کر رہا ہے۔ اَور تو اَور فرقہ داریت کی وبا نے انتہائی خوفناک شکل اختیار کر کے ساری قوم کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ اس وبا نے بلائے درماں کا روپ دھار کر جو قیامت ڈھائی ہے اُس پر روزنامہ "نوائے وقت" لاہور کے ایک مضمون نگار کلیم اختر صاحب نے بہت فکرمندی اور تشویش کا اظہار کیا ہے۔ وہ اپنے مضمون بعنوان "پاکستان میں فرقہ داریت کا بڑھتا ہوا ناسور" کے آغاز میں فرقہ داریت کے بڑھتے ہوئے رجحان کی وجہ سے پیدا ہونے والی انتہائی افسوسناک صورتِ حال کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

"گذشتہ چند سالوں سے پاکستان میں فرقہ داریت کا عذاب شدت سے بڑھتا چلا آ رہا ہے اور اس مسئلہ کو حکومت اور عوام دونوں نے سنجیدگی سے لیا ہے۔ اس اسلام اور وطن دشمن رجحان کو ختم کرنے کی کوششیں بھی ہوئی ہیں مگر یہ بات انتہائی دکھ اور افسوس کے ساتھ لکھی جا رہی ہے کہ حکومتی اور عوامی دونوں سطحوں کی یہ کوششیں کوئی مثبت نتائج برآمد نہیں کرا سکی ہیں اور اب نوبت یہاں تک آ گئی ہے کہ امن و امان کو قائم رکھنے کے لئے فسادات سے متاثرہ علاقوں میں کرفیو کا نفاذ کرنا پڑتا ہے جو کسی صورت بھی خوش آئند نہیں ہے۔"

(نوائے وقت ۹ ر اپریل ۱۹۹۲ء ـــــ ملّی ایڈیشن کا صفحہ اول)

اس کے بعد انہوں نے اس اہم امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ پاکستان مسلمانانِ برصغیر کے ناقابلِ تسخیر اتحاد کی بدولت ہی معرضِ وجود میں آیا تھا اور وہ اس ناقابلِ تسخیر اتحاد کی بدولت ہی قائم و برقرار رہ کر ترقی کے منازل طے کر سکتا ہے چنانچہ وہ اس امر کا اشارۃً ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں :۔

"پاکستان کے قیام کی سب سے بڑی وجہ اسلامیانِ ہند کا بلا امتیاز فرقہ بندی کے اتحاد و اتفاق تھا اور انہوں نے یک جان اور یک زبان ہو کر یہ ثابت کر دیا تھا کہ وہ ایک ہی ملّت کے فرد ہیں۔ ایک ہی خدائے عظیم و برتر کے ماننے والے، ایک ہی رسولِ اکرمؐ کی امّت اور ایک ہی قرآن حکیم کے ماننے والے ہیں۔ چنانچہ اسی اتحادِ ملّت نے اُنہیں حریف طاقتوں کے سامنے ایک سیسہ پلائی دیوار کی مانند کھڑا کر دیا تھا اور برطانوی حکومت اور ہندو کانگریس کو مطالبۂ پاکستان تسلیم کرنا پڑا تھا۔

تحریک پاکستان کے دوران اغیار طاقتوں نے اسلامیانِ ہند کی اس جمعیت کو پریشان کرنے کے لئے بے حد سازشیں کیں مسلمانوں کے اندر کئی جماعتیں بنا دیں اور روپے کی ریل پیل کر کے فرقہ پرستی کو بھی ہوا دی لیکن قائدِ اعظم محمد علی جناح کی مومنانہ بصیرت اور بے لوث قیادت کے سامنے کسی کا بھی چراغ نہ جل سکا اور ہندی مسلمان مستانہ اور دیوانہ وار قائدِ اعظم محمد علی جناح کے گرد جمع ہوتے چلے گئے چنانچہ ہم کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے تمام مسالک کے ماننے والے امّتِ مسلمہ کے سانچے میں ڈھل گئے۔ آل انڈیا مسلم لیگ میں ہر فرقہ کے ماننے والے تھے مگر سب ایک تھے۔"

حیرت ہے کہ صاحبِ مضمون نے اہلِ پاکستان کے ناقابلِ تسخیر اتحاد کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے مولویوں کے ایک ایسے نام نہاد اتحاد کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھا ہے جو اتحاد کی بجائے قومی زندگی میں نفاق و افتراق کا بیج بونے کا موجب بنا اور آج قوم اُس بیج سے اُگنے والی نااتفاقی، باہمی کٹا چھنی اور روز بروز بڑھنے والی باہمی دشمنی کی فصل کاٹ رہی ہے۔ چنانچہ قائدِ اعظم کے قائم کردہ حقیقی اتحاد کے ساتھ ساتھ وہ اس نام نہاد اتحاد کو بھی سراہتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

"تحریک ختم نبوت کے دنوں میں بھی مسالک کے علمائے کرام ایک جگہ نماز پڑھتے تھے اور ایک امام کے پیچھے پڑھتے تھے۔ اُس وقت اتحادِ ملّت اسلامیہ کا روح پرور منظر ہوا کرتا تھا اور آج ہم یہ پوچھنے کی جسارت کریں گے کہ وہ اتحادِ ملّت اسلامیہ جو ان ایام میں تھا اب کہاں ہے؟ وہ عالمانِ دین کہاں ہیں جو تحریک پاکستان اور تحریک ختم نبوت میں شانہ بشانہ چلتے تھے اور ملک کے کسی حصّہ میں فرقے دارانہ فساد نہ ہوتا تھا؟"

کلیم اختر صاحب نے اپنے مضمون کے مندرجہ بالا اقتباس میں دو اتحادوں کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے ایک مسلمانانِ برصغیر کا وہ اتحاد تھا جو قائدِ اعظم کی فراست کی بدولت تحریک پاکستان کے وقت دیکھنے میں آیا اور دوسرا علماء کہلانے والوں کا وہ گٹھ جوڑ تھا جو تحریک ختم نبوت کے دوران ابھر کر سامنے آیا۔ ان میں سے

اول الذکر حقیقی اتحاد تھا جو علماء کی مخالفانہ کوششوں کے علی الرغم معرض وجود میں آیا تھا اور موخر الذکر کی حیثیت اُنہی علماء کے گٹھ جوڑ کے باعث نام نہاد اتحاد سے زیادہ نہ تھی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ برصغیر کے مسلمانوں کے مابین جو حقیقی اتحاد قائد اعظم نے علماء کہلانے والوں کی شدید مخالفت کے باوجود قائم کر دکھایا تھا وہ حصولِ پاکستان کے بعد قائد اعظم کی آنکھیں بند ہوتے ہی کیوں پارہ پارہ ہو گیا اور فرقہ وارانہ اختلافات نے دوبارہ اُبھر کر مختلف فرقوں کو کیوں ایک دوسرے کا دشمن بنا دیا؟ اس کی ایک ہی وجہ ہے اور وہ یہ کہ تحریک پاکستان کے وقت قائد اعظم نے جو اتحاد قائم کیا تھا وہ ایک مثبت مقصد کی خاطر قائم کیا تھا۔ قائد اعظم کی وفات کے بعد اتحاد و اتفاق کے لئے جو کوششیں کی گئیں وہ کی تو گئیں اتفاق ہی کے نام پر لیکن چونکہ سراسر منفی مقاصد سامنے رکھ کر کی گئی تھیں اس لئے وہ بالبداہت افتراق کا بیج بونے پر منتج ہوئیں اور آگے چل کر اُن ہی کی وجہ سے افتراق کا ایسا دروازہ کھلا کہ جسے بند کرنا اب کسی کے بس میں نہیں ہے۔ قوم کا سمجھ دار اور باشعور طبقہ اسے زبان سے تسلیم کرے یا نہ کرے لیکن اُس کا دل ضرور اس بات کی گواہی دے گا کہ افتراق کا بیج اُس وقت بویا گیا جب ۱۹۵۳ء میں پرانے کانگریسی علماء نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا مطالبہ کر کے جھوٹے پراپیگنڈے کے بل پر عوام کے ذہنوں کو ان کے خلاف مسموم کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ انہوں نے افتراق کا یہ شوشہ تحریک ختم نبوت کے نام پر چھوڑا لیکن فی الاصل یہ ختم اتحاد کی تحریک تھی کیونکہ احمدی بھی عقیدۂ ختم نبوت کے دل سے قائل ہیں اور وہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور آپ کی لائی ہوئی شریعت کے تاقیامت جاری وساری اور موثر رہنے پر دل سے ایمان رکھتے ہیں اور آنحضور ہی کا امتی ہونے کو اپنی نجات کا موجب سمجھتے ہیں۔

پھر احمدی اپنی انفرادی حیثیت میں پاکستان کی جدوجہد میں شامل ہونے کے باعث مسلمانانِ برصغیر کے اُس ناقابل تسخیر اتحاد کا ایک اہم حصّہ تھے جسے قائد اعظم نے اپنی مثالی فراست سے قائم کیا تھا۔ وہ دوسرے مسلمانوں کے شانہ بشانہ مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہو کر حصولِ پاکستان کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کر رہے تھے۔ قائد اعظم نے احمدیوں کو مسلم لیگ میں شامل رکھا اور انہیں مسلم لیگ کی رکنیت سے محروم کرنے کے سلسلہ میں سابق کانگریسی مولویوں کی کسی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیا۔ قائد اعظم اچھی طرح جانتے تھے کہ یہ معاملہ احمدیوں تک ہی نہیں رکے گا بلکہ احمدیوں کے بعد دوسرے مسلمان اقلیتی فرقوں کے متعلق بھی یہی مطالبہ زور شور سے اُٹھے گا اور قومی اور ملکی سطح پر جو اتحاد میں نے بڑی محنت سے قائم کیا ہے وہ دیکھتے ہی دیکھتے بکھر کر رہ جائے گا۔ چنانچہ آپ کی وفات کے پچیس چھبیس سال بعد ایسا ہی ہوا۔ ۱۹۷۴ء میں مولویوں کو اکسا کر احمدیوں کو قانوناً غیر مسلم قرار دینے کی دیر تھی کہ نفاق و افتراق کا دروازہ چوپٹ کھلے بغیر نہ رہا۔ چنانچہ چند ہی سال بعد مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرز پر کئی اَور فرقہ وارانہ تنظیمیں معرضِ وجود میں آگئیں۔ اور اب نوبت باہم کٹا چھنی اور قتل وغارت گری تک پہنچ چکی ہے اور حد یہ ہے کہ اس خونریزی کی زد میں خود عوام کو اُکسانے والے طرفین کے علماء آئے ہوئے ہیں۔ اب تک مختلف فرقوں کے متعدد علماء قتل ہو چکے ہیں اور قتل وغارت گری کا یہ سلسلہ ہے کہ ختم ہونے میں نہیں آرہا۔ یہ خونچکاں صورتِ حال اہل دانش کے لئے انتہائی تشویش کا باعث بنی ہوئی ہے۔ چنانچہ روزنامہ "نوائے وقت" اپنے ۹ اپریل ۱۹۹۲ء کے ایک ادارتی نوٹ (بعنوان "عالم دین کا قتل!") میں گہری فکر مندی کا اظہار کرتے ہوئے رقم طراز ہے:-

"عید کے روز دو مذہبی گروہوں کے درمیان فائرنگ کے نتیجہ میں انجمن سپاہ صحابہ لیہ کے صدر قاری سعید کو قتل کر دیا گیا اور تین افراد شدید زخمی ہو گئے۔ ملک میں مذہبی تفرقے اور کشیدگی کی فضا ایک عرصہ سے چلی آرہی ہے اور انجمن سپاہ صحابہ اور تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے علاوہ دیگر مکاتب فکر کے کئی علماء بھی اس کشیدگی کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔ علامہ عارف الحسینی، علامہ احسان الٰہی ظہیر، مولانا حق نواز جھنگوی اور دیگر کئی علماء کے قتل کے بارہ میں یہ تاثر عام ہے کہ یہ مذہبی محاذ آرائی کا نتیجہ تھا۔ مگر یہ افسوسناک امر ہے کہ مختلف مکاتب فکر نے اس سے کوئی سبق نہیں سیکھا اور آئے روز قتل و غارت گری کے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ چند روز قبل مولانا اثیر جاڑہ بھی قتل ہوئے ہیں"

حقیقت یہ ہے کہ جب تک اتحاد کو پارہ پارہ کرنے والی سیاسی نوعیت کی فرقہ وارانہ تنظیموں اور تحریکوں کا سلسلہ بند نہیں ہوگا اور ان کے بار بار اُبھرنے کا مستقل طور پر سدباب نہیں کیا جائے گا اور مذہبی جماعتوں کو اپنی سرگرمیاں لوگوں کی اخلاقی و روحانی تربیت تک محدود رکھنے کا پابند نہیں بنایا جائے گا اور قائد اعظم کے اس محکم اصول کو دائمی پالیسی کے طور پر نہیں اپنایا جائے گا کہ حکومت کی نگاہ میں ہر وہ شخص مسلمان ہے جو اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا اور کہتا ہے اُس وقت تک تحریک پاکستان والا حقیقی اتحاد دوبارہ قائم نہیں ہو سکے گا۔ "فرقہ واریت کے عذاب" سے نجات کی اس کے سوا اَور کوئی راہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دُعا ہے کہ وہ حکومت کے سربرآوردہ حضرات اور دیگر اہل ملک کو عقل اور سمجھ سے کام لینے اور گہری حکمت پر مبنی قائد اعظم کے محکم اصولوں کو از سر نو اپنانے اور قوم و ملک کو فرقہ وارانہ جذبات کو ابھارنے والوں کی چیرہ دستیوں سے محفوظ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"راستباز بنو اور تقویٰ اختیار کرو تا بچ جاؤ۔ آج خدا سے ڈرو تا اُس دن کے ڈر سے امن میں رہو۔ ضرور ہے کہ آسمان کچھ دکھاوے اور زمین کچھ ظاہر کرے لیکن خدا سے ڈرنے والے بچائے جائیں گے"_____________ (الوصیت)

دُنیا کی لائبریریاں

مرسلہ :۔ مدثر احمد خان

دنیا کے بہت سے ممالک میں اس وقت لاکھوں لائبریریاں لوگوں کو معلومات فراہم کرنے کا ذریعہ بنی ہوئی ہیں ان میں بہت سی میونسپل لائبریریاں اور قومی لائبریریاں ہیں جہاں لوگ اپنے فارغ اوقات میں آکر مختلف کتابوں اور جرائد کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ایک جائزے کے مطابق بڑی لائبریریوں کی اکثریت ترقی یافتہ ممالک میں ہے۔

یورپ کی سب سے بڑی لائبریری برٹش لائبریری ہے یہ دنیا کی قدیم ترین لائبریریوں میں سے ایک ہے۔ اس کا سنگ بنیاد ۱۷۵۲ء میں رکھا گیا یہاں بہت سی نادر کتابوں کے علاوہ بہت سے رسائل و جرائد بھی تھے۔ ان کی تعداد ۵٫۶ ملین سے زائد تھی لیکن اس لائبریری کو اس وقت ناقابل تلافی نقصان پہنچا جب دوسری جنگ عظیم (۱۹۳۹ء تا ۱۹۴۵ء) جرمن فضائیہ کی بمباری سے اس لائبریری کی بہت سی نادر کتب تباہ ہوگئیں ان حملوں کی وجہ سے لائبریری کی عمارت کو بھی بہت نقصان پہنچا مگر اس کے بعد اس کی دوبارہ تعمیر ہوئی۔ یہاں کتابوں کی تعداد کو بڑھایا گیا اور حالیہ اعداد و شمار کے مطابق یہاں اب ۹ ملین سے زائد کتب ہیں۔

یورپ کی دوسری بڑی لائبریری نیشنل لائبریری ہے۔ یہ فرانس میں واقع ہے۔ یہ اپنی نادر کتب کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔ یہاں ۸ ملین کے قریب کتب موجود ہیں۔ متحدہ جرمنی کے دارالحکومت برلن میں دنیا کی ایک قدیم ترین لائبریری موجود ہے۔ یہ ۱۶۵۹ء میں قائم ہوئی۔ اس لائبریری میں اس وقت ۳ ملین کے قریب کتب موجود تھیں۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد ۱۹۴۷ء میں اس لائبریری کو جرمنی کی مشہور یونیورسٹی برلن یونیورسٹی میں شامل کر دیا گیا۔ پھر یہاں کتب کی تعداد بھی بڑھائی گئی اور یہاں اس وقت ۸ ملین کے قریب کتب موجود ہیں۔ جرمنی کی بڑی دس لائبریریوں میں اس وقت یونیورسٹی کی لائبریری بھی بہت مشہور ہے۔ یہاں کتب کی تعداد ۱۰ ملین کے قریب ہے۔ شمالی امریکہ کے مشہور ملک کینیڈا میں بھی اس وقت بہت سی لائبریریاں ہیں۔ مشہور شہر ٹورنٹو کی لائبریری میں ۱۲ ملین سے زائد کتب ہیں۔ یہ دنیا کی ایسی لائبریری ہے جہاں بہت سی غیر ملکی اور متعدد زبانوں کی کتب ہیں۔ یہاں کینیڈا کی پارلیمنٹ کے بارے میں بھی بہت سی کتب ہیں۔ یہ لائبریری شمالی امریکہ کی تیسری بڑی لائبریری ہے۔ برازیل کے سب سے بڑے شہر ساؤ پولو میں بھی ایک نیشنل لائبریری ہے۔ یہ شہر اور لائبریری برازیل بلکہ جنوبی امریکہ میں سب سے بڑے ہیں۔ ساؤ پالو کی آبادی ۱۶ ملین ہے جبکہ یہاں کتب کی تعداد ۱۳ ملین ہے۔ جنوبی امریکہ کے دوسرے بڑے ملک ارجنٹائن کے دارالحکومت میں دنیا کی ایک منفرد لائبریری ہے۔ یہاں قدیم پروفیسروں اور سائنسدانوں کی کتب موجود ہیں۔ بیونس آئرس کی اس لائبریری میں ۹ ملین کتب ہیں ان میں سائنسی اور تاریخی کتب کی ایک بہت بڑی تعداد ہے ———

کام کی باتیں

- سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ تم کسی کے اُس عیب کا تذکرہ کرو جو تم میں خود موجود ہو۔
- دنیا کی مثال سانپ کی سی ہے جو چھونے پر نرم معلوم ہوتا ہے مگر اُس کے اندر زہر بھرا ہوتا ہے۔
- خوشی کے پھولوں کو زیادہ نہ سونگھو، کہیں اس سے غموں کا رس نہ ٹپکنے لگے۔
- انسان پاگل نہ ہو تو غرور کے علاوہ اُس کی ہر بیماری کا علاج ممکن ہے۔
- کسی کا دل مت دکھاؤ ہو سکتا ہے وہی آنسو تمہارے لئے عذاب بن جائیں۔
- ہمیشہ خوشی کی تمنا نہ کرو کہ ساری خوشیاں ہی خوشیاں ہوں اور غم کوئی نہ ہو، انسان ہنستے ہنستے اندر سے کھوکھلا ہو جاتا ہے۔
- کم بولنا حکمت ہے، کم کھانا صحت ہے، کم سونا عبادت ہے اور لوگوں سے کم ملنا عافیت ہے۔
- کسی سے نیکی کے وقت بدلے کی توقع نہ رکھو، کیونکہ نیکی کا بدلہ بندہ نہیں خدا دیتا ہے۔
- خلوص اور محبت روحِ حیات کا ایک ایسا ستون ہے کہ بڑے سے بڑا زلزلہ بھی اس ستون کو مسمار نہیں کر سکتا۔

مرسلہ :۔ بشریٰ نوید

BERKENROTH

پہیلیاں

پاسباں یہ عزتِ آدم کی ہے ⟷ اک نشانی قائدِ اعظم کی ہے
گر اُلٹ دو کشتیٔ بے بادباں ⟷ یا شبیہہ ساغر کی جامِ جم کی ہے

موٹر ہوں میں، موٹر نہیں ⟷ سائیکل ہوں میں سائیکل نہیں
پھر کیا ہوں میں ریل اور جہاز ⟷ بالکل نہیں، بالکل نہیں

(احسان مسعود)

گذشتہ شمارے میں شائع ہونے والی پہیلیوں کے جواب

(۱) ——— اونٹ   (۲) ——— ٹارچ

- دونوں پہیلیاں بوجھنے والے بچّوں کے نام :۔
نصرت مصطفےٰ۔
- ایک پہیلی بوجھنے والے بچّوں کے نام :۔
عمران عزیز، عثمان زاہد، نعمان عزیز، محمود اکبر الطاف، امتہ العلی زرقا، عدنان راشد امتہ الحئی، نوشاد اکبر، ریحان امجد، محمد ناصر، زریں آفتاب، لبنیٰ شیخ

جرمنی میں پہلی کسرِ صلیب کانفرنس

سالانہ مجلس شوریٰ ۱۹۹۰ء کے موقع پر ممبران مجلس شوریٰ نے کثرت رائے سے یہ تجویز پاس کی تھی کہ جرمنی میں بھی ایک کسرِ صلیب کانفرنس کا انعقاد کیا جائے چنانچہ مرکز سے منظوری کے بعد اس کی تیاریاں شروع کر دی گئیں۔ اس ضمن میں نیشنل سیکرٹری تبلیغ نے اپنے رفقاء کے ساتھ مکرم امیر صاحب جرمنی کے ساتھ متعدد میٹنگ کر کے کانفرنس کے انعقاد کا پروگرام بنایا اور مختلف انتظامی امور کا جائزہ لیا۔ نیشنل پریس سیکرٹری مکرم ہدایت اللہ ہبش نے دعوت نامہ اور اشتہار کا نمونہ تیار کر کے دیا اور مختلف اخبارات اور پریس کے اداروں کو خطوط لکھے اس کے علاوہ متعدد علمی شخصیتوں کو خطوط کے ذریعہ دعوت دی۔ اشتہارات چھپوا کر تقسیم کئے گئے مختلف ریجنوں میں بھجوائے گئے اور فرینکفرٹ میں بھی کانفرنس منعقد ہونے کی خبر کو مشتہر کیا گیا۔ چنانچہ مورخہ ۹ مئی ۱۹۹۲ء بروز ہفتہ شام سات بجے تا ۱۱ بجے فرینکفرٹ کے مشہور ہال VOLKSBILDUNGSHEIM واقع الیشن ہائمر ٹرم میں جرمنی کی پہلی کسرِ صلیب کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت مسلمہ میں مبعوث ہونے والے امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ وہ کاسرِ صلیب ہوگا جس سے مراد یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ امام مہدی کے زمانہ میں ایسے نقلی اور عقلی نیز سائنسی شواہد پیدا کر دے گا جس سے عیسائی عقائد کا باطل ہونا ثابت ہو جائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت کا عقیدہ جس پر موجودہ عیسائیت کی بنیاد ہے قرآن کریم، بائیبل اور سائنسی شواہد سے باطل ثابت ہو جائے گا چنانچہ خدا کی قدرت اور اسی قادر و توانا خدا کے تصرف کے نتیجے میں موجودہ زمانہ میں سائنسدان اور بعض محققین کا اس طرف رجحان ہوا کہ وہ جدید انکشافات کی روشنی میں اس موضوع پر تحقیق کریں کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ چنانچہ جرمنی میں پہلی کسرِ صلیب کانفرنس کے موقعہ پر ایک ایسے ہی مشہور سکالر مسٹر HOLGER KERSTEN جو مشہور کتاب "حضرت مسیح کی ہندوستان میں زندگی" کے علاوہ متعدد مضامین اور کتب کے مصنف ہیں بھی شریک ہوئے۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم عبدالشکور اسلم خان نے کی جس کا جرمن ترجمہ مکرم طارق گڈاٹ نے پڑھ کر سنایا جس کے بعد نیشنل امیر مکرم عبداللہ واگس ہاوزر نے اپنے افتتاحی خطاب میں حاضرین کو خوش آمدید کہا اور کسرِ صلیب ــــــ کی وضاحت کی اور کانفرنس کی غرض و غایت بتلائی جس کے بعد مشہور سکالر مسٹر HOLGER KERSTEN نے سلائیڈز کے ذریعہ حاضرین پر ثابت کیا کہ کفن مسیح پر جو سائنسی ریسرچ اب تک ہو چکی ہے اس سے ثابت یہی ہوتا ہے کہ حضرت مسیح زندہ اس میں لپیٹے گئے تھے۔ سلائیڈز کی مدد سے جو تقریر کی گئی اس کا عنوان تھا "کفن مسیح اور اس کے اصلی ہونے کے تازہ شواہد" اس دلچسپ ایک گھنٹہ کی تقریر کے بعد حاضرین کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی جس کے بعد خاکسار عبدالباسط طارق مبلغ برلن نے "بائیبل اور قرآن کی رو سے واقعہ صلیب کی حقیقت" کے موضوع پر تقریر کی اور قرآن کریم اور عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید کے متعدد حوالوں اور واقعاتی شہادت سے ثابت کیا کہ حضرت مسیح صلیب پر ہرگز فوت نہ ہوئے تھے اس کے بعد آخری تقریر مکرم ہدایت اللہ ہبش کی تھی جس کا عنوان تھا "مسیح کی صلیبی موت کے عقیدہ کے مشرق اور مغرب پر اثرات" جس میں مکرم ہبش صاحب نے بتایا کہ مسلمان اور عیسائی اس غلط عقیدہ کے بارے میں کیا احساس رکھتے ہیں اور اس کا ان کی عملی زندگی پر کیا اثر ہے نیز گناہ کی کیا حقیقت ہے اور اس سے رہائی کا اصل طریق وہی ہے جو قرآن کریم نے ہمیں بتلایا ہے اس کے بعد ڈھائی گھنٹہ تک سوالات کے جوابات دیئے گئے حاضرین میں بعض عیسائی منّاد بھی تھے ان کے سوالات کے جوابات مکرم ہدایت اللہ ہبش، خاکسار عبدالباسط طارق مبلغ برلن اور مسٹر HOLGER KERSTEN نے دیئے۔ کانفرنس کے دوران نیشنل سیکرٹری اشاعت مکرم فلاح الدین خان نے کتب کا سٹال لگایا ہوا تھا جس پر جرمن حاضرین نے احمدیہ لٹریچر ملاحظہ کیا اور سلسلہ کا لٹریچر حاصل کیا۔ حاضرین کی دلچسپی اس بات کا بیّن ثبوت تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بات "آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج" پوری ہو رہی ہے۔ جلسہ میں حاضرین ڈیڑھ صد کے لگ بھگ تھی جس میں ۵۰ سے زائد نوجوان جرمن تھے۔

عبدالباسط طارق، مبلغ سلسلہ ــــــــــــ برلن

احمدیّہ کرکٹ ٹیم کی شاندار کامیابی

یہ خبر کرکٹ کے شائقین کے لئے خوشی کا موجب ہوگی کہ کرکٹ کنٹرول بورڈ جرمنی کے زیر اہتمام امسال کُل جرمن نیشنل انڈور کرکٹ چیمپئن شپ (جو HANAU میں ۱۰ تا ۱۱ اپریل ۱۹۹۲ء منعقد ہوئی) احمدیہ کرکٹ ٹیم نے ۸۸ رنز کی واضح برتری سے جیتنے کا اعزاز حاصل کر لیا ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

یاد رہے کہ اس سے قبل گذشتہ سال احمدیہ کرکٹ ٹیم نے کرکٹ کی آؤٹ ڈور کُل جرمن نیشنل چیمپئن شپ بھی جیتی تھی۔ اس طرح اس حالیہ جیت کے بعد احمدیہ ٹیم کو بیک وقت نیشنل لیول کے دونوں اعزاز حاصل ہو گئے ہیں۔ اس سے قبل کسی ٹیم کو بیک وقت یہ دونوں اعزاز حاصل نہیں ہوئے۔ احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے کہ احمدیہ ٹیم کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں آئندہ پہلے سے بڑھ کر کامیابیاں عطا کرتے ہوئے احمدیت کا نام روشن کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ٹیم درج ذیل ممبران پر مشتمل ہے۔

عبدالسلام بھٹی کیپٹن، جمیل احمد، عبدالباسط چیمہ، عبدالحمید بھٹی، انیس الرحمان بھٹی، ڈاکٹر وحید احمد، طیب احمد راٹھور، سہیل اکرم، اعجاز احمد، کلیم احمد پاشا، ظہیر مقصود الحق، صدر خدام الاحمدیہ ــــــــــــ جرمنی

اخبار احمدیہ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

پورا صفحہ	۴۰۰ مارک
آدھا صفحہ	۲۵۰ مارک
کوارٹر صفحہ	۱۲۵ مارک

درخواستِ دُعا

امسال ۹ مارچ کو اہلیہ کی دائیں پسلی کی ہڈی اور دائیں کولہے (HIP) کی ہڈی کینسر کی ٹیومرز سے فریکچر ہوئیں فوری ہسپتال لے جایا گیا جہاں داخل کر لی گئیں اور TESTS شروع ہوئے۔ ۲۲ مارچ کو اپریشن کر کے HIP میں جوڑ ڈالا گیا جس کے بعد ۲ اپریل تک ہسپتال میں زیر علاج رہیں جہاں RADIATION کے ساتھ مزید TESTS شروع ہوئے جن سے معلوم ہوا کہ کینسر جسم میں پھیل گیا ہے اور دونوں پہلوؤں کی پسلیوں میں بھی ٹیومرز ہیں جہاں شدید درد ہوتی ہے جو درد دور کرنے کی ادویہ کے باوجود بعض اوقات ناقابل برداشت ہو جاتی ہے۔ سر میں بھی دو ٹیومرز ہیں۔ بہر حال چوبیس دن کے بعد گھر بھیجا گیا ہے لیکن کینسر کے پھیلنے کی وجہ سے تکلیف بہت ہے۔ معجزانہ صحت کاملہ عاجلہ کے لئے غیر معمولی دُعاؤں کی ضرورت ہے۔ جماعت جرمنی کے خواتین واحباب اپنی خاص الخاص دُعاؤں میں میری اہلیہ کی کامل شفایابی کے لئے اُن کو یاد رکھیں۔

عطاء اللہ کلیم ـــــــــــــــــــ امریکہ

عزیزم عبد المجید ولد مکرم میاں عبد الرشید خالد آف سرگودھا گذشتہ ۶ ماہ سے انتڑیوں میں زخم ہو جانے کے سبب بیمار ہیں۔ عزیزم کی عمر صرف ۱۹ سال ہے تمام خواتین واحباب سے عزیزم کی جلد کامل شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

عبد الحمید ـــــــــــــــــــ STUTTGART

خاکسار نے مئی ۱۹۹۲ء میں مکرم محترم الیاس منیر صاحب اور نعیم الدین صاحب سے فیصل آباد جیل میں ملاقات کی۔ دونوں کی صحت خدا کے فضل سے اچھی تھی۔ وہ تمام احباب کی خدمت میں السلام علیکم کہتے تھے اور جلد رہائی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے تھے۔ ۲۲ مئی کو جیل میں کچھ مقدمات سننے کے لئے جج صاحبان تشریف لائے تھے۔ اس دن ان کا کیس زیر غور نہ آسکا۔ اب امید ہے کہ جون، جولائی میں دوبارہ سماعت ہوگی۔ تمام احباب سے ان اسیران راہ مولیٰ بھائیوں کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

ناز احمد ناصر، سیکریٹری جائیداد ـــــــــــــــــــ جرمنی

اعلان نکاح

خاکسار کے بھائی عزیزم محمد منیر جنجوعہ ابن صوفی محمد صادق صاحب جنجوعہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ طاہرہ سعیدہ بنت مبشر احمد صاحب آف لاہور مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۹۲ء کو مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ نے مسجد دار الذکر لاہور میں پڑھایا۔ احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت کرے آمین۔

محمد صالح بشارت جنجوعہ ـــــــــــــــــــ DOSSELDORF

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۹۲ء کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ حضور اقدس نے ازراہِ شفقت بچّے کا نام محمد فراز رکھا ہے۔ بچّے کے نیک، صالح اور خادم دین بننے کے لئے اور تندرستی اور درازی عمر کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

محمد حنیف صابر ـــــــــــــــــــ GAGGENAU

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم خورشید احمد فضل کو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے دو بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام رومیل احمد خورشید رکھا گیا ہے۔ نومولود چوہدری فضل دین مرحوم (فضل شاپ) کا پوتا ہے۔ بچّے کی تندرستی، درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

مبارک احمد اعجاز ـــــــــــــــــــ SEELBACH

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۸ اپریل ۱۹۹۲ء کو بیٹا عطا کیا ہے نومولود کا نام طاہر احمد رکھا گیا ہے۔ عزیزم شیخ عبد الرشید مرحوم آف گجرات کا پوتا اور مکرم عبد العزیز خان آف شیخوپورہ کا نواسہ ہے۔ نومولود کی درازی عمر اور نیک و خادم دین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

پرویز احمد ـــــــــــــــــــ AMONEBERG

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے شادی کے ۵ سال بعد محض اپنے فضل سے مورخہ ۹ مارچ ۱۹۹۲ء کو پہلی بچّی عطا فرمائی ہے۔ حضور نے بچّی کا نام غزالہ سمیع فاروق رکھا ہے۔ بچّی وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم حکیم کریم اللہ مرحوم کی پوتی اور مکرم مرزا محمد حفیظ صاحب کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے بچّی کی صحت والی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

سمیع فاروق ـــــــــــــــــــ جرمنی

آمین

میری بیٹی عزیزہ عتیقہ رفیق نے پانچ سال دو ماہ کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ احباب جماعت سے بچّی کے نیک مستقبل اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

محمد رفیق، مجلس ـــــــــــــــــــ لیوبک

خاکسار کے بیٹے عزیزم تسلیم احمد نے چھ سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ عزیزم کے خادمِ دین اور خادمِ قرآن ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

مبشر احمد فاروقی ـــــــــــــــــــ نوئے ہوف

میری بیٹی عزیزہ آمنہ تنویر نے چھ سال کی عمر میں قرآن مجید کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو قرآن کریم کی برکات سے مالامال کرے آمین۔

فاطمہ تنویر ـــــــــــــــــــ ہنوور

خاکسار کی بیٹی درشہوار طاہر نے چھ سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچّی کو قرآنی علوم سمجھنے اور اُن پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

عزیز احمد طاہر ـــــــــــــــــــ AUERBACH

دُعائے مغفرت

خاکسار کی نانی جان رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری اللہ داد صاحب

نمبردار سماعیلہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات بتاریخ ۵ رمئی ۱۹۹۲ء کھاریاں شہر میں اچانک انتقال فرماگئیں اِنّاللہ و اِنّاعلیہ راجعون۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ جنازہ تدفین کے لئے ربوہ لایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ مرحومہ بہت نیک، تہجد گذار، پابند نماز، روزہ، مہمان نواز اور احمدیت سے اخلاص رکھنے والی تھیں۔ چندہ جات میں ہر تحریک میں حصّہ لیتی تھیں۔ گاؤں میں احمدی اور غیر احمدی بچّوں کو قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن مجید روزانہ مستقل لمبے عرصہ تک پڑھاتی رہی ہیں۔ غیر احمدی بھی ان کی عزت کرتے تھے۔ غیر احمدیوں کے مطالبہ پر جنازہ گاؤں لایا گیا تھا۔ وفات کے وقت ان کی عمر ستر سال سے زائد تھی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور چھ بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ خدا تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔

یحییٰ رفیع الدین احمد ——— سٹٹگارٹ

نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرمہ سیّدہ صالحہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سیّد محمد محسن شاہ گردیزی سابق انسپکٹر وقفِ جدید ربوہ جو کہ سیّد محمد احمد گردیزی نیشنل سیکرٹری مال جرمنی کی والدہ ماجدہ تھیں مورخہ ۱۹ رمئی بوقت ۱۰½ بجے صبح بعمر ۷۲ سال یہاں جرمنی میں وفات پاگئیں۔ آپ ۱۹۸۹ء سے جرمنی میں اپنے بچّوں کے پاس مقیم تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ ۲۱ رمئی کو ۵½ بجے شام بعد نماز عصر ناصر باغ میں محترم امیر صاحب جرمنی نے پڑھائی۔ آپ کی نعش آپ کے بڑے صاحبزادے مکرم محمد احمد گردیزی ۲۲ رمئی کو بذریعہ لاہور لے کر آئے جہاں سے بذریعہ ایمبولینس آپ کی میّت ربوہ لیجائی گئی۔ مورخہ ۲۳ رمئی کو نماز عصر کے بعد مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے احاطہ مسجد مبارک میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں آپ کی نعش کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم سیّد جواد علی صاحب سابق مبلغ امریکہ نے دُعا کروائی۔ مرحومہ سیّد حکیم عبدالرحمٰن شاہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صاحبزادی تھیں۔ آپ نے ۵ بیٹے اور ۳ بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں جو کہ سب کے سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ آپ کے ۴ صاحبزادے اور ایک صاحبزادی یہاں جرمنی میں مقیم ہیں۔

ادارہ اخبار احمدیہ جرمنی مرحومہ کی وفات پر آپ کے صاحبزدگان خصوصاً مکرم محمد احمد گردیزی نیشنل سیکرٹری مال جرمنی اور صاحبزادی صاحبہ سے دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت میں قربِ خاص سے نوازے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے آمین۔

خاکسار کی بھانجی مکرمہ روبینہ نعیم اہلیہ نعیم احمد خان آف لاہور ۶ اور ۷ رمئی ۱۹۹۲ء کی درمیانی رات ایک بجے بچّی کی پیدائش کے بعد لاہور کے ہسپتال گنگارام میں ۳۰ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنّاللہ و اِنّا الیہ راجعون۔

ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور ۷ رمئی کو نماز عصر کے بعد "بیت المہدیؒ" میں جنازہ پڑھایا گیا۔ بعد از تدفین مکرم و محترم اللہ بخش صادق صاحب نے دُعا کروائی۔ مرحومہ نے اپنے پسماندگان میں نوزائیدہ بچّی کے علاوہ تین بچّے جن میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا جن کی عمریں بالترتیب ۱۲ سال، ۸ سال اور ۷ سال ہیں، یادگار چھوڑے ہیں۔ یہ صدمہ ان کے بچّوں اور خاندان والوں کے لئے جانکاہ صدمہ ہے۔ احباب ان کی بلندیٔ درجات کے ساتھ لواحقین کے لئے صبرِ جمیل کی بھی دُعا کریں۔

عبدالغفور بھٹی، صدر مجلس انصاراللہ ——— جرمنی

خاکسار کے ماموں مکرم مرزا محمد سعید بیگ صدر جماعت پتوکی جو کہ مکرم مرزا محمد شریف بیگ مرحوم آف لنگروال کے صاحبزادے تھے مورخہ ۱۳ رمئی ۱۹۹۲ء کو علی الصبح دو بجے حرکت قلب بند ہوجانے سے وفات پاگئے اِنّاللہ و اِنّا الیہ راجعون مرحوم موصی تھے۔ آپ کی نعش ربوہ لیجائی گئی جہاں بہشتی مقبرہ ربوہ میں نماز جنازہ کے بعد تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم حافظ مظفر احمد نے دُعا کروائی۔ مرحوم نے ۴ لڑکے اور دو لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

محمود زمان عباسی ——— فرینکفرٹ

دُکھ دی ونڈ

(بخدمت امام عالی مقام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

کتنے دامن پھیلے تھے ، کتنی آنکھیں بھیگی تھیں
کتنے لمحے بیتے تھے ، کتنی آسیں جاگی تھیں
کتنے جذبے مچلے تھے ، کتنی دُعائیں مانگی تھیں
سچّے دلوں سے نکلی تھیں

○

جب ساجن کی نگری سے ، سُکھ سندیسے آتے تھے
سُکھ سندیسے آ آ کر ، سجدوں کو مہکاتے تھے
چاند اُمیدوں کے اُس دم ، بام و دَر کو سجاتے تھے
حمد سے دل بھر جاتے تھے

○

ہائے اب امیدوں کا ، یہ موسم بھی بیت گیا
ایک پیارے ساجن کے ، من مندر کا میت گیا
گیت جو دل میں رہتا تھا ، میت گیا تو گیت گیا
ہم ہارے وہ جیت گیا

○

ساجن کی نگری سے آج ، درد سنیہا آیا ہے
اب اُس پیار کی بستی پر ، دُکھ کا گہرا سایا ہے
پھُول سا ہر اک چہرہ واں ، مُرجھایا مُرجھایا ہے
رنگ خزاں کا چھایا ہے

○

ساجن جی یہ کہتے ہیں ، یہ ایشر کی لیلا ہے
اُس کی اِچھّیا پرواری ، سارے جگ کی اِچھّیا ہے
اب بھی یہ دُکھیارا من ، گیت اُسی کے گاتا ہے
شُکر زباں پر لاتا ہے

میجر (ریٹائرڈ) منظور احمد ——— ساہیوال

قادیان میں فلیٹ

قادیان میں جائیداد کے حصول کے لئے کئی احباب نے خطوط لکھے ہیں۔ اس سلسلہ میں جنہوں نے اپنی ضرورتیں معین کر دی ہیں ان کا کیس تو حسب حالات زیر غور لایا جائے گا۔ لیکن جو لوگ کم خرچ پر ایک مکان کی سہولت چاہتے ہیں جسے وہ کبھی کبھی استعمال کریں گے اور روزمرّہ کے لئے جماعت کے استعمال میں دیں گے اُن کے لئے اچھا موقعہ ہے۔ جماعت کی طرف سے جو بلاک آف فلیٹس بنایا جا رہا ہے وہ چار منزلہ ہو گا وہ اُس میں سے کوئی فلیٹ لے لیں اس کی مزید تفصیل یہ ہے۔

نچلی منزل میں ایک فلیٹ CARETAKER کے لئے وقف ہو گا اور سامنے ENTERNCE ہو گا جو RECEPTION کا کام بھی دے گا۔ اس کے دائیں بائیں ایک ایک فلیٹ ہو گا اور ہر منزل پر اس کے علاوہ چار چار فلیٹ ہوں گے۔ گویا چودہ ۱۴ فلیٹ فروخت کے لئے مہیا ہوں گے۔ فی فلیٹ قیمت سات ہزار پاؤنڈ مقرر کی گئی ہے جس میں CARETAKER کے فلیٹ اور استقبالیہ کے اخراجات بھی شامل کر لئے گئے ہیں۔ سالانہ معمول MAINTENCE پر جو خرچ آئے گا وہ اور CARETAKER کی تنخواہ کی ذمہ داری فلیٹ خریدنے والے لوگوں پر مجموعی طور پر ہو گی۔ جماعت الد سے لے کر یہ اخراجات کرے گی۔ اندازہ یہ ہے کہ یہ سب کچھ ملا کر فی فلیٹ خرچ ۱۰۰ ڈالر سالانہ سے زیادہ نہیں گا۔ البتہ کسی کے لمبے قیام یا جلسہ کے قیام کے دوران وقتی طور پر بجلی، گیس وغیرہ کا خرچ بڑھ سکتا ہے۔

جس کی طرف سے سب سے پہلے درخواست اور رقم آئے گی اس کا حق مقدم ہو گا اور فلیٹ کے انتخاب میں بھی علی الترتیب فائق سمجھا جائے گا۔

اگر خواہشمند زیادہ ہوئے تو پھر اس سے ملتی جلتی دوسری سکیم جلد شروع کی جا سکتی ہے۔

احباب جماعت جرمنی اپنی درخواستیں نیشنل سیکریٹری جائیداد کے نام ارسال کریں۔

وکالت تبشیر ———— لندن

ہنرمند افراد متوجہ ہوں

وہ احباب جماعت جنہوں نے پاکستان سے یا کسی دوسرے ملک سے کسی قسم کی TECHNICAL (فنی) تعلیم یا تربیت حاصل کی ہو وہ خاکسار کو بذریعہ ڈاک اپنے کوائف سے مطلع فرمائیں یا بذریعہ ٹیلیفون رابطہ کریں تا کہ امیر صاحب جرمنی کے حکم پر جرمنی احمدیہ ٹیکنیکل ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں لایا جا سکے۔

مرزا ظہیر بیگ

NIEDERSTRASSE-87 5500 TRIER (EHRANG)

TEL: 0651-64491 (ab 18-00 Uhr)

اعلان

شعبہ اشاعت کو ایسے کارکن کی ضرورت ہے جو روزانہ ۴ گھنٹے وقت دے سکے۔ جماعت کی طرف سے ماہانہ الاؤنس دیا جائے گا۔ خواہشمند حضرات خاکسار سے فون نمبر 069-517135 پر رابطہ کریں۔

شعبہ اشاعت کے نئے لاگر کا ٹیلی فون نمبر نیز دفتر کھلنے کے اوقات درج ذیل ہیں :-

ٹیلی فون نمبر 069-4990658 ، بدھ ۶ تا ۹ بجے شام ، اتوار ۱۰ تا ۱۴ بجے دوپہر

فلاح الدین خان، سیکریٹری اشاعت ———— جرمنی

جلسہ سالانہ ۱۹۹۲ء جماعت احمدیہ جرمنی

جماعت احمدیہ جرمنی کا سترہواں جلسہ سالانہ ۱۹۹۲ء اپنی شاندار روایات کے ساتھ بتاریخ ۱۱، ۱۲، ۱۳ ستمبر کو بمقام ناصر باغ گروس گیراؤ منعقد ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس موقع پر احمدی احباب کی کثیر تعداد اس میں شرکت کرتی ہے۔ حضور پر نور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بنفس نفیس شرکت فرماتے ہیں جس سے احباب کو حضور کے ارشادات سننے کا موقع ملتا ہے۔ مجالس عرفان کے ذریعے علم کی تشنگی دور ہوتی ہے۔ اسی طرح سلسلہ کے علماء اور فضلاء کی تقاریر کے سننے کا بھی موقع ملتا ہے۔ اور آپس میں ملنے ملانے کا ایک پاکیزہ ماحول میسر آتا ہے۔ اسی طرح بہتوں کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ جرمن احباب کے لئے خاص طور پر مجلس سوال و جواب کا انعقاد ہوتا ہے اور دوسری اقوام بھی حسب توفیق فائدہ اٹھاتی ہیں۔ غرضیکہ ہمارا جلسہ سالانہ تبلیغ، تعلیم اور تربیت کا ایک نادر موقع مہیا کرتا ہے۔ پس جماعت کے عہدیداران کا فرض ہے کہ اس اطلاع کو ہر فرد جماعت تک پہنچائیں اور خاص طور پر ایسے احباب تک جو جماعتوں کے سینٹروں سے دور رہتے ہیں تا احباب جماعت اس میں شمولیت کے لئے ابھی سے پروگرام بنائیں۔ غیر از جماعت دوستوں کو شامل کرنے کے لئے پروگرام ترتیب دیئے جائیں۔ زیر تبلیغ افراد کو حضور کی مجلس سوال و جواب میں شامل کرنے کے لئے تیار کریں اور پھر جرمن قوم کے لئے بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے سینے اسلام کیلئے کھول دے اور وہ اسلام میں فوج در فوج شامل ہوں۔ وقت کا تقاضا ہے کہ آپ کی نیم شبی دعائیں آسمان پر ایک تہلکہ مچا دیں اور وہ ماجرا جو عرب کے بیابانی ملک میں گزرا تھا یہاں پر بھی گزر جائے۔ آمین ثم آمین۔

عبدالشکور اسلم خان، افسر جلسہ گاہ ———— جرمنی

واقفین عارضی برائے سپین و روس

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ جون ۱۹۹۲ء میں احباب جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ وہ اپنے آپ کو وقف عارضی سکیم کے تحت سپین اور روس میں خدمت اسلام کے لئے پیش کریں۔ حضور نے فرمایا کہ اس وقت ان ممالک میں پھل پکنے کے بالکل قریب ہیں ہمیں ایسے واقفین عارضی کی ضرورت ہے جو ان پھلوں کو حاصل کریں اور ان کو سنبھال سکیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس وقت احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو اس نیک کام کے لئے گلزار بننے والی آگ میں جھونک دیں۔ حضور نے فرمایا کہ اب سپین اور روس میں واقفین عارضی کی رہائش اور رہنمائی کے لئے بھی مناسب انتظامات کر دیئے گئے ہیں۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ احباب کو اس اہم تحریک میں حصّہ لینا چاہیئے۔

محمود احمد طاہر، سیکریٹری وقف عارضی و وقف نو ———— جرمنی

صرف لفاظی اور لسانی کام نہیں آ سکتی جب تک عمل نہ ہو (فرمان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

In the name of Allah,Most Gracious,Ever Merciful
Office Of Publication(Ishaat)
Jamaat Ahmadiyya Germany
Price List Of Some of the world's best books on Islam
As of 01.06.1992

German Literature/Books/H.Quran

Name of Book	Author	Price J.Members	Price Books Seller
Ahmadiyya Muslim Jamaat	Verlag D.Islam	DM 00.00	DM 00.00
Auf der suche nach lebd Religion	H.Huebsch	DM 00.00	DM 01.00
Ausgewaehlte Hadith	Verlag D.Islam	DM 00.00	DM 03.00
Ausgewaehlte verse aus dem Quran	Verlag D.Islam	DM 00.00	DM 03.00
Auswahl von Schriften des Messias	Verlag D.Islam	DM 00.00	DM 03.00
Befreiung von der Suende	Mirza G.Ahmad	DM 03.00	DM 05.00
Bilal geschichte eines juenge,IFK 3	Hassan M.Khan	DM 01.80	DM 03.00
Das Haus in Mekka	Dr.A.H.Chiussi	DM 03.60	DM 06.00
Das Islamische Gebetbuch	B.A.Rafiq	DM 04.80	DM 08.00
Der Heilige Quran Gross(A+D)	Verlag D.Islam	DM 15.00	DM 22.50
Der Heilige Quran Kleine(A+D)	Verlag D.Islam	DM 05.00	DM 07.50
Der Islam vierteljaehrliich(Jahresabonnement)		DM 25.00	DM 30.00
Der Islamische Staat	Mohd Z.Khan	DM 00.00	DM 02.00
Der Verheissene Messias	M.Mubarak Ahmad	DM 01.80	DM 03.00
Der weg Mohammeds	H.Huebsch	DM 05.90	DM 09.80
Die Frau in Islam	Mohd Z.Khan	DM 00.00	DM 02.00
Die Person des Goettlichen Wesens	Mirza M.Ahmad	DM 06.00	DM 10.00
Die Philosophie der Lehren Islam	Mirza G.Ahmad	DM 10.80	DM 18.00
Die Vorteile des Gebets	Munir Ahmad	DM 00.00	DM 01.00
Die Wahrheit ueber die Kreuzigug J	Mirza N.Ahmad	DM 00.00	DM 02.00
Die Wirklichkeit des Islams	Mohd Z.Khan	DM 03.00	DM 05.00
Die Quelle des Christentumes	Mirza G.Ahmad	DM 03.00	DM 05.00
Die Wirtschaft gesellsch ordn Islam	Mirza M.Ahmad	DM 03.60	DM 06.00
Ein Gespraech zwischen Muslim &Chr	F.I.Anweri	DM 00.00	DM 02.00
Ein Missverstaendnis Ausgeraeumt	Mirza G.Ahmad	DM 03.00	DM 05.00
Eine botschaft des Friedens	Mirza N.Ahmad	DM 00.00	DM 02.00
Einfuerung in den Islam	H.A.Zafar	DM 00.00	DM 02.00
Grundsaetze der Islamischen Kultur	Mohd Z.Khan	DM 00.00	DM 02.00
Islam fuer den heutigen Menschen	Mohd Z.Khan	DM 09.00	DM 15.00
Islam idee und Praxis*	Masud Ahmad	DM 04.80	DM 08.00
Islamische Mystik	H.Huebsch	DM 00.00	DM 01.00
Jesus im Quran	S.N.Ahmad	DM 00.00	DM 02.00
Jesus in Kaschmir	Verlag D.Islam	DM 00.00	DM 01.00
Jesus starb in Indien	Mirza G.Ahmad	DM 04.20	DM 07.00
Judentum,Christentum und Islam	Mohd Z.Khan	DM 00.00	DM 01.00
Klares Licht*	Verlag D.Islam	DM 00.00	DM 02.00
Lehre und Fruehgeschichte,IFK 1	R.A.Chaudhry	DM 03.60	DM 06.00
Licht auf das Weltgeschehen,Al kahf		DM 00.00	DM 03.00
Meine Glaube	Mohd Z.Khan	DM 00.00	DM 01.00
Mohammad Der Befreier der Frauen	Mirza M.Ahmad	DM 00.00	DM 01.00
Mohammad	Mirza M.Ahmad	DM 01.80	DM 03.00

Muhammad in der Bibel	Mirza M.Ahmad	DM 00.00	DM 02.00
Prophezeiungen ueber die endzeit	A.R.Bhutta	DM 04.20	DM 07.00
Sind Ahmadies Muslime ?		DM 00.00	DM 02.00
Sozialer aspekt des Islams	Mirza M.Ahmad	DM 03.00	DM 05.00
Sufitum imm Islam	M.A.Bajwa	DM 00.00	DM 01.00
Ueber den Schleier	Rabia Yalniz	DM 00.00	DM 01.00
Unsere Lehre	Mirza G.Ahmad	DM 00.00	DM 02.00
Vierzig schoene Edelsteine*	Mirza B.Ahmad	DM 04.80	DM 08.00
Warum ich an den Islam glaube ?	Mirza M.Ahmad	DM 00.00	DM 01.00
Weisses Minarett vierteljaehrlich(Jahresabonnement)		DM 04.00	DM 08.00
Worte unseres Proheten,IFK 2	S.M.A.Nasir	DM 03.00	DM 05.00
Yassarnall Quran	Pir Manzoor.M	DM 06.00	DM 10.00
Islam und okologie	H.Huebsch	DM 00.00	DM 02.00
Eine Islamische Rede an Deutschland	H.Huebsch	DM 00.00	DM 00.00
Ahmad von Qadian Der Verheissene M	Iain Adamson	DM 08.40	DM 14.00
Jihad "der heilige Krieg"-Im Islam	Sheikh Nasir A	DM 03.60	DM 06.00
Christentum Und Islam	Ata-Ullah Kleem	DM 03.60	DM 06.00
Offenbarung Vision Wahrtraum	Mirza G Ahmad	DM 03.00	DM 05.00
The Verheises Mahdi ist gekommen	Mohm Z Khan	DM 00.00	DM 00.00
Islam Und Wissenschaft	Prof Dr A Salam	DM 03.00	DM 05.00
Die Ahmadiyya Muslim Jamat		DM 00.00	DM 00.00

<u>English Literature/Books/H.Quran</u>

A Man of God	Iain Adamson	DM 15.00	DM 23.00
A Man of God	Iain Adamson	DM 12.00	DM 20.00
A.B.C of Islam		DM 05.40	DM 09.00
A Crises of Conscience		DM 01.50	DM 03.00
Ahmad and Sarah		DM 03 00	DM 05 00
Ahmadiyyat an introduction*	Louis J.Hammann	DM 00.00	DM 01.50
Ahmadiyyat the renaissance of Islam	Mohd Z.Khan	DM 13.10	DM 21.80
Ahmad		DM 00.00	DM 00.00
Biblical refrences book		DM 02.40	DM 04.00
Conscience and Coercion		DM 07.80	DM 13.00
Comment On H.Quran S.Fatiha VOL 1	Mirza G.Ahmad	DM 15.00	DM 25.00
Deliverance from the cross	Mohd Z.Khan	DM 05.40	DM 09.00
Distinctive features of Islam	Mirza T.Ahmad	DM 00.00	DM 02.00
Gardens of the Righteous*	Mohd Z.Khan	DM 08.40	DM 14.00
Hazrat Ahmad the Promised Messiah*	Mirza B.M.Ahmad	DM 03.60	DM 06.00
Hazrat Maulvi Nooruddeen _	Mohd Z.Khan	DM 05.40	DM 09.00
Intrduction to the study of H.Qura*	Mirza B.M.Ahmad	DM 09.00	DM 15.00
Introd the books of Promised Messia	Naseem Saifi	DM 05.40	DM 09.00
Invitation to Ahmadiyyat*	Mirza B.M.Ahmad	DM 12.50	DM 20.80
Islam & Human Rights	Mohd Z.Khan	DM 04.80	DM 08.00
Islam my religion	B.A.Rafiq	DM 01.20	DM 02.00
Islam or Apostasy*	Naeem O.Memon	DM 12.50	DM 20.80
Jesus in India(Hard cover)	Mirza G.Ahmad	DM 08.40	DM 14.00
Jesus in India(Paper back)	Mirza G.Ahmad	DM 06.00	DM 10.00
Khataman Nabiyyeen		DM 00.00	DM 01.50
Life of Mohammad		DM 10.00	DM 14.00
M.Ghulam Ahmad of Qadian(H.Cover)	Iain Adamson	DM 12.00	DM 20.00
M.Ghulam Ahmad of Qadian(Pap.Back)	Iain Adamson	DM 10.20	DM 17.00

Mosque,Its importance*	R.A.Chaudhri	DM 04.80	DM 08.00
Murder in the name of Allah,H.Cover	Mirza T.Ahmad	DM 10.20	DM 17.00
Murder in the name of Allah,P.Back	Mirza T.Ahmad	DM 07.80	DM 13.00
Muslim festivals & ceremonies*	R.A.Chaudhri	DM 05.40	DM 09.00
Our teachings		DM 00.00	DM 00.00
Philosophy of the teach of Islam	Mirza G.Ahmad	DM 09.00	DM 15.00
Punishment of apostasy in Islam*	Mohd Z.Khan	DM 02.10	DM 03.50
Qaaedah Yassernal Quran		DM 04.80	DM 08.00
Revival of Religion*	Mirza T.Ahmad	DM 00.00	DM 01.50
Selected Hadith		DM 00.00	DM 03.00
Selected sayings of Holy Prophet	Syed M.A.Nasir	DM 03.00	DM 05.00
Selected vrses of H.Quran		DM 00.00	DM 03.00
Selected writings of P.Messiah		DM 00.00	DM 03.00
Short glossary of the Holy Quran*	Abdul Hamid	DM 05.40	DM 09.00
Tadhkirah	Mohd Z.Khan	DM 12.50	DM 20.80
Tadhkirat-ush-Shahadatain	Mirza G.Ahmad	DM 04.80	DM 08.00
The Agony of Pakistan*	Mohd Z.Khan	DM 04.80	DM 08.00
The Essence of Islam VOL 1	Mohd Z.Khan	DM 10.80	DM 18.00
The Essence of Islam VOL 2	Mohd Z.Khan	DM 10.80	DM 18.00
The Holy Quran & commentary*	Malik G.Farid	DM 30.00	DM 50.00
The Holy Quran (A+E)*	Mohd Z.Khan	DM 21.00	DM 35.00
The Holy Quran (A+E)*	Maulvi S.Ali	DM 12.00	DM 20.00
The Holy Quran Transl & Coment 5VOL	Mirza B.M.Ahmad	DM 111.00	DM 185.0C
The life Of Muhammad	Mirza B.M Ahmad	DM 06.00	DM 10.00
The Message of Islam*	Mohd Z.Khan	DM 00.00	DM 02.00
The Muslim prayer book*	M.A.Kareem	DM 04.80	DM 08.00
The Anti Islamic Ordinance			
The set of children's books*		DM 12.00	DM 20.00
The situation of Ahmadi Muslim		DM 00.00	DM 00 00
Truth about Ahmadiyyat	B.A.Rafiq	DM 04.80	DM 08.00
Where did Jesus die	J.D.Shams	DM 05.40	DM 09.00
Why Islam*		DM 00.00	DM 02.00
Wisdom of the Holy Prophet	Mohd Z.Khan	DM 06.00	DM 10.00
Woman in Islam*	Mohd Z.Khan	DM 00.00	DM 02.00

<u>French Literature/Books/H.Quran</u>

Ahmad the Promised Messiah	DM 00.00	DM 01.50
Aik Ghalti Ka Izaala*	DM 00.00	Dm 01.00
Commom sense about Ahmadiyyat*	DM 00.00	DM 01.00
Distinctive features of Islam	DM 00.00	DM 01.00
Intrd to the study of Holy Quran*	DM 16.80	DM 28.00
Introduction to Ahmadiyyat*	DM 00.00	DM 01.00
Khataman Nabiyeen*	DM 00.00	DM 01.00
Life of Muhammad*	DM 00.00	DM 02.00
Muhammad in Bible	DM 00.00	DM 01.00
My faith*	DM 00.00	DM 01.00
Philosophy of revival of religion	DM 00.00	DM 01.00
Philosophy of teaching of Islam	DM 05.40	DM 09.00
Sadqate Massih Mawood	DM 00.00	DM 01.50
Selected Verses of Hadiths	DM 00.00	DM 03.00
Selected Verses of Holy Quran	DM 00.00	DM 03.00

Selected Writings of P.Messiha	DM 00.00	DM 03.00
The Truthness of Promisses Messihis	Dm 00.00	DM 00.00
The Holy Quran(A+F)*	DM 25.20	DM 42.00
Truth about Ahmadiyyat*	DM 00.00	DM 00.00
Where did Jesus die ?	DM 04.80	DM 08.00
Why Islam ?	DM 00.00	DM 01.30

Italian Literature/Books/H.Quran

Ahmadiyyat an Introduction*	DM 00.00	DM 01.00
Distinctive features Of Islam*	DM 00.00	DM 01.00
Introduction to Ahmadiyyat	DM 00.00	DM 01.00
Philosophy of the teachings of Islam*	DM 04.50	DM 06.30
Selected Verses of H.Quran	DM 00.00	DM 03.00
Selected Verses of Hadiths	DM 00.00	DM 03.00
Selected writings of P.Messiha	DM 00.00	DM 03.00
Some distinctive Featur of Islam	DM 00.00	DM 00.00
The Holy Quran(A+I)	DM 25.20	DM 42.00
Why I believe in Islam*	DM 00.00	DM 01.00

Chinese Literature/Books

An Outline of Islam*	DM 02.25	DM 03.15
Reply to 4 Qs Sirajuddin Christian	DM 01.00	DM 01.40
Selected Verses of H.Quran	DM 00.00	DM 03.00
Selected Verses of Hadiths	DM 00.00	DM 03.00
Selected writings of P.Messiha	DM 00.00	DM 03.00

Russian Literature/Books/H.Quran

A message	DM 00.00	DM 00.00
Distinctive features of Islam	DM 00.00	DM 00.00
Four folders on diffrent subjects*	DM 00.00	DM 00.00
Introduction to the study of the Q	DM 05.00	DM 07.00
Jesus in India	DM 05.00	DM 07.00
Life of Mohammad	DM 05.00	DM 08.00
Murder in the name of Allah	DM 05.00	DM 08.00
Muslim Prayer book	DM 00.00	DM 02.00
Our Teaching	DM 00.00	DM 00.00
Ph.of the teaching of Islam	DM 05.00	DM 07.00
Some distinctive features of Islam	DM 00.00	DM 00.00
Slected Sayings	DM 00.00	DM 00.00
Selected vrses of H.Quran	DM 00.00	DM 03.00
Selected verses of Hadiths	DM 00.00	DM 03.00
Selected writing of P.Messiah	DM 00.00	DM 03.00
The Holy Quran(A+R)	DM 25.20	DM 42.00
Women in Islam	DM 00.00	DM 00.00
With love to the Nation of UDSSR	DM 00.00	DM 00.00

Spanish Literature/Books/H.Quran

Introduction to Islam*	DM 00.00	DM 01.00

Philosophy of the teachings of Islam*	DM 03.00	DM 04.20
Selected Verses of H.Quran	DM 00.00	DM 03.00
Selected Verses of Hadiths	DM 00.00	DM 03.00
Selected writings of P.Messiah	DM 00.00	DM 03.00
The Holy Quran(A+S)	DM 25.20	DM 42.00

Persian Literature/Books/H.Quran

Ahmad Maud	DM 00.00	DM 01.00
Ahmadiyyat Ka Pegham	DM 00.00	DM 01.00
Azadie Wajdan	DM 00.00	DM 01.00
Barkatud Dua*	DM 00.00	DM 01.00
Durre Sameen*	DM 03.00	DM 04.20
Din Man*	DM 00.00	DM 00.00
Huujjate Balegha	DM 00.00	DM 01.00
Insane Kamil*	DM 00.00	DM 01.00
Khatman Nabiyyin	DM 00.00	DM 01.00
Nigahe Mukhtasari	DM 00.00	DM 01.00
Peyame Ahmadiyyat	DM 00.00	DM 01.00
Rihai az Gunahaah	DM 00.00	DM 01.00
Rihlat Masih bin Maryam*	DM 00.00	DM 02.00
Selected Verses of H.Quran	DM 00.00	DM 03.00
Selected Verses of Hadiths	DM 00.00	DM 03.00
Selected writings of P.Messiah	DM 00.00	DM 03.00
Sirat Massih Mauood*	DM 00.00	DM 01.50
Tarikhchay Ahmadiyyat*	DM 00.00	DM 01.00
The Holy Quran*	DM 25.20	DM 42.00

Portuguese literature/Books

The Philosophy of teach of Islam*	DM 08.00	DM 06.00
Mohammad in the Bibel*	DM 00.00	DM 00.00
Why Islam*	DM 00.00	DM 00.00

Arabic literature/Books/H.Quran

Aduratu Sameenato*	DM 00.00	DM 01.00
AL Qolussareeh	DM 03.50	DM 05.80
AL Wassiyat	DM 00.00	DM 00.50
Al Istiftaa	DM 03.50	DM 05.80
Al Khidmaatul Baarizah*	DM 00.00	DM 00.40
Aldorarus Sameenah*	DM 00.00	DM 01.00
Alqatal Bismuddin	DM 04.00	DM 06.00
Dawatul Ahmadiyya*	DM 00.00	DM 01.00
Falsefato Ehyail Islam*	DM 00.00	DM 00.40
Hakikato aqubate fil Islam	DM 02.00	DM 03.00
Hujatul Baligha	DM 03.00	DM 04 50
Hubbul Arbe Iman	DM 00.00	DM 00.40
Ihyaul Islam	DM 00.00	DM 00.00
Kalmatul Nasehat*	DM 00.00	DM 01.00
Motaqiadatul Jmatul Ahmadiyya	DM 00.00	DM 01.00
Murder in the name of Allah	DM 05.00	DM 08.00

Nisalulmarezeen wa olamaihim	DM 04.00	DM 06.00
Karsatulkhaleej	DM 10.00	DM 12.00
Qalmatun Naseeha	DM 00.00	DM 01.00
Tafseer al Boroojⲁ*	DM 02.30	DM 03.80
Tafseer al Fatihah*	DM 02.30	DM 03.80
The Holy Quran(In Yassernal Quran Script)	DM 12.00	DM 20.00

<u>Turkish Literature/Books/H.Quran</u>

Ahmadiyyat in Mesaji	DM 00.90	DM 01.50
Cagri	DM 00.90	DM 01.50
Bir vigdan Bunalimi	DM 00.00	DM 01.00
Dinin Yeniden Canlanmasi	DM 00.00	DM 01.00
Hicri 14,Yuzyil Sona	DM 00.00	DM 01.00
Islam,da Ahmadiyyat Nedir ?	DM 00.00	DM 01.00
Ingilizfidani	DM 00 00	DM 00.00
Khudba Jumma from Khalifatul Mas IV	DM 00.00	DM 00.00
Muejde	DM 00.00	DM 01.00
Selected verses of Holy Quran	DM 00.00	DM 03.00
Selected verses of Hadiths	DM 00.00	DM 03.00
Selected writings of P.Messiah	DM 00.00	DM 03.00
Simdivenibiryuzyildayiz	DM 00.00	DM 00.00
The Holy Quran	DM 25.20	DM 42.00
Talim	DM 00.00	DM 01.00
Murder in the name of Allah	DM 10.00	DM 12.00

<u>Polish Literature/Books</u>

Al Islam	DM 01.35	DM 02.25
Distinctive features of Islam	DM 00.00	DM 01.50
The Holy Quran	DM 25.20	DM 42.00

<u>ALbanian Literature/Books</u>

Our Teaching	DM 00.00	DM 00.00
Revival of Religion	DM 00.00	DM 00.00
The Holy Quran	DM 25.20	DM 42.00

<u>Greek Literature/Books</u>

The Philosphy of Teaching of Islam	DM 08.00	DM 10.00
Distinctive features of Islam	DM 06.00	DM 08.00

<u>Hindi Literature/Books</u>

Pekhame Sullah	DM 02.00	DM 03.00
Jamat A ke Mukhtasar Halat	DM 02.00	DM 03.00
Rahmatulilalameen*	DM 01.00	DM 02.00
Islami usool ki filosphy*	DM 03.00	DM 04.00
Islami Namaz*	DM 02.00	DM 03.00
The Holy Quran	DM 20.00	DM 30.00

Urdu Books/H.Quran

Akhbare Ahmadiyya(Monthely)	DM 01.00	اخبار احمدیہ
Chalis Jawaher Pare	DM 04.00	چوالیس جواہر پارے
Chand Yjaden*	DM 08.00	
Dinyat ki pahli Kitab	DM 02.00	دینیات کی پہلی کتاب
Durre Samin Intekhab	DM 03.00	درثمین انتخاب
Durre Samin Mukammel	DM 04.00	درثمین مکمل
Dilbasan ki saer	DM 01.00	
Fatwa Wafate Masih*	DM 02.00	فتویٰ وفات مسیح
Ham Muselman Hain*	DM 02.00	ہم مسلمان ہیں
Hamare Nabi Piyare Nabi	DM 02.00	ہمارا نبی پیارا نبی
Hamari Talim	DM 01.00	ہماری تعلیم
Ibne Maryam	DM 10.00	ابن مریم
Issa ki Toheen Ka Jawab	DM 00.50	عیسیٰ کی توہین کا جواب
Islam Ki Kitabn (Set of 5 books)	DM 08.00	اسلام کی کتاب
Islam Hamara Ideal	DM 03.00	اسلام ہمارا آئیڈیل
Itmame Hujjat	DM 02.00	اتمام حجت
Islami Namaz	DM 01.50	اسلامی نماز
Jamaate Ahmadiyya ki Mukhteser Tarikh	DM 03.00	جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ
Kishti Nuh	DM 03.00	کشتی نوح
Kiya Hazrat Masih Nasri Zinda hain	DM 01.50	کیا حضرت مسیح ناصری زندہ ہیں
Kiya Ahmady Suche Musalman Nahin	DM 01.00	کیا احمدی سچے مسلمان ہیں
Klame Mahmood*	DM 05.00	کلام محمود
Masih hindustan Main	DM 03.00	مسیح ہندوستان میں
Massihi Anfas	DM 20.00	مسیحی انفاس
Mahzer Nama	DM 06.00	محضر نامہ
Nabyon ka Sardar	DM 04.00	نبیوں کا سردار
Qadianion ki teref se Kalama ki Tohin	DM 01.00	قادیانیوں کی طرف سے کلمہ کی توہین
Rahe Iman	DM 03.00	راہِ ایمان
Roohani Khazain (46 Volumes)	DM 500.00	روحانی خزائن
Shane Khateme Nabiyyin	DM 05.00	شانِ خاتم النبیّین
Shane Khatemulambiya(Set of 12)	DM 10.00	شانِ خاتم الانبیاء ؐ
Shane Quran	DM 04.00	شانِ قرآن
Shane Rasoole Arabi	DM 05.00	شانِ رسولِ عربی ؐ
Sirat-O-Sawanh Musle Maud	DM 02.00	سیرت و سوانح مصلح موعود رضؓ
Sirate Masih Maud	DM 03.00	سیرت مسیح موعود ؑ
Swaneh Musle Maud	DM 02.00	سوانح مصلح موعود رضؓ
Tablighe Hidayet	DM 05.00	تبلیغ ہدایت
Tafseere Saghir	DM 20.00	تفسیر صغیر
Talimul Banat	DM 01.50	تعلیم البنات
Urdu Sovunior Germany,1989	DM 10.00	اُردو سووینیر جرمنی
Urdu Sovunior Karachi,1990	DM 10.00	اُردو سووینیر کراچی
Yassernal Quran	DM 04.00	یسرنا القرآن
Zahoor Imam Mehdi	DM 02.00	ظہور امام مہدی
Ashab Ahmad	DM 10.00	اصحابِ احمد
Mahzar Nama	DM 06.00	محضر نامہ
Islam Hamara Ideal	DM 03.00	اسلام ہمارا آئیڈیل
Rohani Khazain complete set	DM 500.00	روحانی خزائن مکمل سیٹ
Eterazat ke Jawabat(Set of 9 books)	DM 010.00	اعتراضات کے جوابات
Zikr-e-Elahi M B Mohmood Ahm	DM 002.00	ذکر الٰہی
Jamat A Ka Almi Nizam Almi Taqaze	DM 002 00	جماعت کا عالمی نظام عالمی تقاضا
M Tahir Ahmad		

Husne Mashrat ke Bunyadi Usool M Tahir Ahmad	DM 002 00	حُسنِ معاشرت کے بنیادی اصول
Ayat Khatmunnabien Aur Jamat ka Mas	DM 002.00	آیت خاتم النبیین
Nabuwat Wa Khilafat	DM 002.00	نبوت وخلافت
Musleh Akharuz zaman	DM 002.50	مصلح آخر الزمان
Massih Maud ka H Mohammd se ishiq	DM 001.00	مسیح موعودؑ کا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق
Fateh Islam	DM 002.00	فتح اسلام
Zarurtul Imam	DM 003.00	ضرورت الامام
Yad rakhne ki bateen	DM 002.00	یاد رکھنے کی باتیں
Urdu Adab ka Ahmadiyya DilbasTAN I	DM 005.00	اُردو ادب کا احمدیہ دلبستان I
Urdu Adab ka Ahmadiyya Dilbastan II	DM 005.00	〃 〃 〃 〃 〃 II
Mukame Khalafat	DM 001.00	مقام خلافت
Ahmadiyyat ka Pegham	DM 002.50	احمدیت کا پیغام
Mukame Massi Maud Aur Bazurgane Umat	DM 001.00	مقامِ مسیح موعود اور بزرگانِ امت
Dawatul Ameer	DM 010.00	دعوت الامیر
Masla Khaleej ka Hal	DM 003.00	مسئلہ خلیج کا حل
Saudi Arab me Amriki Foaj	DM 004 00	سعودی عرب میں امریکی فوج
Salman Rushdi ki Shetani Ayat	DM 004.00	سلمان رشدی کی شیطانی آیات
Islami Usool ki Filosfi	DM 004.00	اسلامی اصول کی فلاسفی
Abdullah	DM 015.00	عبداللہ
Ashabe Ahmad (Munschi Zafar Ahmad)	DM 008.00	اصحاب احمد (منشی ظفر احمد)
Sirat Hazrat Bahi Ji	DM 012.00	سیرت حضرت بھائی جی
Munsafe Azam	DM 005.00	منصفِ اعظم
Jadeed Ilame kalam ke Asrat	DM 04.00	جدید علم کلام کے اثرات
DARUL AMAN	DM 10.00	دار الامان

NOTE:-*Out of stock

Note:-The publishers reserve the right to amend these prices.33% discount will be given to Books seller from the books seller price & postage is not included in both prices.Your remittance should be made payable to "VERLAG DER ISLAM" Postgirokonto Nr"FFM 51886-608"6000 Frankfurt a.M

Timing for the Ishaat office:-Sunday From 10.00 to 14.00,Wednesday From 18.00 to 21.00 hours.

Falah-ud-din Khan,N Sec.Ishaat
Jamaat Ahmadiyya Germany.
069/4990658

محفلِ مشاعرہ

اُردو جرمن کلچرل سوسائٹی کے زیر اہتمام مورخہ ۱۵ اگست بروز ہفتہ ۴ بجے سہ پہر فرینکفرٹ یونیورسٹی کے ایک ہال میں محفلِ مشاعرہ منعقد کی جا رہی ہے جس میں جرمنی کے علاوہ ہالینڈ، سویڈن اور انگلستان سے مہمان شعراء بھی شرکت کر رہے ہیں۔ شائقین اور اہلِ ذوق حضرات کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔

(حنیف تمنا ، وسیم چوہدری)

تفصیلات اور رابطہ کے فون نمبر :- ۷۴۱۱۴۱۷ ، ۶۲ ۷۲ ۵۶ - ۰۶۹

قارئین کے خطوط

عزیزم محترم عرفان احمد خان صاحب۔ سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

بفضل خدا امید ہے آپ مع اپنے احباب، رفقاء اور اہل و جان خیریت سے ہوں گے۔ اس خط کے لکھنے کی تقریب یوں پیدا ہوئی کہ کل شب ایک عزیز ایک بڑا لفافہ لائے۔ دیکھا تو اس میں اخبار احمدیہ جرمنی کے تین پرچے تھے۔ سرسری نگاہ سے تو اسی وقت ان کو دیکھا، خاکسار کی اہلیہ نے بھی۔ لیکن آج قدرے تفصیل سے اور زیادہ توجہ سے مندرجہ مضامین اور اخبار اور لذیذ داستانیں پڑھنے کا موقعہ ملا تو دل چاہا کہ آپ کو مبارکباد کا خط لکھوں۔ ایسا صاف ستھرا، خوبصورت، دیدہ زیب، عمدہ اور اعلیٰ کتابت سے مرصّع اور بہت صاف طباعت سے مزّین رسالہ دیکھ کر رہ نہ سکا کہ آپ کو پھر کسی وقت ہدیۂ تبریک پیش کروں بلکہ قدردانی اور شکرگذاری کا تقاضا ہے کہ پہلی فرصت میں ہی آپ کو خوب سے خوب تر رسالہ ہر لحاظ سے مندرجات، مضامین، ترتیب اور دلچسپ مواد سے مرتب کرنے پر ہدیۂ تہنیت و تبریک پیش کروں۔ آخر کس کے بیٹے ہیں اور کس بزرگ کے پوتے ہیں۔ زبان آپ کی گودوں میں پلی۔ سلیقہ لکھنے کا وراثت میں ملا۔ مشیر اور معاون ایک سے ایک بڑھ کر آپ کو وہاں نصیب۔ آپ تو بہت خوش قسمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دلی دُعا ہے کہ آپ کو اور آپ کے اس دلکش مجلّہ کو نظر بد سے بچائے بلکہ دوسرے ممالک کو توفیق دے کہ وہ بھی اس محنت اور پیار اور لگن سے اپنے رسالے مرتب کریں۔ سچ تو یہ ہے ؎

این سعادت بزورِ بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

آپ کی خوش قسمتی ہے کہ حضور اقدس ایدہ اللہ کا قرب حاصل ہے۔ ایک چھلانگ لگائیں تو لندن۔ پھر قابل، تجربہ کار، کہنہ مشق، قلمکار اور سلسلہ کی روایات سے پورے آشنا و آگاہ آپ کو میسر ہیں، اللہ تعالیٰ ان سب کو جزاء خیر دے۔ صبح سے پڑھ رہا تھا یہ رسالے۔ اب خط لکھنے کو دل چاہا اہلیہ کو دیکھ رہا ہوں رسالہ کو لئے بیٹھی ہیں اور پڑھ رہی ہیں۔

۲۰/- ڈالر ارسال ہیں۔ براہ کرم مجھے باقاعدہ اپنا یہ دل آویز رسالہ ضرور بھجوایا کریں۔ پتہ اس خط کے شروع میں درج ہے۔ اپنے رفقاء کو محبت بھرا سلام بالخصوص میرے نہایت ہی عزیز محترم بھائی مسعود احمد خان صاحب اور محترم امیر صاحب اور برادرم مسعود احمد جہلمی کو۔ والسلام، محتاج دُعا

شیخ مبارک احمد، سابق رئیس التبلیغ ———— امریکہ

اخبار احمدیہ ملتا تو ہے مگر بہت دیر کے بعد، مارچ کے آخر میں جنوری فروری کا پرچہ ملا۔ اگر آپ یہ احسان فرما سکتے ہوں تو ضرور کوشش فرمائیں کہ طباعت کے بعد ہوائی ڈاک سے پرچہ پوسٹ کر دیا کریں۔ پیشگی شکریہ اور جزاکم اللہ فی الدارین۔

عطاء اللہ کلیم، واقفِ زندگی، سابق مبلغ ———— غانا، امریکہ و جرمنی

اخبار احمدیہ کی آمد کا اشتیاق اور انتظار بہت رہتا ہے۔ آپ کی مساعی جمیلہ باعثِ تشکر و امتنان ہیں۔ مضامین کا انتخاب، ترتیب اور پھر لکھائی دیدہ زیب ہوتی ہے۔ تمام مضامین میں پورے شوق اور انہماک سے مطالعہ کرتا ہوں اور ان سے ایمان افروز طور پر استفادہ کرتا ہوں۔ یہاں جماعت کی تعداد اب بفضلہ تعالیٰ بہت بڑھ چکی ہے اس لئے پرچہ کو حاصل کرنے کے لئے بہت تگ و دو کرنی پڑتی ہے۔ ازراہ کرم اب پہلے سے زیادہ تعداد میں بھجوایا کریں۔ اب تو بہت سے احباب محروم رہ جاتے ہیں۔ امید ہے میری اس گذارش کو عملی جامہ پہنا کر ممنون فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ واحسن الجزاء۔

عبداللطیف، واقفِ زندگی، سابق مبلغ ———— جرمنی

مجھے یہ اخبار بہت پیارا لگتا ہے اور اسے اتنا پیارا بنانے والے بھی یقیناً بہت پیارے لگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنے دائمی پیار سے نوازے اور سب کی خدمات قبول فرمائے۔ اخبار احمدیہ جرمنی میں اپنے کسی مضمون کی اشاعت میں اپنے لئے باعثِ فخر سمجھتا ہوں۔

نصیر احمد قمر ———— لندن

ادارہ اخبار احمدیہ کی مساعی حسنہ کی جھلک کبھی کہیں کبھی کہیں نظر آجاتی ہے تو دل سے بے اختیار دُعا نکلتی ہے کہ اللّٰھم بارک زد فزد۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی والے ہمارے الفضل کو ہی وہاں لے گئے ہیں۔ بہرحال یہ اچھا موقعہ ہے احمدیت کے ماضی، حال اور مستقبل پر اچھے مقالے لکھوا کر طبع کرتے رہیں۔ یہاں تو ایسی چیزیں چھپ نہیں سکتیں اور بہترین لکھنے والے احباب بھی وہاں ہی موجود ہیں۔ ایک درخواست آپ سے کرنی ہے کہ اپنے اخبار احمدیہ کا ایک نمبر ہر ماہ اسیرانِ راہِ مولیٰ کے لئے بھجوا دیا کریں تو اُن کے لئے خوشی کا سامان ہوگا۔ گذشتہ سالنامہ کی ایک کاپی آپ نے بھجوائی تھی وہ جیل میں ایسی گئی کہ واپس ہی نہیں آئی۔ ہمارے ریکارڈ کے لئے ایک اور کاپی بھجوا سکیں تو ممنون ہوں گا۔

محمد اسمٰعیل منیر، سیکریٹری حدیقۃ المبشرین ———— ربوہ

اخبار احمدیہ جرمنی کا شمارہ ماہ مئی خلافت نمبر دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اس سے پہلے اس اخبار کے بارے میں سن تو رکھا تھا لیکن اس کا کوئی شمارہ دیکھنے کا موقعہ نہ ملا تھا۔ انتہائی خوبصورت اعلیٰ معیار کا رسالہ دیارِ غیر میں شائع کرنے پر مبارکباد قبول کریں۔ سلسلہ کی وہ تحریرات جو یہاں کے حالات کی بدولت اب پہلے کی طرح شائع نہیں ہو سکتیں، اُن کو اپنے اصلی رنگ میں دیکھ کر آپ کے لئے بے اختیار دل سے دُعا نکلی۔ پاکستان میں احمدیت کی نئی جوان ہونے والی نسل کے لئے اس اخبار کا مطالعہ کرنا اپنی روایات سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ اس خدمت کو جاری رکھیں اور زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائیں۔

عامر راشد ———— لاہور

مندرذیل احباب کے نہایت ضروری خطوط حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے موصول ہوئے ہیں لیکن ایڈریس نہ ہونے کی وجہ سے شعبہ جنرل سیکرٹری کے پاس محفوظ ہیں۔

مکرم منیر احمد، مکرم مرزا اعجاز احمد، مکرم لطیف احمد تقیم، مکرم علی عباس

اسی طرح دو خطوط فارسی میں موصول ہوئے ہیں۔

خانم ناہید سادات ———— دختر عزیز خانم لونا سادات

متعلقہ دوست یہ خطوط خاکسار کو اپنے ایڈریس سے آگاہ کر کے منگوا لیں۔

عبدالرشید بھٹی، جنرل سیکرٹری ———— جرمنی

"اللہ تعالیٰ کا فضل قدم قدم پر انسان کو مطلوب ہے" (فرمان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

ٹیکسٹائل کی دُنیا میں معروف نام

عزیز برادرز

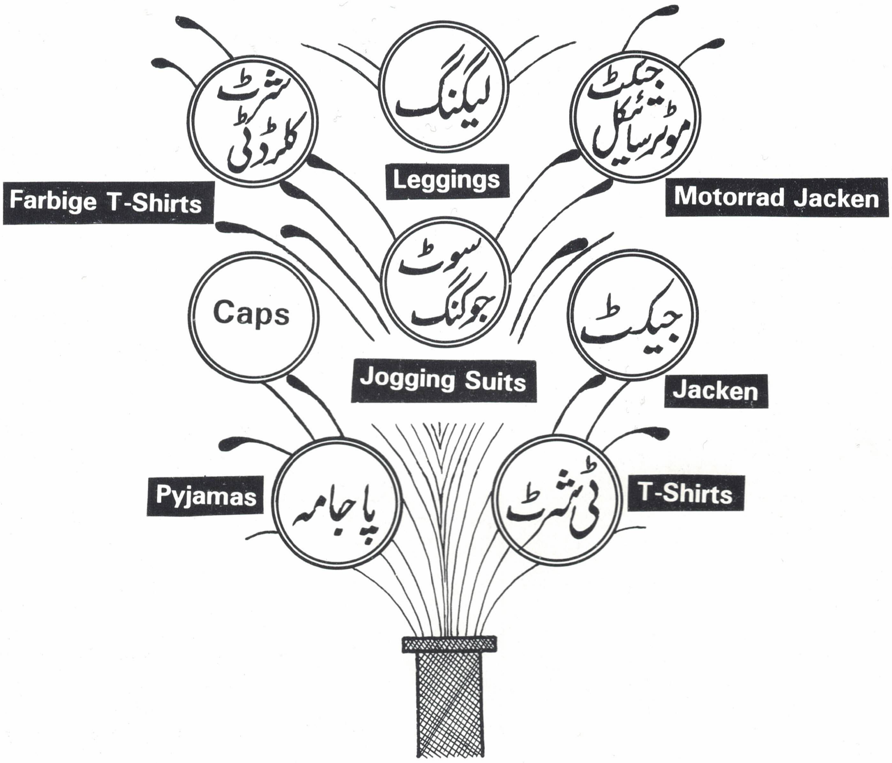

اس کے علاوہ مختلف اشیاء بارعایت خرید فرمائیں اور ایک بار خدمت کا موقع دیں

آپ کی تشریف آوری کا شکریہ

قابلِ اعتماد تجارتی ادارہ

Fa. AZIZ GbR
Rudolf-Diesel-Str. 30 · 6900 Heidelberg
Telefon (0 62 21) 16 22 49 u. 27 949

GOLDEN OPPORTUNITY TO OWN A FLAT IN QADIAN

just a few left

COST £7000 PER FLAT   FIRST COME FIRST SERVERED

PLEASE SEND THE CHEQUE IN FULL CROSSED IN FAVOUR OF
"A.M.A TRUSTEE ACCOUNT"
WAKALATAE MAAL, THE LONDON MOSQUE,
16. GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL, U.K.

TWO. ROOM FLATS

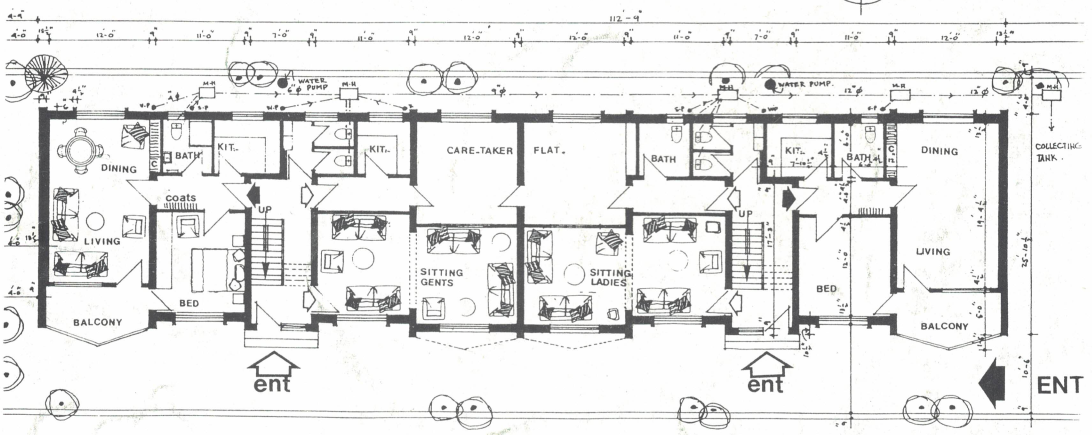

Flats Darul. Aman Qadian

GROUND FLOOR PLAN

COVERED AREA 750 SFT.
A. RASHID ARCHITECT

Herausgeber (Publisher): Abdullah Wagishauser, · Babenhäuser Landstr. 25 · D-6000 Frankfurt am Main 70
Tel. (0 69) 68 14 85 / 68 10 62 · Fax (0 69) 68 65 04 · Telex 41 6187 islam d · Telegr.-Adr.: »Islam« Frankfurt/M.